

# پاکستانی معیشت کی کیفیت

بینک دولت پاکستان کے مرکزی بورڈ  
کی تیسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 2008-2009ء



بینک دولت پاکستان



## سینٹرل بورڈ آف ڈائریکٹرز

سید سلیم رضا	گورنر و چیئرمین
جناب سلمان صدیق	رکن
جناب عبدالرزاق داؤد	رکن
جناب محسن عزیز	رکن
جناب کامران وائی مرزا	رکن
جناب افتخار اے اللہ والا	رکن
جناب ظفر اے خان	رکن
جناب طارق سعید سہگل	رکن
جناب آفتاب مصطفیٰ خان	کارپوریٹ سیکرٹری



## نامہ ترسیل

بینک دولت پاکستان

کراچی

4 جون 2009ء

محترمہ اسپیکر صاحبہ،

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی شق 9 اے (ایف) کے تحت، پاکستان کی معیشت کی کیفیت سے متعلق اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ کی تیسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 2008-09ء پیش خدمت ہے۔

نیک خواہشات کے ساتھ

آپ کا مخلص

(سید سلیم رضا)

گورنر

ڈاکٹر فہمیدہ مرزا

اسپیکر

قومی اسمبلی

اسلام آباد



## نامہ ترسیل

بینک دولت پاکستان

کراچی

4 جون 2009ء

محترم چیئرمین،

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی شق 9 اے (ایف) کے تحت، پاکستان کی معیشت کی کیفیت سے متعلق اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ کی تیسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 2008-09ء پیش خدمت ہے۔

نیک خواہشات کے ساتھ

آپ کا مخلص

(سید سلیم رضا)

گورنر

جناب فاروق ایچ نانک

چیئرمین

سینیٹ

اسلام آباد



## سہ ماہی رپورٹ ٹیم

سربراہ

محمد منصور علی

محققین

معین الدین (سربراہ، شعبہ تحقیقی پیداوار)

محمد شریف خواجہ (زراعت)

محمد نقی اکبر (زراعت)

ناکدارم (زراعت)

شہیر احمد (بڑے پیمانے کی اشیاء سازی)

تمکنت رؤف (بڑے پیمانے کی اشیاء سازی)

میاں عبداللہ طاہر (خدمات)

ڈاکٹر میاں فاروق حق (سربراہ، قیمتیں)

صغیر پرویز غوری (قیمتیں)

محمد کل (قیمتیں)

محمد عثمان عباسی (قیمتیں)

سید ساجد علی (سربراہ، زراور پیداواری)

تسہیم عالم (زری سروے)

سعدیہ بدر (قرضہ برائے نجی شعبہ)

تسہیم عالم (سربراہ، مالیاتی شعبہ)

محمد ادریس (مالیاتی صورتحال)

محمد زہیب (مالیاتی صورتحال)

محبت کمال اعظمی (سربراہ، بیرونی شعبہ)

فیاض حسین (توازن ادائیگی)

سید خرم جعفری (تجارت)

سید ذوالقرنین حسین (تجارت)

توصیف حسین (شرح مبادلہ اور ذخائر)

زاہد حسین (خصوصی سیکشن)

وسیم فضل الرحمن (خصوصی سیکشن)

تحقیقی معاونین

ریانہ نسیم

صباحت



## ترجمہ ٹیم

نگراں

محمد فاروق عاربی

معاون مدیر ترجمہ

سہیل انجم

مترجمین

شجاعت علی

منصور احمد

عالیہ عطا کریم

توہین و آرائش

سید حسن اسماعیل



## 1 معاشی صورتحال

### 1.1 عمومی جائزہ

سال گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ واضح ہو گیا کہ م س 09ء کے دوران ملک کی معاشی کارکردگی کمزور رہی ہے۔ معاشی نمو میں کمی متوقع تھی اور اسی بنا پر مالی سال 09ء میں نمو کا ہدف کم رکھا گیا تاہم مالی سال کے پہلے چار ماہ کے حالات سے یہ ظاہر ہو گیا کہ نمو کا یہ کمتر ہدف بھی حاصل کرنا مشکل ہوگا کیونکہ یہ صورتحال مسلسل بلند گرانی، بیرونی کھاتوں کی کیفیت میں بڑے پیمانے پر بگاڑ اور زوال پذیر صنعتی پیداوار کا باعث بنی۔

تاہم جب حکومت نے معاشی استحکام بحال کرنے پر توجہ دی اور اپنے اصلاحات کے پروگرام کی خاطر آئی ایم ایف کے ساتھ اسٹینڈ بائی اریجمنٹ کیا تو م س 09ء کی دوسری سہ ماہی کے آخر تک کسی قدر کھلی معاشی استحکام کے آثار دکھائی دینے لگے۔ م س 09ء کی تیسری سہ ماہی میں صورتحال مزید بہتر ہوئی کیونکہ اصلاحات کا اثر ہونے لگا اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی اور دیگر سازگار حالات کی بنا پر معیشت کو فائدہ پہنچا۔ گرانی کم ہوئی، جاری حسابات کا خسارہ خاصا گھٹ گیا۔ ساتھ ہی شرح مبادلہ میں بھی استحکام آیا اور مالیاتی نظم و ضبط برقرار رہا۔ جولائی تا مارچ م س 09ء کے لیے مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کا 3.1 فیصد رہا۔ معاشی اظہاریوں میں یہ بہتری بہت حوصلہ افزا ہے تاہم ابھی تک معیشت مشکلات سے باہر نہیں نکلی ہے۔ اہم معاشی اظہاریوں سے مخفی کمزوریاں ظاہر ہوتی ہیں جنہیں دور نہ کیا گیا تو اقتصادی بحالی کا عمل رک سکتا ہے۔

نمو کے امکانات کسی حد تک گندم اور چاول کی ریکارڈ پیداوار کی وجہ سے بہتر ہوئے جس کی بنا پر یہ توقع ہے کہ زراعت میں فصلوں کے ذیلی شعبے کی نمو م س 09ء کے سالانہ ہدف سے تجاوز کر جائے گی، خاص طور پر اس لیے کہ سال بھر موسم سازگار رہا اور چھوٹی فصلوں اور چارے کی پیداوار بھی اچھی ہونے کا امکان ہے۔ اس کے ساتھ گلہ بانی کے شعبے کی کارکردگی بھی معقول رہنے کی امید ہے جس کی بنا پر شعبہ زراعت کی م س 09ء کی مجموعی نمو سالانہ ہدف کے قریب ہوگی۔ علاوہ ازیں تجارت اور نقل و حمل اور مواصلات کے ذیلی شعبوں کی سست روی کے باوجود شعبہ خدمات کی کارکردگی بھی اچھی رہنے کی توقع ہے۔

تاہم حقیقی جی ڈی پی نمو کو بہتر بنانے میں بڑی رکاوٹ بڑے پیمانے کی اشیا سازی (دیکھئے جدول 1.1) کی خاصی مخفی نمو ہے۔ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو کا گھٹنا ملکی بیرونی طلب کی کمی کی عکاسی کرتا ہے تاہم اس میں دیگر ملکی عوامل بھی کارفرما ہیں جن میں ساختی رکاوٹیں (مثلاً بجلی اور گیس کی قلت)، بینکوں کا خطرے سے بڑھتا ہوا گریز (جس کی بنا پر کاروباری اداروں اور صارفین دونوں کی قرضے تک رسائی میں کمی اور لاگت میں اضافہ ہوا ہے) اور گرانی کا مسلسل دباؤ شامل ہیں۔

اس تناظر میں گرانی کے دباؤ میں حالیہ کی حقیقتاً حوصلہ افزا ہے۔ عمومی گرانی، جس کا پیمانہ صارف اشاریہ قیمت ہے، اپریل 2009ء میں سال بسال بنیادوں پر کم ہو کر 17.2 فیصد ہو گئی جبکہ اگست 2008ء میں اپنے نقطہ عروج پر 25.3 فیصد تھی۔ خاص طور پر غذائی گرانی میں تیزی سے کمی خوش آئند ہے کیونکہ صارف اشاریہ قیمت کا یہ جز کم آمدنی والے گروپوں کو سب سے زیادہ متاثر کرتا ہے۔ غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت جو اگست 2008ء میں اپنے نقطہ عروج پر 34.1 فیصد سال بسال تھی، اپریل 2009ء میں کم ہو کر 17 فیصد رہ گئی۔



جدول 1.1: منتخب معاشی اظہاریے				
شرح نمو (فیصد)	جولائی تا مارچ	مئی 07ء	مئی 08ء	مئی 09ء
بڑے پیمانے کی اشیا سازی	جولائی تا مارچ	9.1	5.0	-7.7
برآمدات (ایف او بی)	جولائی تا مارچ	2.9	9.9	-3.0
درآمدات (سی آئی ایف)	جولائی تا مارچ	8.9	28.3	-9.8
نکس حاصل (ایف بی آر)	جولائی تا مارچ	20.0	16.3	17.7
گرانی (بارہ ماہی حرکت پذیر)	اپریل	7.8	9.8	22.0
نئی شعبے کا قرض	جولائی تا مارچ	13.0	15.0	1.7
رشد زر (زر 2)	جولائی تا مارچ	11.8	8.4	1.9
ارب ڈالر				
مجموعی سیال ذخائر <sup>1</sup>	آخر اپریل	13.7	12.4	11.2
ترسیلات	جولائی تا مارچ	4.5	5.3	6.4
خالص بیرونی سرمایہ کاری	جولائی تا مارچ	5.9	3.9	2.2
فیصدی ڈی بی <sup>2</sup>				
مالیاتی خسارہ	جولائی تا مارچ	3.1	4.7	3.1
تجارتی خسارہ	جولائی تا مارچ	5.3	6.6	5.7
جاری حسابات کا خسارہ	جولائی تا مارچ	4.3	5.7	4.6
<sup>1</sup> اسٹیٹ بینک اور کرنل بینکوں میں				
<sup>2</sup> نصب نمائیں پورے سال کے بی ڈی پی پر مبنی۔ مئی 09ء کے لیے پورے سال کے بی ڈی پی کا تخمینہ شدہ۔				

گرانی میں کمی کا یہ رجحان سازگار بین الاقوامی اور ملکی حالات اور ملکی طلب میں کمی کی بنا پر پیدا ہوا ہے۔ خصوصاً ملکی طلب مرکزی بینک کی جانب سے زری سختی اور اس کے ہمراہ مالیاتی نظم و ضبط میں بہتری کی عکاسی کرتی ہے، علی الخصوص نومبر 2008ء کے بعد۔ قابل ذکر امر یہ ہے کہ گرانی کی تیزی میں کمی صرف اس وقت دیکھنے میں آئی جب مالیاتی خسارے کی تسلیک کا سلسلہ روک دیا گیا۔ مالیاتی انضباط کے ساتھ طلب کے دباؤ میں کمی، اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی کے مؤثر اثرات، گندم اور چاول کی شاندار فصلوں اور اہم اجناس کے رسدی انتظامات میں بہتری سے سخت زری پالیسی کے فوائد دوچند ہو گئے ہیں۔

نومبر 2008ء سے ملکی طلب میں مسلسل نمایاں کمی آرہی ہے تاہم ابتدا میں بہتری کی رفتار غیر واضح تھی اور نہ صرف بیرونی کھاتے کے حوالے سے خطرات موجود تھے بلکہ قوزی گرانی میں قدرے چک تھی۔ ان خطرات کی بنا پر زری پالیسی میں فوری طور پر زری کا فیصلہ نہ کیا جاسکا چنانچہ جنوری 2009ء کے زری پالیسی بیان میں پالیسی ریٹ کو تبدیل نہ کیا گیا۔

اس سے قطع نظر، اکتوبر 2008ء میں سیالیت کے دھچکے کے بعد کابینہ میں کمی کے لیے کیے گئے اقدامات سے پالیسی موقف کا اثر زائل ہو گیا۔ مزید برآں صنعت اور برآمدی شعبوں کو سہارا دینے کے لیے رعایتی مالکاری اسکیموں تک رسائی میں اضافہ کیا گیا اور ان کی میعاد بڑھائی گئی۔ مرکزی بینک نے اجناس کے لین دین اور قرضے کے چکر سے نمٹنے میں بینکاری شعبے کو مدد دینے کے لیے موزوں مقدار میں سیالیت کا ادخال کیا۔ تاہم اپریل 2009ء تک زر 2 کی نمو خاصی کمزور یعنی 1.9 فیصد تھی جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 8.4 فیصد رہی تھی جس سے ملکی طلب میں مسلسل کمی کی عکاسی ہوتی ہے۔ زیادہ تر اسی کے نتیجے میں اسٹیٹ بینک کی پیشگوئیوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگلے چند مہینوں کے دوران گرانی میں اور بھی تیزی سے کمی ہوگی۔ یہ بات مارچ اور اپریل 2009ء کے دوران قوزی گرانی میں مسلسل کمی سے بھی ظاہر ہے۔

متوقع بہتری نے اسٹیٹ بینک کو اپنی پالیسی میں بتدریج تبدیلی کر کے معاشی نمو کو تقویت دینے کی ترغیب دی۔ اس طرح، جوں جوں دیگر معاشی اظہاریے بہتر ہوئے، مرکزی بینک کو زری پالیسی میں نرمی لانے کا موقع ملا اور 21 اپریل 2009ء سے پالیسی ریٹ کو 100 بی پی ایس کی کر کے 14 فیصد تک لایا گیا۔



یہ کہا گیا ہے کہ معاشی اظہاریوں میں نمایاں بہتری کے پیش نظر پالیسی ریٹ میں مزید کمی کی جانی چاہیے تھی۔ خاص طور پر نمو کے اظہاریوں سے معیشت میں خاصی سست رفتاری ظاہر ہوتی ہے اور گرانی کے بارے میں یہ پیشگوئی ہے کہ یہ تیزی سے کم ہوگی۔ حقیقت یہ ہے کہ بازار میں اپریل سے پہلے ہی یہ توقع تھی کہ پالیسی ریٹ کم کیا جائے گا اور اس لحاظ سے اقدامات کر لیے گئے تھے کیونکہ معیشت میں گرانی کا دباؤ کم تھا جیسا کہ جنوری 2009ء سے منڈی کی شرحوں میں کمی کے رجحان سے ظاہر ہے۔ اگر موجودہ معاشی صورتحال سے خطرات وابستہ نہ ہوتے تو یہ اقدام ممکن ہوتا۔ وہ خطرات یہ ہیں: مالیاتی وصولیوں میں متوقع کمی، غیر یقینی بین الاقوامی ماحول جس کی وجہ سے پاکستان کی جاری حسابات کا نسبتاً کم خسارہ بھی پورا کرنے کی اہلیت متاثر ہو رہی ہے اور یہ حقیقت کہ گرانی میں تیزی سے کمی ابھی تک محض توقع کی حیثیت رکھتی ہے۔

جولائی تا مارچ 09ء کے لیے مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کا 3.1 فیصد بتایا گیا جو سالانہ ہدف سے ہم آہنگ ہے تاہم اس رجحان کے پورے سال پر محیط رہنے اور خسارے میں اس کمی کے معیار کے حوالے سے اہم مسائل درپیش ہیں۔

(1) ٹیکس وصولیوں کی نمو پہلے ہی کم ہو چکی ہے اور م س 09ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران اس میں مزید کمی آ سکتی ہے۔ اس کے علاوہ غیر ٹیکس محاصل کی وصولیاں بھی، جو ابھی تک مجموعی محاصل کی نمو کو تقویت دے رہی تھیں، مذکورہ سہ ماہی میں کم ہونے کی توقع ہے (مثلاً عالمی قیمتوں کے نتیجے میں پٹرولیم کے ترقیاتی محصول کی وصولیوں میں کمی متوقع ہے)۔

(2) دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ کی وجہ سے حکومت کے اخراجات بھی بڑھیں گے کیونکہ متاثرہ علاقوں سے دس لاکھ سے زائد افراد نقل مکانی کر گئے ہیں اور بے گھر ہیں۔

(3) یہ واضح رہنا چاہیے کہ ترقیاتی اخراجات میں نمایاں کمی کی وجہ سے مالیاتی امور میں ”بہتری“ نہ تو پائیدار ہے اور نہ ہی مثبت۔ خاص طور پر معاشی حالات کے تناظر میں، جن سے عسکریت پسندوں کو مدد ملتی ہے، یہ ضروری ہے کہ حکومت صحت، تعلیم اور سماجی تحفظ کے نظام کو مضبوط بنانے پر رقم خرچ کرے۔

محاصل کی متوقع کمزور کارکردگی اور اخراجات میں اضافے دونوں سے مالیاتی خسارے کا ہدف پورا نہ ہونے اور مالکاری ضروریات میں اضافے کا خطرہ نظر آتا ہے۔ اہم نکتہ یہ ہے کہ سال کے دوران اب تک نجی شعبے کے قرض کی طلب میں کمی اور بینکوں کے خطرے سے گریز میں اضافے سے حکومت کو موقع ملا کہ شرح سود میں اضافے کے لیے دباؤ ڈالے بغیر کمرشل بینکوں سے قرض لے سکے۔ تاہم حالیہ تبدیلیوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب یہ سہولت تیزی سے کم ہو رہی ہے اور حکومت کی جانب سے مزید قرضے طلب کیے گئے تو نجی شعبے کے لیے قرض کی گنجائش گھٹ جائے گی۔

اسی طرح اجناس کی عالمی قیمتوں میں دوبارہ اضافے کے رجحان کے باعث آئندہ مہینوں کے دوران گرانی میں کمی کا سلسلہ جاری رہنے کی توقع کم ہو گئی ہے۔ خاص طور پر تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے ملکی گرانی اور بیرونی حسابات کے توازن پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔ حالیہ مہینوں



کے دوران جاری حسابات کے خسارے میں اسی مدت میں چھ سال کے دوران پہلی بار بہتری دکھائی دی۔ اس کا بڑا سبب درآمدی نمو میں نمایاں کمی اور ترسیلات کی مضبوط پائیدار نمو ہے جو دسمبر تا اپریل 09ء کے دوران جاری رہی۔<sup>1</sup>

تاہم مالی اور سرمایہ کھاتوں کے تحت رقوم کی آمد پچھلے سال کی نسبت کم ہے جس کی بنا پر مجموعی جاری حسابات کے خسارے میں اضافہ ہو گیا ہے۔ مالی رقوم کی آمد میں کمی بیرونی اور ملکی عوامل دونوں کے مشترکہ اثرات کا نتیجہ ہے۔ ابھرتی ہوئی معیشتوں کی جانب رقوم کے بہاؤ سے مالی بالچل اور

کساد بازاری میں بالعموم خاصی کمی آئی۔

پاکستان میں امن و امان کی ناقص صورتحال اور سیاسی عدم یقینی جز دانی سرمایہ کاری کے خالص اخراج کا باعث بنی۔ پاکستان کی عالمی مالی منڈی تک رسائی کی صلاحیت محدود ہے اور رقوم بیرون ملک جانے سے زری پالیسی پر مزید دباؤ پڑے گا۔

جدول 1.2: اہم معاشی اظہاریوں کی پیگیوں			
م 09ء		م 08ء	
پیگیوں	سالانہ منصوبے کے اہداف		
شرح فیصد میں			
جی ڈی پی	2.0 - 3.0	5.8	5.5
اوسط گرانٹی	20.5 - 21.5	12	11
زری اٹاٹے (2ر)	8.0 - 10.0	15.3	14
ارب ڈالر			
کارکنوں کی ترسیلات	7.5	6.5	7.7
برآمدات (ایف او بی۔ بی او پی)	18.5 - 19.5	20.1	22.9
درآمدات (ایف او بی۔ بی او پی)	30.5 - 31.5	35.4	37.2
فیصدی ڈی بی			
مالیاتی خسارہ	4.0 - 4.5	7.4	4.7
جاری حسابات کا خسارہ	5.0 - 5.5	8.4	7.2

مختصر یہ کہ اہم معاشی اظہاریوں میں ہونے والی محدود مثبت تبدیلیاں کاملاً اطمینان بخش نہیں کیونکہ یہ بہتری بہت زیادہ نہیں اور معیشت کو بعض عوامل کی بنا پر ابھی تک دشواریوں کا سامنا ہے۔ مثال کے طور پر مالیاتی خسارے میں جو کمی جاری اخراجات کی

نمو گھٹنا کر حاصل کی جائے خوش آئند ہوتی ہے (دیکھئے جدول 1.2) تاہم ترقیاتی اخراجات کو گھٹانا درست نہیں کیونکہ اس سے ملک کے انسانی اور طبعی ڈھانچے پر مضر اثرات مرتب ہوں گے۔ وسط مدت میں مالیاتی کھاتوں میں پائیدار بہتری لانے کا واحد مناسب طریقہ ٹیکس گزاروں کی تعداد میں اضافہ کرنا ہے تاکہ ٹیکس اور جی ڈی پی کا تناسب بڑھ سکے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب تک حکومتی مشینری کے سائز میں خاصی کمی نہیں کی جاتی تب تک بے لچک سودی ادائیگیوں اور دفاعی اور سول انتظامی اخراجات کے باعث جاری اخراجات میں قابل ذکر کمی ممکن نہیں۔ اسی طرح ٹیکس کی شرح میں اضافے سے غالباً ٹیکس چوری کرنے کی ترغیب ملے گی۔

ایک اور اہم پہلو جاری حسابات کے خسارے میں بتدریج بہتری ہے جس کا بڑا سبب درآمدی نمو کا گھٹ جانا ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ کارکنوں کی ترسیلات کی نمو کے حوالے سے خاصی غیر یقینی کیفیت پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان کو اضافی قرضوں کی ادائیگی بھی کرنی ہے۔ ان دونوں عوامل سے اس عام نظریے کو تقویت ملتی ہے کہ پائیدار بہتری تبھی آسکتی ہے جب مصنوعات اور منڈیوں میں تنوع لا کر اور

<sup>1</sup> اعداد و شمار کے مطابق م 09ء کی تیسری سہ ماہی میں درآمدات میں 36.8 فیصد اور برآمدات میں 16.9 فیصد کی سال بسال کمی ہوئی۔ کارکنوں کی ترسیلات 21.4 فیصد بڑھ گئیں۔



پیداواریت بڑھاکر برآمدات میں اضافہ کیا جائے۔ یہ آسان کام نہیں۔ منڈی کے تنوع میں اضافہ تقاضا کرتا ہے کہ مصنوعات معیاری ہوں، بیرون ملک پاکستان کی ساکھ اچھی ہو اور ماحول سازگار ہو جس میں پاکستانی مصنوعات کے خریداروں کے لیے پیداواری مقامات کا دورہ کر سکیں اور پیداوار کا عمل دیکھ سکیں۔ یہ اس لیے ضروری ہے کہ متعدد خریدار اپنے ترقی یافتہ ملکوں کے گاہکوں کو مطمئن کرنے کے لیے تحفظ کے معیارات اور ماحولیاتی و معاشرتی مسائل کا مشاہدہ کرنا چاہتے ہیں۔ اسی طرح مصنوعات میں تنوع لانے کے لیے سرمایہ کاری، مہارت اور تحقیق و ترقی کے شعبے میں اخراجات کی ضرورت ہے۔ یہ تمام چیزیں ہو سکتی ہیں بشرطیکہ سرمایہ کاروں کو اپنے سرمائے اور کوششوں کا معاوضہ ملے۔

آخر، ایک بہت عملی نوعیت کا حل یہ ہے کہ وسط مدت میں پیداواریت بڑھائی جائے۔ تاہم یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک عوام کو بنیادی تعلیم و صحت کی سہولتیں مہیا نہ کی جائیں اور سستی توانائی، نقل و حمل اور ڈاک کے نظام پر مشتمل ایک مؤثر طبیعی ڈھانچہ موجود نہ ہو۔ اس کے لیے بھاری سرمایہ کاری کی ضرورت ہے اس کے باوجود یہ تمام چیزیں قابل حصول ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ نظم و نسق کو بہتر بنانے، اداروں کو مضبوط کرنے اور قانونی اور قواعدی ڈھانچے میں بہتری لانے کے لیے نئے سرے سے اصلاحات کی جائیں۔

## 1.2 خلاصہ

### 1.2.1 شعبہ زراعت

کھاد کے کم استعمال اور پانی کی دستیابی کی پست سطح جیسے مسائل کے باوجود اہم فصلوں کی عمدہ نمو کے حصول میں بلند قیمتوں اور سازگار موسم نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ م س 09ء کے دوران گنے کی پیداوار میں کمی کے باوجود اہم فصلوں کی اچھی کارکردگی خاصی متاثر کن ہے۔ دالوں، روغنی بیجوں اور پھلوں کی پیداوار میں اضافے کے باعث م س 09ء میں چھوٹی فصلوں نے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ مون سون اور موسم سرما کی بارشوں کے سلسلے میں توسیع اور بیماریاں پھیلنے کا کوئی بڑا واقعہ پیش نہ آنے کے سبب چارے کی رسد بڑھنے سے گلہ بانی کے شعبے کو فائدہ پہنچا ہے۔

مذکورہ صورتحال سے ظاہر ہوتا ہے کہ زراعت کے شعبے میں بہتر نمو ہو سکتی تھی اگر آبپاشی، کھاد اور مستند بیجوں کی مناسب مقدار استعمال کی جاتی۔ زرعی قرضوں میں توقع سے کم نمونہ ظاہر کرتی ہے کہ کاشت کاروں کی جانب سے معیاری خام مال میں سرمایہ کاری کی سطح پست رہی۔ گذشتہ برسوں کے رجحانات کو مد نظر رکھتے ہوئے امکان ہے کہ مالی سال 2005ء کے بعد پہلی بار قرضوں کی تقسیم کا سالانہ ہدف پورا نہیں ہو سکے گا۔ زرعی قرضوں کی تقسیم کے لیے 250 ارب روپے کا سالانہ ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ قرضوں کی نمو میں سست روی کا سبب طلب و رسد کے مسائل ہیں تاہم توقع ہے کہ آئندہ سال قرضوں کی تقسیم کے عمل میں بہتری آئے گی۔ مثلاً کھادوں کے مستحکم نرخوں سے خام مال کے لیے زرعی قرضوں کی طلب کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔ اسی طرح، منڈی میں سیالیت کی قلت کو دور کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات اور زرعی پالیسی میں نرمی سے آئندہ مہینوں میں زرعی قرضوں کی رسد میں بہتری آئے گی۔

### 1.2.2 بڑے پیمانے کی اشیا سازی

بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو مارچ میں مسلسل دسویں مہینے منفی رہی۔ یہ پیداوار میں مسلسل کمی کی طویل ترین مدت ہے۔ جولائی تا مارچ



مالی سال 2009ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو میں 7.6 فیصد کمی ہوئی ہے جبکہ مالی سال 2008ء کی اسی مدت میں اس میں 5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

بڑے پیمانے کی اشیا سازی پر منفی اثرات مرتب کرنے والے اہم اندرونی عوامل میں ملکی طلب میں کمی، بجلی کی شدید قلت، ساختی مسائل اور امن و امان کی خراب صورتحال شامل ہیں۔ اسی طرح ملک میں اشیا سازی کی سرگرمیوں کی سست روی کا باعث بننے والے بیرونی عوامل میں بیرونی طلب کی پست سطح اور عالمی کساد بازاری کے باعث ابھرتی ہوئی معیشتوں کو فنڈز کی منتقلی میں تیزی سے کمی شامل ہیں۔

جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران پائیدار صارفی اشیا کی صنعتی پیداوار میں نمایاں کمی آئی۔ ملکی صارفین کی صنعت مقامی منڈی کے لیے اشیا تیار کرتی ہے اور یہ علاقائی مسابقت کاروں کے مقابلے میں کم مسابقت کی حامل ہے۔ گاڑیوں کی صنعت کو طلب میں خاصی کمی کا سامنا ہے (ٹریکٹرز کے علاوہ، جس کی ملکی پیداوار کی سطح پست ہے)۔ خصوصاً جیپوں اور کاروں کی پیداوار پر سب سے زیادہ متاثر ہوئی ہے جس کی وجوہات یہ ہیں (1) نزخوں میں مسلسل اضافہ (2) مالکاری کی لاگت بڑھنا اور (3) سیالیت کی مشکلات اور بڑھتے ہوئے غیر ادا شدہ قرضوں کی وجہ سے بینکوں کا قرضے جاری کرنے میں محتاط رویہ اختیار کرنا۔ بینکوں کے اس رویے کے نتیجے میں ادارہ جاتی مالکاری کی دستیابی کم ہو گئی ہے۔

خوردنی تیل اور گھی کی صنعت میں پیداوار کی کمی ملکی طلب گھٹنے اور خام مال کی غیر یقینی بین الاقوامی قیمتوں کی وجہ سے ہوئی۔ اسی طرح ملکی اور بیرونی دھچکوں سے ٹیکسٹائل کی صنعت کو نقصان ہوا۔ اس کے اسباب میں بجلی کی قلت، یوٹیلیٹی کے نزخوں میں اضافہ اور بلند ترمیمی لاگت شامل ہیں۔ عالمی کساد بازاری کی بنا پر اس شعبے کی پیداوار متاثر ہوئی جس کے نتیجے میں بیرونی طلب کم ہو گئی۔ اس کے مقابلے میں شکر کی پیداوار میں کمی صرف ملکی عوامل یعنی م س 09ء کے دوران گنے کی فصل کم ہونے سے متاثر ہوئی۔

### 1.2.3 خدمات

م س 09ء کے دوران معاشی سرگرمیوں کی سست رفتاری اور امن و امان کی خراب صورتحال نے شعبہ خدمات کی کارکردگی کو متاثر کیا۔ حالیہ برسوں میں شاندار نمو کے برعکس م س 09ء میں اس شعبے کی نمو مدف سے کم رہنے کی توقع ہے۔<sup>2</sup> ملکی معاشی سست رفتاری کے حوالے سے دیکھا جائے تو شعبہ خدمات میں بیرون ملک سے رقوم کی آمد بہتر ہوئی ہے۔ اس شعبے میں نمو کو متاثر کرنے والے عوامل میں ملکی معاشی سست رفتاری، بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے کی نمو گھٹنا، ملکی طلب میں کمی اور برآمدات کے ساتھ درآمدات کا کم ہونا شامل ہیں۔ تجارتی سرگرمیوں کی صورتحال بھی اچھی نظر نہیں آتی کیونکہ تجارت میں اضافہ قدر کے حامل دو اہم ترین اجزاء یعنی اشیا سازی اور درآمدات ابھی تک سست رفتار ہیں۔

اس کے علاوہ کمرشل بینکوں کی جانب سے اضافہ قدر میں بہتری کے امکانات نیز روپے کی قدر اور سرمایہ منڈیوں میں کسی حد تک استحکام مالیات اور نیسے کے ذیلی شعبے کے لیے اچھا شگون ہیں۔ توقع ہے کہ نقل و حمل اور مواصلات کو تیل کی نسبتاً کم قیمتوں اور محاصل کے مستحکم ہونے سے فائدہ پہنچے گا۔ نیز ذخیرہ کاری کی سرگرمیوں میں م س 09ء کے دوران خاصی تیزی دکھائی دیتی ہے۔

<sup>2</sup> خدمات کے شعبے میں حقیقی نمو پچھلے چار مالی سالوں میں سے تین میں سالانہ نمو کے اہداف سے تجاوز کر گئی۔



## 1.2.4 قیمتیں

م س 09ء کی دوسری سہ ماہی میں گرانی کے دباؤ میں جو کمی آنا شروع ہوئی تھی وہ تیسری سہ ماہی میں بھی جاری رہی اور قیمتوں کے تمام اظہاریوں میں کمی نظر آئی۔ گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال بسال) جو اگست 2008ء میں اپنے نقطہ عروج پر پہنچ گئی تھی اپریل 2009ء میں کم ہو کر 17.2 فیصد ہو گئی۔ گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال بسال) میں حالیہ زوال کارہجان ملکی غذائی گرانی کے کم ہونے کی وجہ سے دیکھنے میں آیا جو زیادہ تر اہم اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی اور ملک کے اندر رسد میں بہتری کا نتیجہ تھا۔ گرانی کا دباؤ کم ہونے کی علامات گرانی کے ایک مستقل جز کی کمی میں بھی ظاہر ہوتی ہیں جس کی پیمائش قوزی گرانی سے کی جاتی ہے۔ قوزی گرانی کے دونوں اظہاریوں غیر غذائی غیر توانائی اور 20 فیصد تراشیدہ اوسط سے اپریل 2009ء کے دوران گرانی میں کمی کی نشاندہی ہوتی ہے۔

آئندہ امکان ہے کہ سخت زری موقف کے مؤثر اثر، اجناس کی گرتی ہوئی عالمی قیمتوں، کمزور ملکی طلب کی بنا پر گرانی کی توقعات میں کمی اور غذائی گرانی میں قدرے سست رفتاری کی بنا پر دور ثانی کے اثرات کی عدم موجودگی کے نتیجے میں غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں کمی آئے گی۔ گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال بسال) کے ساتھ قیمتوں کے دیگر اظہاریوں، جیسے تھوک قیمت اظہاریہ اور حساس قیمت اظہاریہ، میں بھی تیسری سہ ماہی کے دوران کمی آئی۔

ابھی تک گرانی زیادہ ہے تاہم توقع ہے کہ اگلے چند ماہ کے دوران اس میں تیزی سے کمی ہوگی۔ گرانی کی کم توقعات کے ساتھ ملکی طلب میں نمایاں کمی اپریل 2009ء میں زری پالیسی میں نرمی کا باعث بنی۔

## 1.2.5 زراعت و بینکاری

21 اپریل 2009ء سے اسٹیٹ بینک نے پالیسی ڈسکاؤنٹ ریٹ 100 بی پی ایس گھٹا کر 14 فیصد کر دیا۔ نومبر 2008ء سے طلبی دباؤ میں کمی نظر آ رہی ہے تاہم بیرونی کھاتے کو درپیش خطرات میں کمی اور مسلسل بلند قوزی گرانی میں زوال کے نمایاں رجحان سے اسٹیٹ بینک کو پالیسی ریٹ کم کرنے میں مدد ملی۔

اگرچہ گرانی پچھلے چھ ماہ کے دوران بے پلک رہی ہے تاہم یہ رجحان بدلتا ہوا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کے سال بسال اعداد و شمار اور قوزی گرانی کے دونوں پیمانوں کے زوال پذیر رجحان سے ظاہر ہے۔ اسی طرح م س 09ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ملک کے درآمدی بل میں کمی سے جاری حسابات کا خسارہ کم کر کے 396 ملین ڈالر تک لانے میں مدد ملی۔<sup>3</sup> اس کے ساتھ بین الاقوامی مالی اداروں سے آنے والی رقم کی بنا پر اواخر اپریل 2009ء میں اسٹیٹ بینک کے زیر مبادلہ کے ذخائر بڑھ کر 17.8 ارب ڈالر ہو گئے جبکہ اواخر اکتوبر 2008ء میں یہ 3.5 ارب ڈالر تھے۔

مزید برآں نجی شعبے کے قرض کی نمو میں سست رفتاری ظاہر ہوتی رہی۔ جنوری تا مارچ م س 09ء کے دوران 127.1 ارب روپے کی خالص

<sup>3</sup> م س 08ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران جاری حسابات کا خسارہ 13.7 ارب ڈالر تھا۔



واپسی ہوئی جبکہ م س 09ء کی پہلی ششماہی میں خالص 203.1 ارب روپے قرض لیے گئے تھے۔<sup>4</sup> اگرچہ قرضوں کی طلب کم ہو رہی ہے تاہم بینک بھی قرضوں کے معیار کے حوالے سے بڑھتے ہوئے مسائل کے باعث نجی شعبے کو قرض دینے میں پس و پیش کر رہے تھے۔ جہاں تک مالیاتی امور کا تعلق ہے، مالیاتی انضباط میں اضافے کی بنا پر طلب کم ہو گئی ہے اور اواخر مارچ 2009ء تک مرکزی بینک سے قرض پر حکومت کا انحصار مزید گھٹ گیا ہے۔

حکومت اور نجی شعبے کی جانب سے ملکی قرض کی ضروریات میں سست رفتاری آنے اور بینکوں کے خالص بیرونی اثاثے کم ہونے کی وجہ سے ملکی سیالیت کی صورتحال کسی قدر بہتر رہی ہے۔<sup>5</sup> روپے کی سیالیت پر طلب کے باوجود میں بہتری جنوری 2009ء سے منڈی کی شرح سود میں نرمی کی صورت میں صاف ظاہر ہو رہی ہے۔

زری مجموعوں کے حوالے سے زرو سبج کی سال بسال نمونہ 25 اپریل م س 09ء کو تیزی سے کم ہو کر 84 فیصد ہو گئی جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں یہ 153 فیصد تھی۔ یہ کمی بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثے خالی ہونے کی رفتار میں کمی کے باوجود آئی۔ زرر کی نمونہ کی حکومت اور نجی شعبے کی جانب سے قرضوں کی طلب گھٹنے کی وجہ سے ہوئی۔ نتیجے کے طور پر خالص ملکی اثاثے 25 اپریل 2009ء کو سال بسال بنیاد پر 169 فیصد کم ہو گئے۔

جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران بینکوں کی جانب سے امانتیں اکٹھا کرنے کا عمل کمزوری کا شکار رہا۔ پورے بینکاری نظام کی امانتوں میں مجموعی طور پر 0.6 فیصد کمی دیکھنے میں آئی۔ یہ کمی بیرونی جاری حسابات پر دباؤ کے خاصا گھٹ جانے کے باوجود ہوئی، جو امانتوں میں کمی کا بڑا سبب تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ نجی شعبے کے قرضے کی نمونہ کی قومی بچت اسکیموں کی جانب سے زیادہ مسابقت اور اسٹیٹ بینک کی طرف سے بینکوں کے لیے سیالیت کے کمتر ادخال نے مذکورہ عرصے کے دوران امانتوں کی نمونہ کی کو محدود کیا۔

## 1.2.6 مالیاتی صورتحال

وزارت خزانہ کی جانب سے مالیاتی صورتحال کے بارے میں تازہ ترین جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ سال کے تخمین شدہ جی ڈی پی کی فیصد کے طور پر جولائی تا مارچ م س 09ء کا بجٹ خسارہ 3.1 فیصد رہنے کا امکان ہے جبکہ م س 08ء کے اسی عرصے میں یہ 4.7 فیصد تھا۔ اگرچہ یہ بہتری م س 09ء کے سالانہ بجٹ خسارے کے ہدف سے ہم آہنگ ہے تاہم اس کے معیار کا تعین مجموعی مالیاتی کھاتے جاری ہونے کے بعد ہی ہو سکتا ہے۔

ٹیکس کے حوالے سے کارکردگی کے اظہار یوں سے پتہ چلتا ہے کہ م س 09ء کے لیے ٹیکس محاصل (بجٹ) کے ہدف میں کمی کا امکان ہے۔ جولائی تا اپریل م س 09ء کے دوران ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں 898.6 ارب روپے تھیں جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں یہ رقم 763.6 ارب روپے تھی۔ اس طرح 17.7 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا۔ اگرچہ جولائی تا اپریل م س 09ء کے دوران ٹیکس وصولیوں میں ہونے والی سال بسال نموم

<sup>4</sup> جولائی تا 25 اپریل م س 09ء کے دوران نجی شعبے کے قرض میں مجموعی اضافہ صرف 48.6 ارب روپے تھا جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 1371.3 ارب روپے رہا تھا۔

<sup>5</sup> اکتوبر اور نومبر 2008ء میں امانتوں کی نمونہ مسلسل کمی نے روپے کی سیالیت پر دباؤ ڈالا تاہم بینکوں سے ہماری مالیت کی امانتیں فوری طور پر نکلائے جانے سے صورتحال مزید گہر ہو گئی۔ تاہم اسٹیٹ بینک کی جانب سے سیالیت کے فعال انتظام نے بین المینک بازار میں کوئی خرابی نہیں آنے دی۔



س 08ء کے اسی عرصے کے 16.3 فیصد سے کسی قدر زیادہ ہے تاہم ماہانہ رجحان پورے مالی سال 09-2008ء کے دوران ایف بی آر کے ٹیکس محاصل میں کمی ظاہر کرتا ہے۔ اگر ایف بی آر میں س 09ء کے بقیہ مہینوں کے دوران ٹیکس محاصل کی نمو میں کمی کار رجحان روکنے میں کامیاب ہو جائے تب بھی ٹیکس وصولیوں میں اضافے کی موجودہ رفتار 24.1 فیصد سال بسال نمو سے کم رہے گی جو س 09ء کے سالانہ بجٹ کے ہدف 1250 ارب روپے کو پورا کرنے کے لیے درکار ہے۔

سالانہ ہدف کی فیصد کے لحاظ سے مجموعی ٹیکس وصولیاں اواخر اپریل 09ء تک 71.9 فیصد ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ س 08ء اور س 07ء کی اسی مدت کے دوران سالانہ بجٹ کے اہداف بالترتیب 74.5 فیصد اور 78.6 فیصد حاصل کر لیے گئے تھے۔ واضح رہے کہ س 08ء میں ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں 178 ارب روپے کم رہی تھیں۔ س 09ء کا 1250 ارب روپے کا ہدف حاصل کرنے کے لیے ایف بی آر کو بقیہ دو ماہ میں ہدف کا تقریباً 28 فیصد جمع کرنا ہوگا جس کا مطلب یہ ہوا کہ ملک کی موجودہ معاشی صورتحال کے پیش نظر س 09ء کے لیے محاصل کا ہدف حاصل کرنا مشکل ہوگا۔

جولائی تا مارچ س 09ء کے دوران ملکی ذرائع سے لیا گیا مجموعی حکومتی قرض 352.9 ارب روپے تھا جو س 08ء کی اسی مدت کی میزانیہ ضروریات سے خاصا کم ہے۔ اعانت میزانیہ کے لیے بیرونی مالکاری گھٹ جانے اور جولائی تا مارچ س 09ء کے دوران بجٹ کی ملکی مالکاری میں کمی سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالیاتی توازن میں بہتری آئی ہے۔

جولائی تا مارچ س 09ء کے دوران ملکی قرض میں 484.4 ارب روپے اضافے کے ساتھ 14.8 فیصد نمو ہوئی جس کے مقابلے میں س 08ء کے اسی عرصے میں 16.7 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ ملکی ذرائع سے حکومتی میزانیہ قرض گیری میں کمی کے باوجود جولائی تا مارچ س 09ء کے دوران ملکی قرض کے مطلق بہاؤ میں اضافہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ ملکی نیز بیرونی ذرائع سے آنے والی غیر مالکاری رقوم کے باعث حکومتی امانتیں بہت بڑھ گئیں۔

## 1.2.7 ادائیگیوں کا توازن

پاکستان کے بیرونی حسابات میں نومبر 09ء کے بعد سے جو بہتری شروع ہوئی تھی وہ آنے والے مہینوں میں بھی جاری رہی جس کی بنیادی وجہ س 09ء کے نومبر تا اپریل کے عرصے کے دوران جاری حسابات کے خسارے میں 23.5 فیصد کمی ہے۔ یہ کمی طلب کا مجموعی دباؤ گھٹنے اور گرتی ہوئی درآمدی قیمتوں کی بنا پر درآمدات کم ہو جانے اور ترسیلات کی بھرپور نمو کی بنا پر ہوئی۔

جاری حسابات، سرمایہ اور مالی کھاتے میں بہتری کے باوجود مالی سال 09ء جولائی تا اپریل کے دوران اس میں تیزی سے بگاڑ آیا ہے۔ بیرونی سرمایہ کاری اور قرضوں دونوں میں کمی کی وجہ سے یہ بگاڑ پیدا ہوا ہے۔ تاہم پاکستان کے اقتصادی پروگرام کے لیے آئی ایم ایف کی حمایت کے بعد غیر ملکی رقوم کی آمد بحال ہو گئی جبکہ عالمی مالی بحران کی خراب صورتحال کی وجہ سے بیرونی سرمایہ کاری میں مسلسل کمی آئی ہے۔ اگرچہ فرینڈز آف ڈیموکریٹک پاکستان کانفرنس میں کیے گئے وعدے (5.28 ارب ڈالر کے) پورے ہوئے تو قرضوں کے حصول کی صورتحال اور بہتر ہو سکتی ہے تاہم بیرونی سرمائے کی بحالی صحیح معنوں میں اسی وقت ہو سکتی ہے جب عالمی مالی منڈیوں کے حالات معمول پر آجائیں اور پاکستان کے معاشی اظہاریوں میں بہتری آئے۔



پاکستان کے بیرونی کھاتوں میں زیر مبادلہ کے ذخائر نومبر 08ء کے بعد سے مسلسل بہتری کی جانب گامزن ہیں۔ 30 اپریل 2009ء تک زیر مبادلہ کے ذخائر تقریباً آخر جون کی سطح 11.4 ارب ڈالر تک پہنچ گئے ہیں جبکہ اکتوبر 2008ء میں یہ 6.8 ارب ڈالر تھے۔ اس سے شرح مبادلہ پر دباؤ بھی کم ہو گیا اور وہ 78.8 اور 80.8 کی حدود میں مستحکم ہو گئی۔<sup>6</sup>

## 1.2.8 تجارتی کھاتہ

تجارتی خسارہ پچھلے چھ برس تک مسلسل بڑھنے کے بعد جولائی تا مارچ م 09ء کے دوران 12.5 فیصد سال بسال کم ہوا۔ اس کا بڑا سبب درآمدات میں 6.6 فیصد کی سال بسال کمی تھی جس نے اس عرصے کے دوران برآمدات میں 0.1 فیصد کی سال بسال کمی کا اثر زائل کر دیا۔ تجارتی خسارے میں یہ بہتری بڑی حد تک م 09ء کی تیسری سہ ماہی میں دیکھی گئی کیونکہ درآمدات میں 36.4 فیصد کی سال بسال کمی نے اس عرصے کے دوران برآمدات میں 17.5 فیصد کی سال بسال کمی کو پیچھے چھوڑ دیا۔ درآمدات میں کمی کی ایک وجہ گرتی ہوئی درآمدی طلب تھی جس کے ساتھ تیسری سہ ماہی کے آغاز سے ہی درآمدی اکائی قیمتوں میں نمایاں سال بسال کمی ہوئی۔

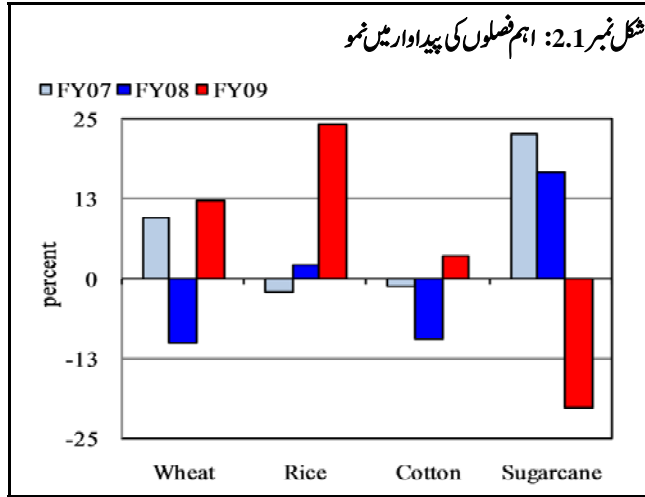
بدقسمتی سے برآمدات کا شعبہ جولائی تا اکتوبر م 09ء کے دوران شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کے بعد نومبر 2008ء اور اس کے بعد تیزی سے زوال پذیر ہوا۔ یہ ناقص کارکردگی برآمدات کے شعبے کو درپیش گونا گوں مسائل کا نتیجہ تھی۔ ساختی دشواریاں، توانائی کا ملکی بحران اور امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورتحال ان چند بڑے مسائل میں شامل ہیں جنہوں نے برآمدات کو متاثر کیا۔ ان ملکی رکاوٹوں کے ساتھ 2008ء کی چوتھی سہ ماہی سے شروع ہونے والی عالمی کساد بازاری نے صورتحال کو سنگین تر بنادیا اور ملک کی اہم برآمدات کی بیرونی طلب مزید گھٹ گئی جس کے نتیجے میں جولائی تا مارچ م 09ء کے دوران برآمدات میں معمولی سال بسال کمی ہوئی۔

بہر کیف چونکہ توقع ہے کہ درآمدات کی کمی برآمدات کی کمی سے کہیں زیادہ ہوگی اس لیے م 09ء کے بقیہ مہینوں کے دوران تجارتی خسارہ متوقع طور پر کم ہوتا رہے گا۔ اس طرح امکان ہے کہ م 09ء کے لیے تجارتی خسارہ م 08ء سے خاصا کم ہوگا۔

<sup>6</sup> یکم دسمبر 2008ء اور 30 اپریل 2009ء کے درمیان۔



## 2.1 شعبہ زراعت کی کارکردگی



کھاد کے کم استعمال اور پانی کی دستیابی کی پست سطح جیسے مسائل کے باوجود اہم فصلوں کی عمدہ نمو کے حصول میں بلند قیمتوں اور سازگار موسم نے اہم کردار ادا کیا ہے (دیکھئے شکل 2.1)۔ مالی سال 2009ء کے دوران گنے کی پیداوار میں کمی کے باوجود اہم فصلوں کی اچھی کارکردگی خاصی متاثر کن ہے۔

دالوں، روغنی بیجوں اور پھلوں کی پیداوار میں اضافے کے باعث مالی سال 2009ء میں چھوٹی فصلوں نے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

مون سون اور موسم سرما کی بارشوں کے سلسلے میں توسیع اور بیماریاں پھیلنے کا کوئی بڑا واقعہ پیش نہ آنے کے سبب چارے کی رسد بڑھنے سے گلہ بانی کے شعبے کو فائدہ پہنچا ہے۔

مذکورہ صورتحال سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 2009ء میں زراعت کے شعبے کی نمو بہتر سطح پر رہے گی اور اسے مزید بہتر بنایا جاسکتا تھا اگر آبپاشی، کھاد اور مستند بیجوں کی مناسب مقدار استعمال کی جاتی۔ آبپاشی کے پانی کی دستیابی کی پست سطح، مصنوعی کھاد کے نرخوں کی بلند سطح اور دستیابی کے متعلق خدشات اور غیر معیاری بیجوں کے استعمال کے پیداوار پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ مالی سال 2009ء کے دوران اہم فصلوں کی پیداوار میں اضافے کے ثمرات کاشت کاروں کو منتقل نہیں ہو سکتے کیونکہ انہیں حاصل ہونے والی قیمت ان کی توقعات سے کم ہے۔ مثلاً، چاول کے عالمی نرخوں اور برآمدات میں کمی کے باعث کاشت کاروں کو اس کی اتنی بلند قیمت حاصل نہیں ہو سکی، جس کی وہ توقع کر رہے تھے۔ مزید برآں، ملک میں چینی کی قلت کے باوجود کاشت کاروں کو گنے کی کچل کاری اور ادائیگیوں میں تاخیر جیسی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔

زرعی قرضوں میں توقع سے کم نمو ظاہر کرتی ہے کہ کاشت کاروں کی جانب سے معیاری خام مال میں سرمایہ کاری کی سطح پست رہی۔ گزشتہ سالوں کے رجحانات کو مد نظر رکھتے ہوئے امکان ہے کہ مالی سال 2005ء کے بعد پہلی بار قرضوں کی تقسیم کا سالانہ ہدف پورا نہیں ہو سکے گا۔ زرعی قرضوں کی تقسیم کے لیے 250 ارب روپے کا سالانہ ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ قرضوں کی نمو میں سست روی کا سبب طلب و رسد کے مسائل ہیں تاہم توقع ہے کہ آئندہ سال قرضوں کی تقسیم کے عمل میں بہتری آئے گی۔ مثلاً، مصنوعی کھادوں کے مستحکم نرخوں سے خام مال کے لیے زرعی قرضوں کی طلب

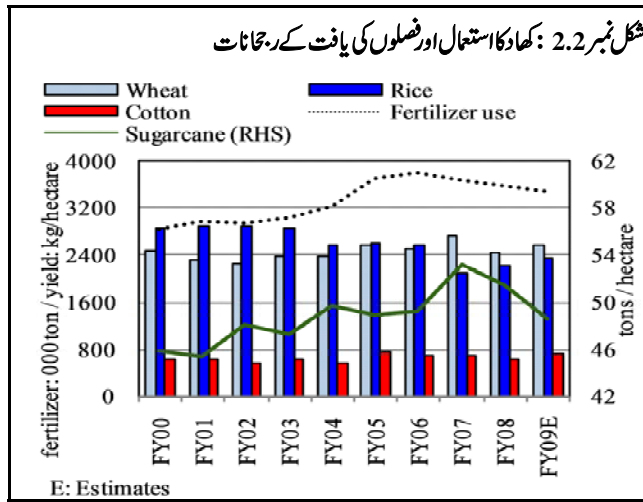


کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔ اسی طرح، منڈی میں سیالیت کی قلت کو دور کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات اور زرعی پالیسی میں نرمی سے آئندہ مہینوں میں زرعی قرضوں کی رسد میں بہتری آئے گی۔ مارچ 2009ء کے دوران مصنوعی کھاد کے استعمال اور زرعی قرضوں کی تقسیم میں خاطر خواہ اضافے سے زرعی نمو کو بڑھانا ممکن ہے۔

## فصلیں

### اہم فصلیں

مالی سال 2009ء کے دوران مصنوعی کھاد کے استعمال میں کمی کے باوجود گندم، چاول اور مکئی کی ریکارڈ پیداوار کے باعث اہم فصلوں کی نمو میں



اضافہ ہوا ہے (دیکھئے شکل 2.2)۔ اس کے ساتھ ساتھ چنے کی پیداوار میں خاصے اضافے اور کپاس میں معتدل نمو (زیر کاشت رقبے میں کمی کے باوجود) نے گنے کی پیداوار میں ہونے والی مایوس کن کمی کے اثرات کو زائل کر دیا۔ کاشت کاروں کو توقع سے کم نرخ ملنے اور شگر ملوں کے ساتھ ادائیگیوں کے تنازع کی وجہ سے گنے کی پیداوار میں کمی حیران کن نہیں ہے کیونکہ مذکورہ وجوہات کے باعث مالی سال 2009ء میں گنے کے زیر کاشت رقبے میں کمی آئی

ہے۔ کسانوں نے چاول اور گندم کی پرکشش قیمتوں کے باعث گنے کے بجائے یہ فصلیں کاشت کرنے کو ترجیح دی۔ آبپاشی کے لیے پانی کی دستیابی میں کمی کے باوجود چاول کی پیداوار میں اضافہ ہوا ہے، جسے بعد ازاں مون سون کی بارشوں سے مزید تقویت حاصل ہوئی۔ گندم کی بلند امدادی قیمت کے سبب اس کی بوائی کا رقبہ بڑھ گیا ہے کیونکہ اس کے لیے امدادی نرخوں کا اعلان بوائی سے کافی پہلے کر دیا گیا تھا۔ مالی سال 2009ء کے دوران بوائی کے وقت ہونے والی بارشوں سے بھی بارانی علاقوں میں گندم کے زیر کاشت رقبے کو بڑھانے میں مدد ملی ہے۔

### گندم

مصنوعی کھاد کا کم استعمال، توانائی کے بلند نرخ اور آبپاشی کے پانی کی دستیابی میں کمی جیسی مشکلات کے باوجود توقع ہے کہ عبوری تخمینے کے مطابق مالی سال 2009ء کے دوران گندم کی پیداوار 23,302 ہزار ٹن<sup>1</sup> کی ریکارڈ سطح پر رہے گی جو مالی سال 2007ء کے 23,295 ہزار ٹن سے تھوڑی زیادہ ہے۔ بالائی پنجاب میں بارشوں اور آندھیوں کے باعث فصل پکنے کے وقت پر ہونے والے نقصانات کو مد نظر رکھتے ہوئے گندم کی پیداوار

<sup>1</sup> امکان ہے کہ اس پر نظر ثانی کر کے اسے بڑھا یا جائے گا۔



میں ہونے والا اضافہ خاصا متاثر کن ہے۔ گندم کی پیداوار میں ہونے والے اضافے کی بڑی وجہ اس کی امدادی قیمت کا بروقت اعلان ہے، جسے 950 روپے فی 40 کلوگرام مقرر کیا گیا۔ حکومت نے 6.5 ملین ٹن گندم کی خریداری کے عزم کا اظہار بھی کیا ہے جبکہ اس کے ساتھ ساتھ زیادہ گندم اگانے کی ترغیب دینے کے لیے موثر مہم بھی شروع کی گئی۔ صوبائی حکومتوں کی جانب سے گندم کی خریداری کی سرگرمیوں میں تیزی سے توقع ہے کہ کھلی منڈی میں اس کی قیمتیں مستحکم رہیں گی۔ گندم کی بھرپور فصل اور حکومتی کوششوں میں معاونت کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے بھی گندم کی مالکاری پر مارجن کی شرط کو ختم کر دیا ہے۔<sup>2</sup> تاہم، پیداوار کو بڑھانے کے لیے درکار خام مال کی دستیابی میں سست روی کے باوجود گزشتہ سال کے مقابلے میں مالی سال 2009ء کے دوران گندم کی یافت میں بہتری آئی ہے جس کا بڑا سبب بوائی اور افزائش کی زیادہ تر مدت میں سازگار موسمی حالات ہیں۔

مالی سال 2009ء میں گندم کی فصل کی کارکردگی کو مزید بہتر بنایا جاسکتا تھا اگر (1) مصنوعی کھادوں کے تجویز کردہ متوازن آمیزے کو استعمال کیا جاتا (2) مستند بیج زیادہ استعمال کیے جاتے اور (3) نہری نظام سے آبپاشی کے پانی کی 4 تا 5 بار فراہمی ممکن ہو جاتی۔

حالیہ برسوں میں گندم کی ملکی ضروریات سے زائد پیداوار کے باوجود ملک میں کئی بار اس کی قلت نے شدت اختیار کی ہے، جس کی اہم وجہ اناج کی سرحد پار غیر قانونی منتقلی اور سٹے بازی پر مبنی ذخیرہ اندوزی ہے۔ تاہم، گندم کی ملکی قیمتیں اب عالمی نرخوں سے خاصی زیادہ ہیں، اس لیے امکان ہے کہ مذکورہ دونوں سرگرمیوں کے اثرات مرتب نہیں ہوں گے جس سے گندم کی قیمت مستحکم رہے گی۔ لیکن، عوام کو سستی روٹی فراہم کرنے کے لیے زراعت پر دی جانے والی گندم کے غلط استعمال کا خطرہ موجود ہے۔ اگرچہ ایسی اسکیمیں اہمیت کی حامل ہوتی ہیں لیکن ان کی کڑی نگرانی بے حد ضروری ہے تاکہ ان سے غریب افراد مستفید ہو سکیں۔

## چاول

چاول کے زیر کاشت رقبے میں ہونے والا 17.7 فیصد اضافہ مالی سال 2008ء میں اس کی بلند قیمتوں کا رد عمل تھا۔ اشیائے پیداوار کے موثر استعمال اور افزائش کے مرحلے میں سازگار موسم کے نتیجے میں مالی سال 2009ء کے دوران اس کی یافت میں 6.2 فیصد اضافہ ہوا۔ نتیجتاً، چاول کی پیداوار بڑھ کر 7 ملین ٹن کی ریکارڈ سطح پر پہنچ گئی جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 25 فیصد زیادہ ہے۔

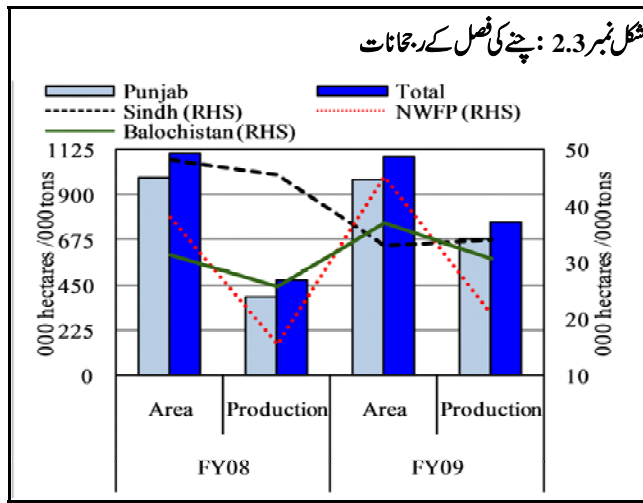
تاہم، چاول کی ریکارڈ فصل کے باوجود کاشت کاروں کی آمدنی میں متوقع اضافہ نہیں ہو سکا کیونکہ چاول کے عالمی نرخوں میں کمی نے مقامی تاجروں کو اس کی خریداری میں محتاط حکمت عملی اختیار کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان (ٹی سی پی) کی جانب سے خریداری نے ملک میں چاول کی قیمت کو مستحکم رکھنے اور کاشت کاروں کو تحفظ فراہم کرنے میں مدد دی لیکن ایسی شکایات سامنے آئی ہیں کہ ٹی سی پی کی مداخلت کی سطح پست تھی اور اس عمل کا آغاز تاخیر سے کیا گیا۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ مالی سال 2009ء میں قیمتوں میں کچھ کمی واقع ہوئی ہے لیکن ان کی سطح اب بھی گزشتہ سال کے مقابلے میں خاصی بلند ہے۔ مزید برآں، حال ہی میں چاول برآمد کرنے والے کچھ ممالک نے اس کی برآمدات پر پابندیاں عائد کی ہیں جس کی وجہ سے چاول کے نرخ دوبارہ بڑھنے شروع ہو گئے ہیں۔ قیمتوں میں

<sup>2</sup> ایس ایم ایف ای ڈی سرکرنمبر 05، بتاریخ 23 اپریل، 2009ء۔



اضافے سے ہونے والے فائدے کے باوجود اس بات کا امکان بہت کم ہے کہ مالی سال 2010ء میں چاول کی پیداوار مالی سال 2009ء کے مقابلے میں زیادہ رہے گی۔

#### چنا



چنے کی پیداوار کا بڑا حصہ (88.7 فیصد) پنجاب کے بارانی علاقوں میں کاشت کیا جاتا ہے جبکہ اس کے بعد سندھ، سرحد اور بلوچستان کا نمبر آتا ہے (دیکھئے شکل 2.3)۔ عام طور پر چنے کو زمین کے غیر اہم قطعات پر کاشت کیا جاتا ہے اور اس میں ہلکے معیار کا خام مال استعمال ہوتا ہے۔ اس فصل کی پیداوار میں اضافے کا انحصار موسم پر ہوتا ہے اور اس کی آبپاشی موسم گرما و سرما میں اہم دریاؤں میں آنے والے سیلاب سے ہوتی ہے۔ مذکورہ عوامل کی وجہ سے چنے کی پیداوار کی کارکردگی میں اتار چڑھاؤ آتا رہتا ہے۔

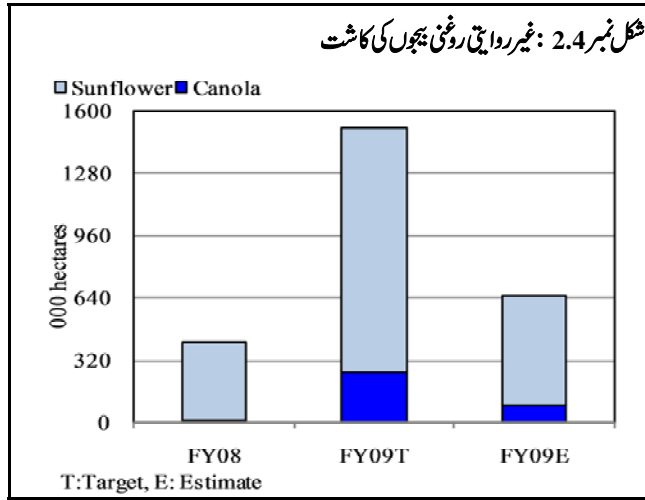
مالی سال 2009ء کے دوران سازگار موسم کی وجہ سے توقع ہے کہ چنے کی پیداوار میں 60 فیصد اضافہ ہوگا۔ اس کا اہم سبب یافت کا 62.2 فیصد بڑھنا ہے کیونکہ چنے کے زیر کاشت رقبے میں 1.4 فیصد کمی آئی ہے۔ یافت میں اس غیر معمولی اضافے کا اہم سبب موسم سرما میں اس کی کاشت کے موقع پر ہونے والی بروقت بارشیں ہیں۔ پانی کی بہتر فراہمی اور کاشت کاری کی جدید تکنیکوں کے استعمال کے ذریعے چنے کی یافت میں مسلسل اضافہ ممکن ہے۔

#### چھوٹی فصلیں

مئی 09ء کے دوران چھوٹی فصلوں نے ملی جلی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اگرچہ کچھ چھوٹی فصلوں کی پیداوار میں کمی آئی ہے تاہم، زیر جائزہ مدت میں متعدد فصلوں کی نمو مضبوط رہی۔ توقع ہے کہ مئی 09ء کے دوران چھوٹی فصلوں کی مجموعی نمو مناسب سطح پر رہے گی۔ مذکورہ توقعات کی وجوہات یہ ہیں (1) جاری مالی سال کے بیشتر حصے میں زیادہ تر چھوٹی فصلوں کی مستحکم قیمتیں (2) مون سون کا توسیع شدہ موسم اور سرما کی بارشیں۔ خصوصاً، روغنی بیجوں کی فصلوں کے حوالے سے یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ حالیہ برسوں میں اس کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔

مالی سال 2009ء کے دوران گزشتہ سال کے مقابلے میں کینولا اور سورج کھسی کے زیر کاشت مجموعی رقبے میں 59.6 فیصد تک اضافہ ہوا





ہے، جس کا اہم سبب بلند نرخ ہیں۔ (دیکھئے شکل 2.4) تاہم اس کی پیداوار سورج مکھی کے پھول کے مقابلے میں زیادہ رہی ہے۔ خوردنی تیل کی بڑھتی ہوئی ملکی طلب کو پورا کرنے کے لیے روغن بیجوں کی کاشت کے متعلق ایک موثر پالیسی اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس سے ملک کے تجارتی توازن کو بہتر بنانے میں مدد مل سکتی ہے۔ تاہم، روغن بیجوں کی فصلیں کاشت کرنے کے لیے بھاری سرمایہ کاری کی ضرورت ہوتی ہے اور فصل

خراب ہونے کی صورت میں کاشت کاروں کو ناقابل تلافی نقصان کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس لیے فصل کے بیجے کی اسکیم کی موثر کوریج سے ایسی فصلیں اگانے سے گریز کرنے والے کاشت کاروں کی حوصلہ افزائی ہوگی اور وہ اسے زیادہ کاشت کریں گے۔

اسی طرح، دیگر تمام چھوٹی فصلوں کے بھی خراب ہونے کا خطرہ رہتا ہے کیونکہ ان فصلوں پر ناسازگار موسم اور بیماریوں کے منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ چھوٹی فصلوں کے زیر کاشت رقبے پر منڈی کے نرخ اثر انداز ہوتے ہیں۔ بلند نرخوں کے باعث کسی مخصوص چھوٹی فصل کو کاشت کرنے کے متعلق کاشت کاروں کے اجتماعی فیصلے کے نتیجے میں اس کی رسد بڑھ جاتی ہے، جس سے اس فصل کے نرخ گر جاتے ہیں۔ اس مابوسی کی وجہ سے کاشت کار اگلے موسم میں یہ فصل کاشت نہیں کرتے، جس سے اس کے نرخ بڑھ جاتے ہیں اور رسد میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ مثلاً، مالی سال 2009ء کے دوران مرچوں اور دال ماش کی پیداوار میں ہونے والی کمی اسی تغیر پذیری کی عکاسی کرتی

**جدول 2.1: چھوٹی فصلوں کی پیداوار**

فصل	میں 08ء	میں 09ء	میں 10ء
آلو	2539.0	2458.3	2542.7
پیاز	2015.0	2058.9	1825.7
مرچ	116.0	104.5	104.6
مونگ	177.7	140.4	148.0
ماش	17.3	16.9	16.0
مسور	14.6	21.2	15.2
کیٹولا	10.3	134.4	89.1
سورج مکھی	397.0	755.0	560.9
ت: تخمینہ			

ہے (دیکھئے جدول 1.2)۔ غذا کی پروسیسنگ / پیکنگ کی سہولتوں کو بڑھانے کے لیے سرمایہ کاری سے پیشتر چھوٹی فصلوں کے نرخوں میں تغیر پذیری کو کم کر کے ان کی ہموار فراہمی کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔

دیگر چھوٹی فصلوں میں جڑی بوٹیوں کی مانگ بہت زیادہ ہے اور اس سے کاشت کاروں کی آمدنی کو بڑھانا ممکن ہے۔ روایتی طور پر



پاکستان میں درآمد شدہ جڑی بوٹیوں پر انحصار کیا جاتا ہے، اس لیے اس شعبے میں کم سرمایہ کاری کے بھی کاشت کاروں اور ملکی معیشت دونوں پر مثبت اثرات ہو سکتے ہیں۔ وزارت زراعت و خوراک نے ملک میں اس کی فصل پیدا کرنے والے علاقوں میں منتخب جڑی بوٹیوں کی کمرشل

جدول 2.2: جڑی بوٹی فصلوں کے تخمین شدہ معاشی فوائد فی ایکڑ				
جڑی بوٹی	یافت (کلوگرام)	آمدنی (روپے)	پیداواری لاگت (روپے)	خالص آمدنی (روپے)
کلونچی	350-400	21,000	2,040	18,960
اسپنول	300-400	24,000	2,120	21,880
گل بانو نہ	150-200	30,000	3,800	26,200
تخنہ لاگو	300-400	24,000	2,120	21,880
دبئی اجوائن	350-450	14,000	1,960	12,040

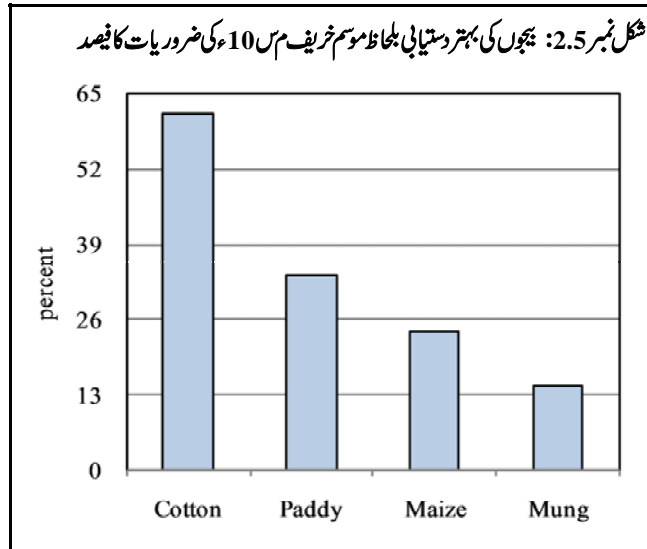
ماخذ: MINFA

بنیادوں پر کاشت کے لیے لاگت و آمدنی منصوبہ پیش کیا ہے۔ اس میں بلوچستان اور جنوبی پنجاب کے علاقے شامل ہیں۔ ان کی پیداوار میں اضافے سے نہ صرف ملکی ضروریات کو پورا کرنے بلکہ برآمدی آمدنی بڑھانے میں بھی مدد ملے گی۔ مزید برآں، اس سے روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے اور قدر اضافی کی مصنوعات کی تیاری ممکن ہوگی (دیکھئے جدول 2.2)۔

## زرعی خام مال

### بہتر بیج

بیج اگانے کو فصلیں کاشت کرنے کے عمل میں مرکزی حیثیت حاصل ہوتی ہے اور بہتر بیج زیادہ سے زیادہ یافت کے حصول میں فیصلہ کن کردار ادا کرتے ہیں، جس سے پیداوار کو بڑھانے اور بیماریوں کی مزاحمت میں مدد ملتی ہے۔ تمام چھوٹی و بڑی فصلوں کے لیے بہتر بیجوں



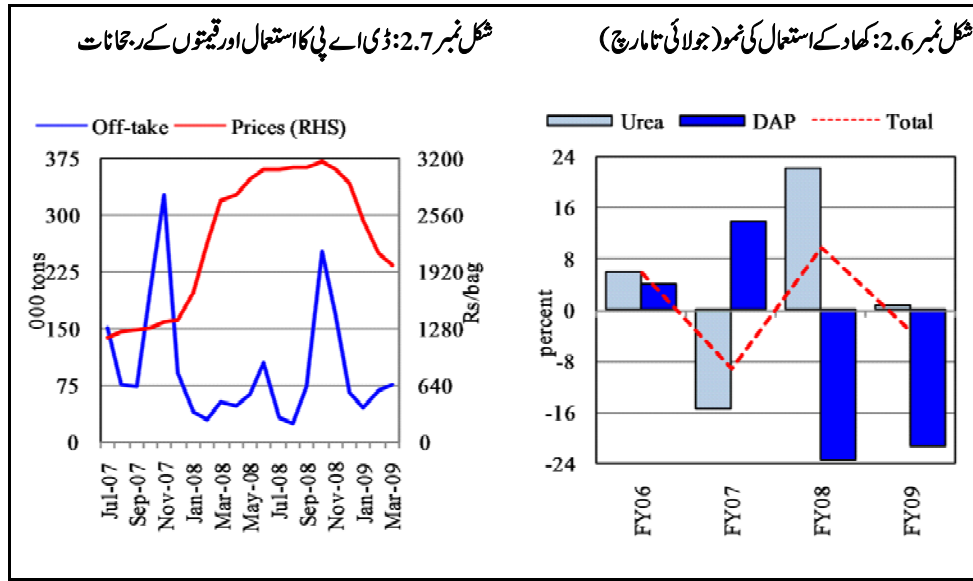
کی دستیابی ملکی ضروریات سے کم ہے (دیکھئے شکل 2.5)۔ خصوصاً، دالوں جیسی چھوٹی فصلوں کے لیے بہتر بیجوں کی دستیابی کی سطح بے حد پست ہے۔

مزید برآں، چینیاتی طور پر تیار کردہ بیجوں سے بلند یافت کے حصول کے ساتھ ساتھ پیداواری لاگت کو کم کرنے میں بھی مدد ملتی ہے۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ کپاس کی چینیاتی طور پر تیار کردہ قسم (بی ٹی کپاس) کی وسیع رقبے پر کاشت سے مالی سال 2010ء میں اس کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ متوقع ہے۔



## کھاد

زیر کاشت رقبے میں اضافے کے مقابلے میں جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران مصنوعی کھاد کے استعمال میں 3.4 فیصد کمی آئی ہے (دیکھئے شکل 2.6)<sup>3</sup>۔ اس کا اہم سبب سرکاری نرخوں پر یوریا کی عدم دستیابی اور ریج مالی سال 2009ء میں ڈی اے پی کے نرخوں کے متعلق غیر یقینی صورتحال ہے (دیکھئے شکل 2.7)۔



تاہم، جنوری تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران مصنوعی کھاد کے استعمال میں اضافہ ہوا ہے۔ یہ مدت گندم کی نمو کے لیے بے حد اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ مصنوعی کھاد کے استعمال میں کمی چاول<sup>4</sup> اور گنے کی ادائیگیوں میں تاخیر کی عکاس ہے۔

اگرچہ یوریا کا استعمال کم ہوا ہے تاہم جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران کھاد کے استعمال کی بے حد پست سطح کا بڑا سبب ڈی اے پی کے صرف میں ہونے والی خاطر خواہ کمی ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء میں ڈی اے پی کے استعمال میں ہونے والی 23.3 فیصد کمی کی اہم وجہ اس کے بلند نرخ تھے۔ تاہم، مالی سال 2009ء میں ڈی اے پی کے نرخوں میں کمی کے باعث کاشت کاروں نے قیمت میں مزید کمی کی توقعات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کی خریداری کو ملتوی کر دیا، جس کے نتیجے میں مالی سال 2009ء کے ابتدائی نو مہینوں میں ڈی اے پی کے استعمال میں 21.2 فیصد کمی واقع ہو گئی (دیکھئے جدول 2.3)۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مالی سال 2008ء میں اجناس کے بلند نرخوں نے کاشت کاروں کو پیداوار بڑھانے کی ترغیب دی تھی۔ تخمینے<sup>5</sup> کے

<sup>3</sup> جولائی تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران مصنوعی کھاد کے استعمال میں 10.1 فیصد کمی آئی ہے۔ تاہم فوری کے بعد سے اس میں اضافے کا رجحان ہے۔

<sup>4</sup> کاشت کاروں کو چاول کے جوڑ خٹے، وہ ان کی توقعات سے کم تھے۔

<sup>5</sup> کھاد کی عالمی طلب، رسد و تجارت کے وسط مدتی امکانات: 2008-2013ء۔ عالمی کھاد ایسوسی ایشن۔



جدول 2.3: کھاد کا استعمال ملین ٹن			
میں 09ء	میں 08ء	میں 07ء	
یوریا			
1.33	1.37	1.14	جولائی تا ستمبر
1.46	1.51	1.50	اکتوبر تا دسمبر
1.54	1.40	0.87	جنوری تا مارچ
3.00	2.85	2.37	اکتوبر تا مارچ (رنج)
ڈی اے پی			
0.13	0.30	0.17	جولائی تا ستمبر
0.48	0.62	0.98	اکتوبر تا دسمبر
0.19	0.09	0.18	جنوری تا مارچ
0.67	0.69	1.16	اکتوبر تا مارچ (رنج)
کل (یوریا اور ڈی اے پی)			
5.13	5.31	4.84	جولائی تا مارچ
3.67	3.54	3.53	اکتوبر تا مارچ (رنج)

مطابق 2013 تک مصنوعی کھاد کی عالمی طلب سالانہ 3.1 فیصد کی شرح سے بڑھے گی (دیکھئے جدول 2.4)، جس میں پاکستان سمیت ایشیائی ممالک کی طلب کا بڑا حصہ شامل ہوگا۔ پیداوار کی پست سطح کے باعث پاکستان کو بھاری مقدار میں مصنوعی کھاد برآمد کرنا ہوگی۔ تاہم، درمیانی مدت میں ملک یوریا برآمد کرنے کے قابل ہو جائے گا کیونکہ یوریا کے دو پائٹس کی تنصیب کا کام جاری ہے۔

#### زرعی قرضوں کی تقسیم

جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران زرعی قرضوں کی تقسیم میں 9.6 فیصد کی خاطر خواہ

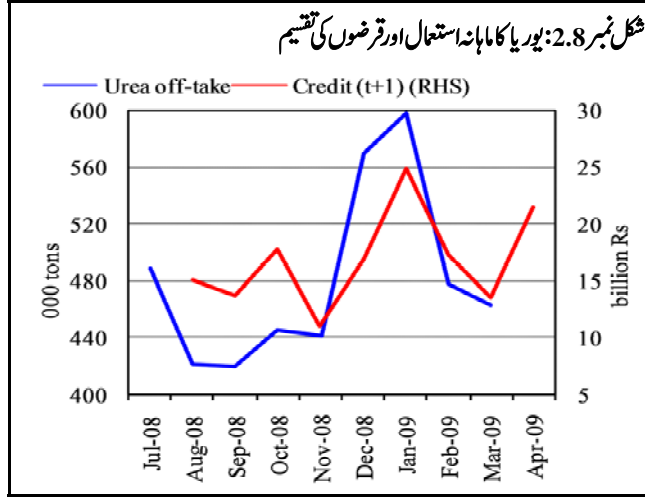
جدول 2.4: مالی سال 2013ء میں مصنوعی کھاد کی وسط مدتی عالمی طلب و رسد کی پیش گوئی							
میں 13ء			میں 08ء				
بھایا	طلب	رسد	بھایا	طلب	رسد	اکائی	اشیا
9.5	146.7	156.2	3.0	131.4	134.4	Mt N	نائٹروجن
3.0	43.4	46.4	0.6	38.1	38.7	Mt P <sub>2</sub> O <sub>5</sub>	فاسفورک ایسڈ
7.1	36.6	43.7	2.2	33.3	35.5	Mt K <sub>2</sub> O	پوٹاش

Source: IFA, June 2008, mid-term outlook FY13

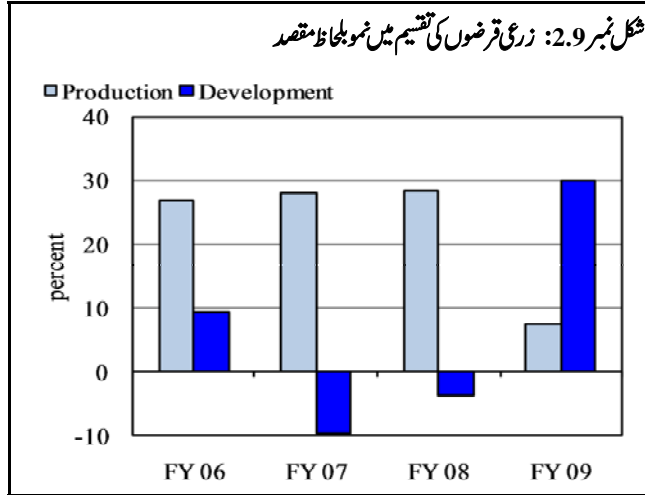
کی ہوئی ہے، جو کہ مالی سال 2008ء کے مقابلے میں 15 فیصدی درجے کم ہے (دیکھئے جدول 2.5)۔ اس کی اہم وجوہات میں زرعی خام مال میں

جدول 2.5: زرعی قرضوں کے رجحانات (جولائی تا مارچ)												
ارب روپے												
تقسیم			داخلی			خالص قرضہ			واجب الادا			
میں 07ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 07ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 07ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 07ء	میں 08ء	میں 09ء	بینک
65.0	95.1	102.9	59.7	90.7	104.4	5.3	4.4	-1.5	68.3	77.7	84.3	تمام کمرشل بینک
49.0	65.1	74.4	46.9	65.8	74.8	2.1	-0.7	-0.5	52.1	54.1	58.8	5 بڑے کمرشل بینک
16.1	30.0	28.6	12.8	24.8	29.6	3.3	5.1	-1.0	16.2	23.6	25.5	کلی نجی بینک
46.2	43.5	48.9	39.4	40.0	45.9	6.8	3.4	3.0	74.7	81.1	90.6	تخصیصی بینک
40.9	39.6	45.4	35.3	35.9	41.4	5.6	3.6	4.0	66.2	72.5	80.8	زرعی ترقیاتی بینک
5.3	3.9	3.5	4.1	4.1	4.6	1.1	-0.2	-1.0	8.4	8.6	9.8	پنجاب پرائفل کمرشل بینک
111.2	138.6	151.9	99.1	130.7	150.4	12.1	7.9	1.5	142.9	158.8	174.9	کل





سرمایہ کاری کی پست سطح اور سیالیت کی مشکلات کے باعث بینکوں کا قرضے دینے میں ہچکچاہٹ سے کام لینا ہے۔ تاہم، اس کا بڑا سبب زرعی خام مال میں سرمایہ کاری کی پست سطح ہے۔ اس کی عکاسی یوریا کے ماہانہ استعمال اور قرضوں کی ماہانہ تقسیم سے ہوتی ہے (دیکھئے شکل 2.8)۔<sup>6</sup> اس کے ساتھ ساتھ پیداواری قرضے کم ہوئے ہیں جبکہ اسی مدت کے دوران ترقیاتی قرضوں میں مضبوط نمود دیکھنے میں آئی ہے (دیکھئے شکل 2.9)۔

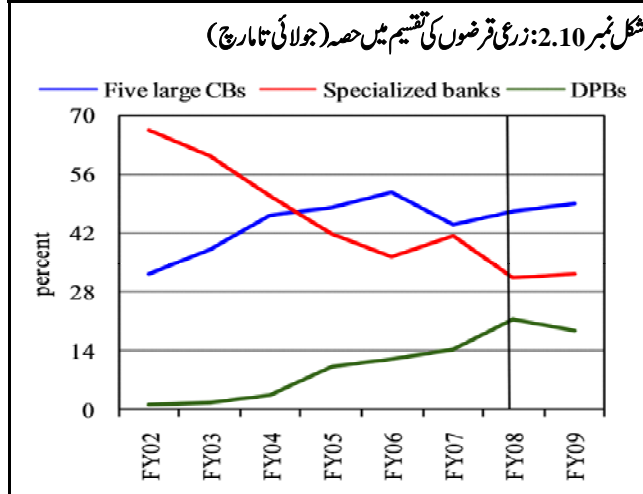


ترقیاتی قرضوں میں اضافہ مثبت پیش رفت ہے کیونکہ مستقبل میں ان قرضوں سے بہتر نتائج برآمد ہونے کا امکان ہے۔ یہ قرضے نہ صرف ٹریکٹری روایتی مالکاری کی مد میں دیے گئے بلکہ جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران پھلوں کی کاشت، ذخیرہ کاری کی سہولتوں، بیجوں کی پروسیسنگ جیسے نئے شعبے اور گلہ بانی و مرغیانی کے انفراسٹرکچر کی ترقی کے لیے بھی ادارہ جاتی قرضے فراہم کیے گئے ہیں۔

اداروں کے لحاظ سے قرضوں کی تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران کمرشل بینکوں (سی بیز) کے قرضوں میں 35.2 فیصد اضافہ ہوا ہے جو کہ جولائی تا مارچ مالی سال 2008ء میں منفی 17.7 فیصد کی سطح پر تھا۔<sup>7</sup> جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران تخصیصی بینکوں میں زرعی ترقیاتی بینک کی جانب سے ترقیاتی مقاصد کے لیے دیئے گئے قرضوں میں 33.1 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ مالی سال 2002ء سے زرعی قرضہ منڈی میں ملکی نجی بینکوں (ڈی پی بیز) کے حصے میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ تاہم، جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران گزشتہ سات سالوں میں پہلی بار ان کے حصے میں کمی آئی ہے، جس کی ممکنہ وجوہات میں سیالیت کی شدید قلت اور غیر پیداواری قرضوں کی بلند سطح ہے جس نے ڈی پی بیز کو زرعی قرضوں کے اجرا میں تیزی لانے کے حوالے سے محتاط رویہ اختیار کرنے پر مجبور کر دیا۔ نتیجتاً، جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران ڈی پی

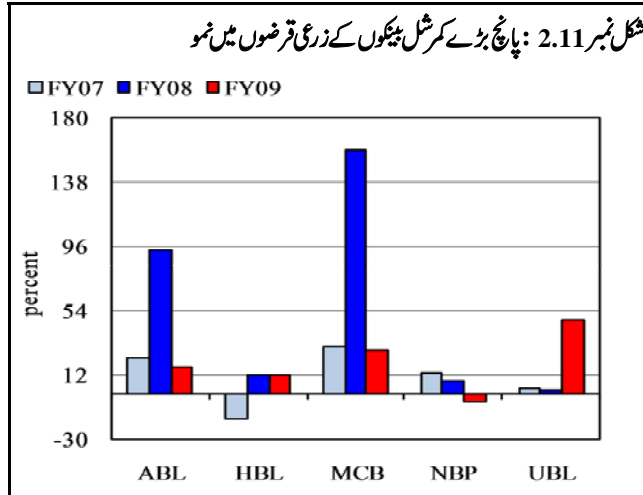
<sup>6</sup> اسی طرح، اپریل مالی سال 2009ء میں قرضوں کی تقسیم میں خاصے اضافے سے اپریل میں یوریا کا استعمال بڑھنے کی عکاسی ہوتی ہے۔  
<sup>7</sup> خصوصاً ایم سی بی اور فیصل بینک نے جارحانہ انداز میں قرضے جاری کیے۔





بیز کے زرعی قرضوں میں 4.7 فیصد کی واقع ہوئی ہے جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں اس میں 8.3 فیصد کا صحت مند اضافہ ہوا تھا (دیکھئے شکل 2.10)۔

اسی طرح جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء میں پانچ بڑے کمرشل بینکوں<sup>8</sup> کے قرضوں کی نمو کم ہو کر 14.2 فیصد رہ گئی جو کہ مالی سال 2008ء کی اسی مدت میں 32.9 فیصد تک تھی۔ یو بی ایل کے سوا دیگر تمام بینکوں کے زرعی قرضوں کی تقسیم سست روی کا شکار رہی جبکہ یو بی ایل کے قرضوں میں 47.3 فیصد کا اضافہ ہوا ہے (دیکھئے شکل 2.11)۔



قرضوں کی سست روی میں بڑا حصہ بینشل بینک کا ہے۔ سیالیت کی بہتر صورتحال اور شاخوں کا وسیع تر نیٹ ورک ہونے کے باوجود اس کے زرعی قرضوں کی تقسیم میں 5.4 فیصد کمی آئی ہے۔ اس کی سست روی کی ایک اہم وجہ نئی پالیسیاں متعارف کرانے کے باعث قرضوں کی تقسیم میں تاخیر ہو سکتی ہے۔

زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ کے قرضوں میں تیزی سے اضافہ ایک حوصلہ افزا پیش رفت ہے، جس نے پی پی سی بی ایل کے قرضوں کی پست سطح کے اثرات کو زائل کر دیا اور زرعی قرضہ منڈی میں تخصیصی بینکوں کے حصے کو بہتر بنانے میں مدد ملی ہے۔

### قرضوں کی شعبہ وار تقسیم

جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران فارم کے شعبے کو قرضوں کی تقسیم 4.5 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 106.3 ارب روپے ہو گئی۔ جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاشت کاروں نے زیادہ قرضے حاصل کیے جبکہ بڑے کاشت کاروں کے قرضوں میں کمی آئی ہے (دیکھئے جدول 2.6)۔ اس رجحان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 2009ء کے دوران بڑے کاشت کار زرعی خام مال کی قیمتوں میں

<sup>8</sup> اے بی ایل، ایچ بی ایل، ایم سی بی، این بی پی اور یو بی ایل



جدول 2.6: زمروں کے لحاظ سے زرعی قرضے کی تقسیم (جولائی تا مارچ)			
بلیں روپے	م 08ء	م 09ء	م 09ء میں نمو
زمرہ	101.7	106.3	4.5
قاری			
معاشی زمرہ بندی			
گزارہ	60.6	67.1	10.7
معاش	23.2	25	7.8
بالائے معاش	17.8	14.2	-20.2
کارپوریٹ	0.2	2	900
غیر قاری	36.9	45.6	23.6
چھوٹے	6.5	8.8	35.4
بڑے	30.4	36.7	20.7
نوٹ: براؤنڈ آف کرنے کی وجہ سے شرح مجموعی شرح سے مطابقت نہیں رکھ سکتی			

جدول 2.7: غیر قاری قرضوں کی تقسیم (جولائی تا مارچ)			
م 08ء	م 09ء	م 09ء میں نمو	مقصد
قرض گیروں کی تعداد			
47,508	54,553	14.8	گلہ بانی، ڈیری اور گوشت
1,156	1,436	24.2	مرغبانی
قرضوں کی تقسیم (ارب روپے)			
11.1	15.9	43.2	گلہ بانی، ڈیری اور گوشت
23.4	28.3	20.9	مرغبانی

جدول 2.8: صوبہ جاتی زرعی قرضوں کی تقسیم (جولائی تا مارچ)				
ارب روپے	م 07ء	م 08ء	م 09ء	م 09ء میں نمو
صوبہ	92.8	116.7	127.0	8.8
پنجاب	11.7	15.0	18.2	21.3
سندھ	6.1	6.1	5.8	-4.9
سرحد	0.3	0.3	0.3	0.0
بلوچستان	0.2	0.3	0.4	33.3
آزاد کشمیر	0.1	0.2	0.2	0.0
شمالی علاقہ جات	111.2	138.6	151.9	9.6
پورا پاکستان				
نوٹ: علیحدہ علیحدہ براؤنڈ آف کرنے کی وجہ سے شرح نمو میں مماثلت ہونا ضروری نہیں				

ہونے والی کمی سے آگاہ تھے اور انہوں نے اس کی خریداری کو مالتوی کر دیا۔ اگرچہ کارپوریٹ کاشت کاروں کو دیے جانے والے قرضوں میں خاصی نمو ہوئی ہے تاہم، چند کارپوریٹ صارفین کو محدود رقم کے قرضے دیے گئے۔ مثبت نتائج کا حامل ہونے کی وجہ سے ضرورت اس امر کی ہے کہ ملک میں کارپوریٹ کاشت کاری کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

اسی طرح غیر فارم شعبے میں چھوٹے قرض داروں کو دیئے گئے قرضوں میں مضبوط نمو ہوئی ہے (دیکھئے جدول 2.7)۔ جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران قرضوں کی نمو کی اس بلند سطح میں گلہ بانی، ڈیری اور گوشت کے ذیلی شعبوں کا اہم حصہ رہا ہے۔ گلہ بانی کے شعبے میں سرمایہ کاری مثبت پیش رفت ہے کیونکہ اس سے نہ صرف ڈیری مصنوعات کی رسد کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی بلکہ بے زمین کسانوں میں غربت کو کم کرنا ممکن ہو سکے گا۔

قرضوں کی صوبہ وار تقسیم تمام صوبوں میں قرضوں کی تقسیم میں سست روی دیکھنے میں آئی ہے (دیکھئے جدول 2.8)۔ تاہم، پنجاب اور سرحد میں اس کے زیادہ اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ نتیجتاً، گزشتہ سال کے مقابلے میں جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران زرعی قرضوں کی تقسیم میں ان کا حصہ کم ہوا ہے۔ یہاں یہ ذہن نشین رہنا ضروری ہے کہ چھوٹے صوبوں

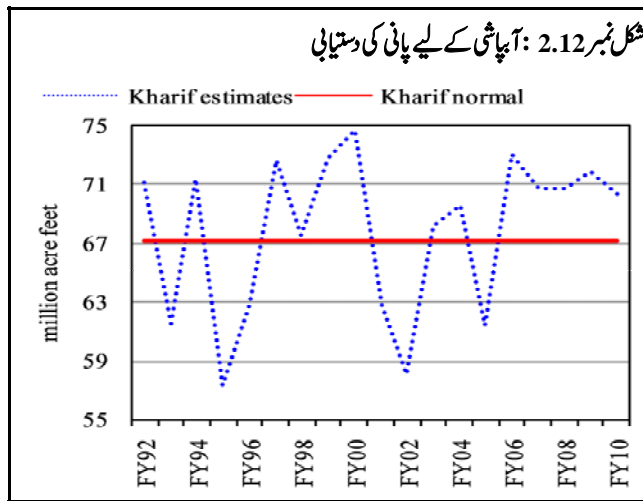


میں زرعی قرضہ منڈی کو توسیع دینے کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ صوبائی حکومتوں کو چاہیے کہ وہ پاس بکس کی عدم دستیابی کے مسئلے کو حل کریں۔ پاس بک ضمانت کی ایک بنیادی دستاویز ہوتی ہے۔ ادارہ جاتی قرضے نہ ملنے کی وجہ سے کاشت کار اس کے حصول کے لیے غیر رسمی شعبے سے رجوع کرتے ہیں۔ غیر رسمی قرضہ نہ صرف مہنگا ہوتا ہے بلکہ اس کی شرائط بھی انتہائی سخت ہوتی ہیں (پیداوار کو مخصوص قیمت پر قرض دہندہ کو فروخت کرنا)۔ اس لیے، ادارہ جاتی قرضوں تک رسائی سے کاشت کاروں کے منافع اور پیداوار کو بڑھانے میں مدد مل سکتی ہے۔

### زرعی قرضوں کی بازیابی

جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کے مقابلے میں زرعی قرضوں کی بازیابی کے تناسب میں خاصا اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ اس کی اہم وجہ بینکوں کی جانب سے قرضوں کی بازیابی پر زیادہ توجہ مرکوز کرنا ہے۔ قرضوں کی بازیابی میں تیزی لانے کے لیے بینکوں نے مہم شروع کی اور اس مقصد کے لیے اضافی ملازمین کو بھرتی کیا گیا۔ خصوصاً، زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ نے تمام نئے قرضے بازیاب کی جانے والے رقوم سے دیئے ہیں کیونکہ اس کے پاس نیا کریڈٹ جاری کرنے کے لیے رقوم موجود نہیں ہیں۔ مزید برآں، مالی سال 2009ء کے دوران فصلوں کی عمدہ نمو کے باعث کاشت کاروں کے پاس رقوم کی آمد میں بہتری سے بھی بازیابی کے تناسب کو بہتر بنانے میں مدد ملی ہے۔

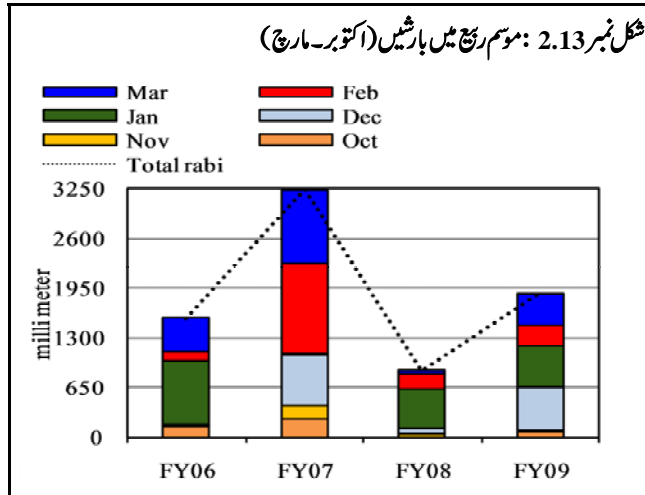
### آپاشی کے پانی کی دستیابی



ابتدائی طور پر ریج مالی سال 2009ء کے لیے نہری پانی کی 39 فیصد کمی کا اندازہ لگایا گیا تھا۔ جبکہ ریج مالی سال 2009ء میں حقیقی کمی 33.8 فیصد تک رہی، جو کہ گزشتہ مالی سال کی سطح سے 13.7 فیصد کم ہے۔ پانی کی قلت کے باعث گندم کی بوائی کے وقت اس کا زیر کاشت رقبہ کم تھا، تاہم مغربی نظاموں سے ہونے والی بروقت بارشوں سے کسانوں کی حوصلہ افزائی ہوئی اور انہوں نے زیادہ رقبے پر گندم کاشت کی۔ اس طرح مجموعی طور پر گندم کے زیر کاشت رقبے میں 6 فیصد کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا (دیکھئے شکل 2.12)۔

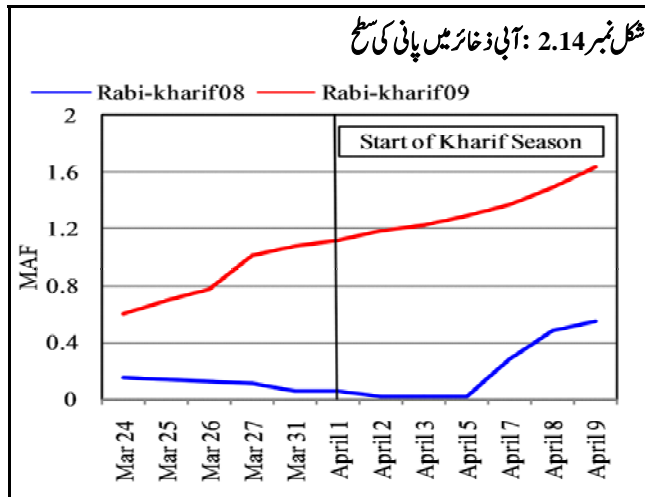
گزشتہ سال کے مقابلے میں سرما کی بارشوں میں توسیع (دیکھئے شکل 2.13) اور شمالی علاقہ جات میں بھاری برف باری کے باعث توقع ہے کہ کپاس اور چاول کی بوائی کے آئندہ موسم کے لیے پانی کی فراہمی کی سطح بہتر رہے گی۔ خصوصاً ریج (اکتوبر - مارچ) مالی سال 2009ء میں گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 116 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ اس کے نتیجے میں خریف کے موجودہ موسم (دیکھئے شکل 2.14) کے لیے 1.12 ملین ایکڑ فٹ پانی





دستیاب ہوگا جبکہ اس کے مقابلے میں مالی سال 2008ء کی اسی مدت میں ایک ملین ایکڑ فٹ سے کم پانی کا ذخیرہ موجود تھا۔

چناب میں بھی پانی کی آمد میں بہتری آئی ہے (دیکھئے شکل 2.15)، جس سے منگلا کے آبی ذخیرے پر دریائے چناب اور راوی کو پانی کی فراہمی کا دباؤ کم ہو گیا ہے۔ ارسا کی پیش گوئی کے مطابق خریف کے موجودہ موسم کے لیے اوسطاً 70 ملین ایکڑ فٹ پانی دستیاب ہوگا جو کہ گزشتہ سال کے 70 تا 71 ملین ایکڑ فٹ کے تخمینے کے قریب ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کپاس اور چاول کی فصلوں کے لیے قلیل مدت میں پانی کی فراہمی کی صورتحال بہتر رہے گی۔ تاہم، اس کا انحصار بڑی حد تک مئی اور جون کے موسمی حالات خصوصاً گلشیر کی پٹی کے علاقوں کے موسم پر ہوگا۔ اگر درجہ حرارت سازگار رہا تو برف پگھلنے سے پانی کی آمد کا تسلسل برقرار رہے گا۔ تاہم مذکورہ دو مہینوں کے دوران مون سون کی قبل از وقت بارشوں اور بادلوں کے آنے سے برف پگھلنے کا عمل

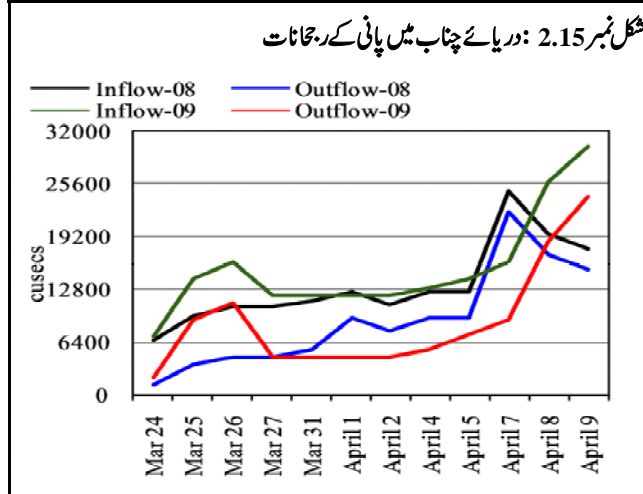


سست رفتاری کا شکار ہو سکتا ہے (دیکھئے شکل 2.16 الف)۔ متعلقہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ جون 07ء (خریف مالی سال 08ء) میں مون سون میں بادلوں کے آنے سے درجہ حرارت گر جاتا ہے جس سے گلشیر کے پانی کی مقدار میں کمی آ جاتی ہے (دیکھئے شکل 2.16 ب)۔

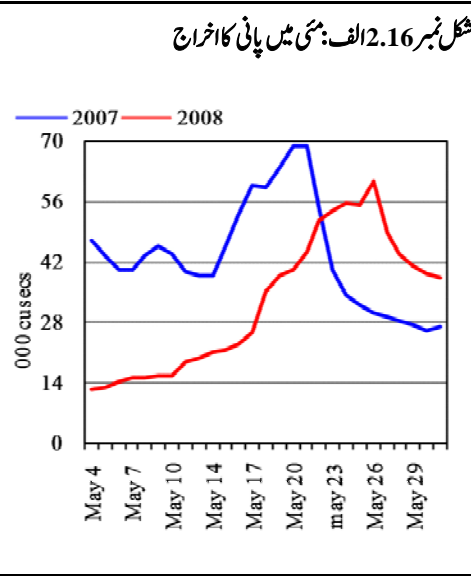
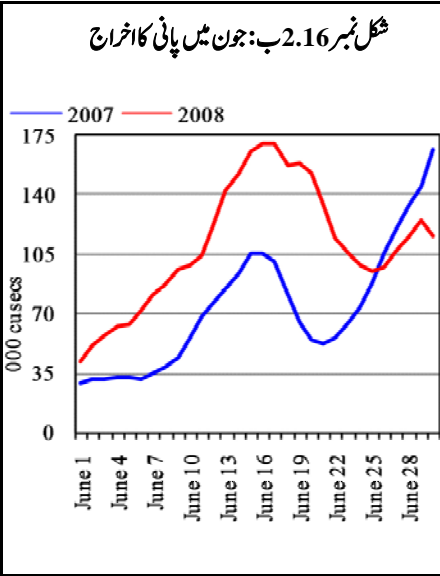
یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مالی سال 2010 کے دوران منگلا ڈیم میں پانی کی گنجائش میں اضافے سے زرعی شعبے کو فائدہ پہنچے گا۔ مون سون کے موسم میں کم بارشوں کی پیش گوئیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے منگلا ڈیم میں پانی کا ذخیرہ کرنے کی گنجائش میں اضافہ بے حد اہمیت کا حامل ہے۔<sup>9</sup> زرعی

<sup>9</sup> ماحولیات کی ماڈلنگ کے ایک حالیہ جائزے کے مطابق بنگلہ دیش، بھارت، نیپال اور پاکستان کی زراعت کے لیے مون سون کی بارشیں بے حد اہمیت کی حامل ہیں۔ بڑھتے ہوئے عالمی درجہ حرارت اور ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے مستقبل میں مون سون کی بارشوں کی پست سطح، ان کی آمد میں تاخیر، مون سون کے تحریکات میں تبدیلی، موسم گرما میں پانی کے ذخائر میں کمی اور بارشوں کے وقفوں میں طوالت کا باعث بن سکتی ہیں۔ پریڈیو یونیورسٹی ریسرچ گروپ، انڈیانا امریکا۔ (http://www.sciencedaily.com/releases/2009/02/090227112307.htm)۔





شعبے کو معتدل اور شدید مومن سون سے فائدہ پہنچتا ہے، اس سے نہ صرف نہروں کے لیے اضافی پانی دستیاب ہو جاتا ہے بلکہ مستقبل میں استعمال کی خاطر بھی پانی جمع کیا جاسکتا ہے۔ مزید برآں، اس سے چارہ اگانے (گلہ بانی کے لیے) کے لیے خاصی نمی مہیا ہوتی ہے اور زیر زمین پانی کے ذخائر میں بھی بہتری آتی ہے۔ آبپاشی کے پانی کی طلب میں مسلسل اضافے، بھارت کی جانب سے نئے ڈیموں کی تعمیر اور ماحولیاتی



تبدیلیوں کے باعث ملک کو مستقبل میں پانی کی شدید قلت کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس لیے ملک میں ہنگامی بنیادوں پر نئے آبی ذخائر کی تعمیر ناگزیر ہو چکی ہے۔ مزید برآں، پانی کے بہتر انداز میں استعمال کے لیے وسائل کے موثر انتظام (زمین کی ہمواری، ڈرپ ایریگیشن، نہر اور کھیت کے درمیان پانی کے ضیاع کو روکنا وغیرہ) کی اشد ضرورت ہے۔

### خریفہ (اپریل-ستمبر) مالی سال 2010ء کے امکانات

مالی سال 2010ء میں خریفہ کی فصلوں سے اچھے نتائج برآمد ہونے کی توقع ہے۔ گنے کی موجودہ بلند قیمتوں کے باعث کاشت کاروں کی حوصلہ افزائی



ہوگی کہ وہ اس فصل کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ کریں، جس سے اس کی ریکارڈ پیداوار حاصل ہو سکتی ہے۔ وزارت زراعت و خوراک کی جانب

جدول 2.9: اہم فصلوں کی پیداوار اور رقبہ			
زیر کاشت رقبہ (000 ہیکٹر)			
میں 10ء	میں 09ء	میں 08ء	
3,200	2,850	3,055	کپاس
1,105	1,029	1,241	گنا
2,678	2,962	2,516	چاول
1,062	1,078	1,037	مکئی
پیداوار (000 ٹن، کپاس 000 کانٹوں میں، فی کاتھ 170.09 کلوگرام)			
13,360	12,060	11,655	کپاس
56,527	50,045	63,920	گنا
5,949	6,954	5,561	چاول
3,414	3,579	3,109	مکئی
ع: عبوری ت: تخمینہ و: ہدف ماخذ: MINFA			

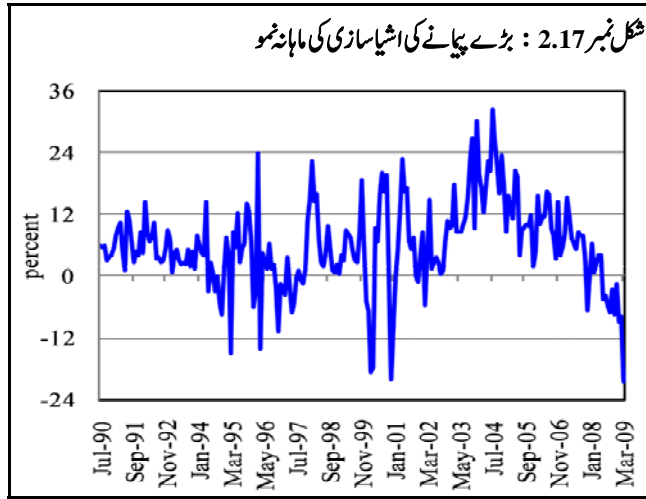
سے مالی سال 2010ء کے لیے مقرر کردہ اہداف سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کی پیداوار کی سطح بلند رہے گی۔ اسی طرح کپاس کی فصل کو بھی ان عوامل سے فائدہ پہنچے گا (1) بہتر نرخی (2) سازگار موسم اور (3) بی ٹی کپاس کی کاشت میں اضافہ، جس سے یافت کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔ تاہم، وزارت زراعت و خوراک نے یافت میں کمی کی پیشن گوئی کی ہے (دیکھئے جدول 2.9)۔

مالی سال 2010ء میں بلند نرخوں کے باعث کاشت کاروں کے جوش و خروش کی

سطح بلند رہے گی اس لیے مکئی کی پیداوار وزارت خوراک و زراعت کے تخمینے سے زیادہ ہو سکتی ہے۔ تاہم، چاول کی پیداوار کو آئندہ مالی سال میں مالی سال 2009ء کی سطح پر برقرار رکھنا مشکل ہوگا۔ اس کا سبب کٹائی کے وقت چاول کی قیمتوں میں ہونے والی غیر متوقع کمی کے باعث کاشت کاروں میں پھیلنے والی مایوسی ہے۔ اس کے نتیجے میں کاشت کار چاول کے بجائے گنے کی فصل کاشت کر سکتے ہیں۔

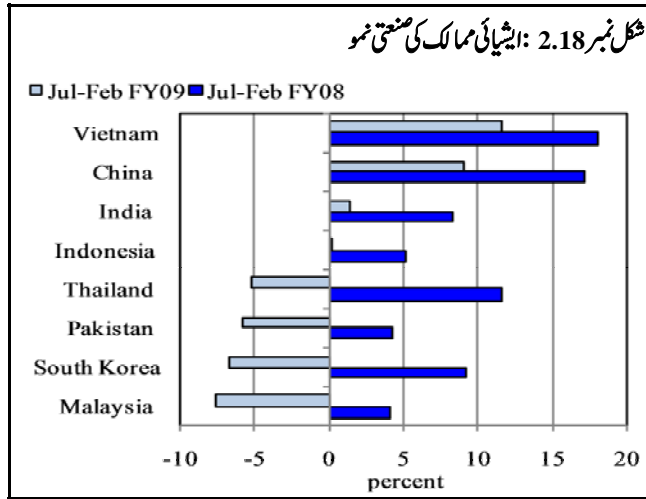


## 2.2 بڑے پیمانے کی اشیا سازی



بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو مارچ 2009ء میں مسلسل دسویں مہینے منفی رہی۔ یہ اس کی پیداوار میں تسلسل کے ساتھ کمی کی طویل ترین مدت ہے۔<sup>10</sup> صرف مارچ 2009ء میں اس شعبے میں 20.7 فیصد کمی آئی ہے (دیکھئے شکل 2.17) جو کہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں کسی بھی مہینے میں ہونے والی سب سے زیادہ کمی ہے۔ اس کے نتیجے میں اشیا سازی کی نمو میں 7.7 فیصد کمی آئی ہے جبکہ مالی سال 2008ء کی اسی مدت میں اس میں 5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس شعبے کی

مسلسل مایوس کن کارکردگی کے پس پردہ متعدد اندرونی و بیرونی عوامل کارفرما رہے ہیں۔ عالمی کساد بازاری کے باعث علاقائی معیشتوں کی صنعتی نمو میں سست روی ملکی صنعتوں پر اثر انداز ہوئی ہے تاہم، مالی سال 2009ء کے دوران پاکستان میں اشیا سازی کا شعبہ اندرونی عوامل سے زیادہ متاثر ہوا ہے۔ بڑے پیمانے کی اشیا سازی پر منفی اثرات مرتب کرنے والے اہم اندرونی عوامل میں ملکی طلب میں کمی، بجلی کی شدید قلت، ساختی



مسائل (دیکھئے باکس 2.3 اور 2.4) اور امن و امان کی خراب صورتحال شامل ہیں۔ جبکہ ملک میں اشیا سازی کی سرگرمیوں کی سست روی کا باعث بننے والے بیرونی عوامل میں بیرونی طلب کی پست سطح اور عالمی کساد بازاری کے باعث ابھرتی ہوئی معیشتوں کو فنڈز کی منتقلی میں تیزی سے کمی شامل ہیں۔ بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں ہونے والی تمام منفی عواملی صنعتوں میں ہوئی ہے جو ملکی صارفین کی ضروریات پوری کرتی ہیں (دیکھئے شکل 2.18)۔ اگر

<sup>10</sup> جولائی 1978ء سے دستیاب اعداد و شمار پر مبنی، اس وقت سے لے کر اب تک صرف اکتوبر فروری مالی سال 1997ء میں مسلسل پانچ مہینوں تک بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی پیداوار میں کمی کارخانہ دیکھا گیا تھا۔

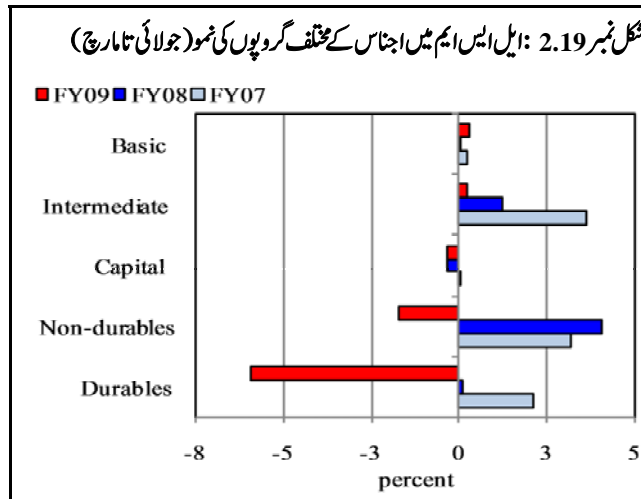


جولائی تا مارچ کی مدت سے پائیدار صارفی اشیا اور چینی کو منہا کر دیا جائے تو رواں مالی سال میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو گزشتہ

جدول 2.10: منتخب اشیا کے علاوہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں نمو فیصد		
نمو	بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں وزن	
-7.7		
-1.80	6.1	پائیدار صارفی اشیا کے علاوہ
0.16	11.6	پائیدار صارفی اشیا اور شکر کے علاوہ
0.70	17.3	پائیدار اشیا، شکر اور گھی کے علاوہ

سال کے مقابلے میں حوصلہ افزا نہیں ہے (دیکھئے جدول 2.10)۔ خصوصاً، صارفی مالکاری کی بلند لاگت کے باعث آٹو موٹائل کی صنعت کی پیداوار میں تیزی سے کمی آئی ہے؛ جس سے کاروں کی قیمتوں کی بلند سطح، بینکوں میں سیالیت کی مشکلات اور صارفی

مالکاری میں بڑھتے ہوئے غیر ادا شدہ قرضوں کے باعث بینکوں کی جانب سے قرضوں کے اجرا میں خطرات مول لینے سے گریز کی عکاسی ہوتی ہے۔ گھریلو الیکٹرانکس اشیا کی طلب میں کمی کا ایک اہم سبب صارفی مالکاری کی بلند لاگت جبکہ بجلی تقسیم کرنے والی کمپنیوں کی جانب سے ٹرانسفارمرز اور میٹروں کی طلب کی پست سطح کی وجہ اس صنعت کی خراب کارکردگی ہے۔



گرانی کی بلند سطح مجموعی طلب اور پیداوار کو متاثر کرتی ہے (دیکھئے شکل 2.19)۔ اس حقیقت کا ادراک کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے گرانی میں کمی کے لیے سال 2008ء کے دوران اپنے پالیسی ڈسکاؤنٹ ریٹ میں چار مرتبہ اضافہ کیا تھا۔ توسیعی مالیاتی پالیسی اور خسارے کی تسلیک کے باعث پیدا ہونے والے گرانی کے دباؤ کے اثرات کو زائل کرنے کے لیے سخت زری پالیسی ضروری تھی۔ بد قسمتی سے زری پالیسی میں سختی کی مدت کے دوران عالمی کساد بازاری نے نہم لیا، جس کی وجہ سے

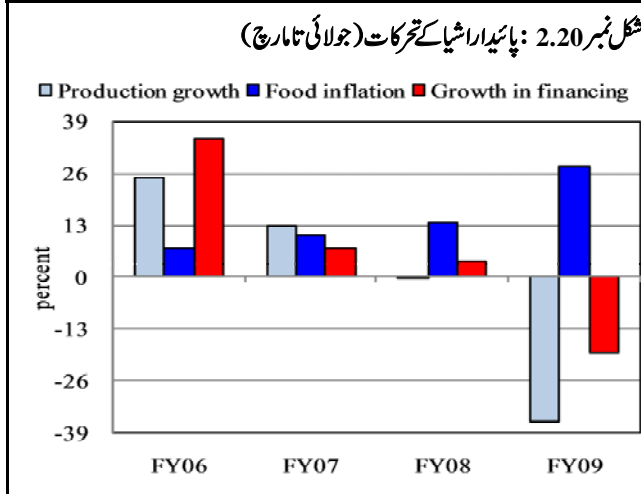
اس پالیسی نے ملکی صنعتوں پر مثبت اثرات مرتب نہیں کیے۔ مذکورہ حالات اور مالی سال 2009ء کی چوتھی سہ ماہی سے گرانی میں متوقع کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے اپریل 2009ء میں اپنے پالیسی ریٹ میں 100 بیسس پوائنٹس کمی کر دی تھی۔ تاہم، اگر زری پالیسی میں خاصی نرمی کر دی جائے، تب بھی یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ پائیدار صارفی اشیا کی صنعتوں میں نمو کا انحصار بینکوں کی جانب سے صارفی مالکاری کے لیے جارحانہ انداز میں قرضوں کی فراہمی پر ہوگا کیونکہ وہ غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافے کے باعث قرضوں کے اجرا میں ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

### پائیدار صارفی اشیا کی صنعت

جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران پائیدار صارفی اشیا کی صنعتی پیداوار میں نمایاں کمی آئی ہے۔ ملکی صارفین کی صنعت مقامی منڈی کے



شکل نمبر 2.20: پائیدار ایشیا کے تحریکات (جولائی تا مارچ)



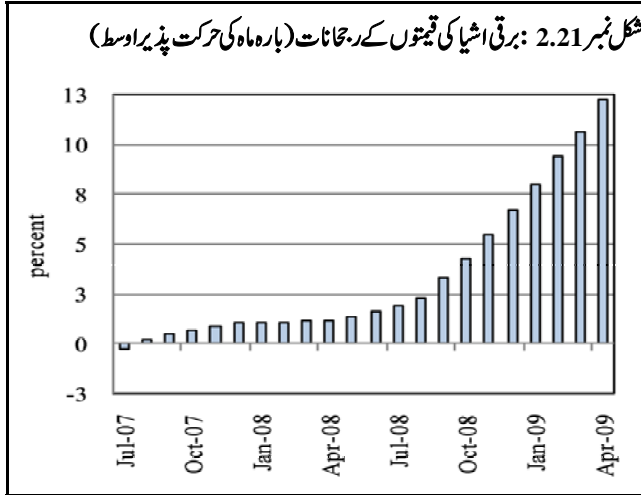
لیے ایشیا تیار کرتی ہے اور یہ علاقائی مسابقت کاروں کے مقابلے میں کم مسابقت کی حامل ہے۔ کم گہرائی کی حامل منڈی میں طلب چکدار ہوتی ہے، اس لیے آمدنی کی نمو، ادارہ جاتی ماکاری کی دستیابی، گہرائی اور تجارتی پابندیاں ان پر منفی اثرات مرتب کر سکتی ہیں (دیکھئے شکل 2.20)۔ اس کے ساتھ ساتھ پائیدار صارفی اشیاء کے ملکی نرخوں میں خاطر خواہ اضافے نے بھی صورتحال کو سنگین بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ مالی سال 2008ء کے دوران خام مال کی لاگت

میں اضافے، سال 2008ء میں روپے کی قدر کے گرنے اور اجرتوں کی بلند سطح کے باعث قیمتوں میں ہونے والا اضافہ جزوی طور پر درست تھا۔ امکان ہے کہ اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی سے مذکورہ اشیاء کے نرخ بھی گریں گے، جس سے مستقبل میں طلب بڑھ سکتی ہے۔

#### الیکٹرانکس

الیکٹرانکس کے شعبے کو نہ صرف طلب میں کمی اور مصنوعات کے نرخوں میں اضافے کا سامنا ہے (دیکھئے شکل 2.21) بلکہ بجلی کی قلت بھی اس

شکل نمبر 2.21: برقی ایشیا کی قیمتوں کے رجحانات (بارہ ماہ کی حرکت پذیر اوسط)



شعبے کی کارکردگی کو متاثر کر رہی ہے۔ لوگ بجلی حاصل کرنے کے لیے اس کے متبادل آلات (یو پی ایس اور جنریٹرز) استعمال کر رہے ہیں۔ یہ آلات گھریلو استعمال میں آنے والی الیکٹرانک اشیاء کو سپورٹ فراہم نہیں کر سکتے۔ مزید برآں، واقعاتی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس صنعت کو قانونی وغیرہ قانونی دونوں ذرائع سے آنے والی سستی اور بہتر معیار کی مصنوعات سے سخت مسابقت کا سامنا رہا ہے۔

#### گاڑیوں کی صنعت

گاڑیوں کی صنعت کو طلب میں خاصی کمی کا سامنا ہے (ٹریڈرز کے علاوہ، جس کی ملکی پیداوار کی سطح پست ہے)۔ خصوصاً، جیپوں اور کاروں کی



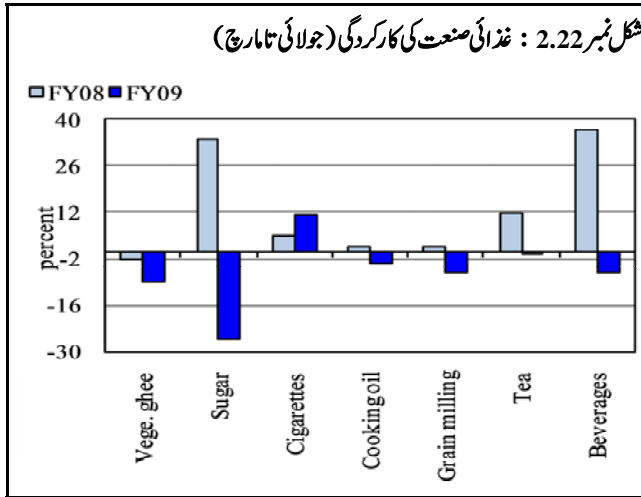
پیداوار سب سے زیادہ متاثر ہوئی ہے جس کی وجوہات یہ ہیں (1) نرخوں میں مسلسل اضافہ (2) مالکاری کی لاگت کا بڑھنا اور (3) سیالیت کی مشکلات اور بڑھتے ہوئے غیر ادا شدہ قرضوں کے مسائل کی وجہ سے بینکوں کا قرضے جاری کرنے میں محتاط رویہ اختیار کرنا ہے۔ بینکوں کے اس رویے کے نتیجے میں ادارہ جاتی مالکاری کی دستیابی میں کمی آگئی ہے۔ دوسری جانب، موٹر سائیکل کی صنعت کو (مالی سال 2009ء کے ابتدائی مہینوں میں) پیٹرول کی قیمتوں میں اضافے کا سامنا رہا اور اہم فصلوں کے توقع سے کم نرخ ملنے کے باعث دیہی علاقوں میں ان کی طلب میں کمی واقع ہوگئی۔ توقع ہے کہ گندم کی ریکارڈ فصل اور اس کے عمدہ نرخ ملنے سے موٹر سائیکلوں کی طلب میں دوبارہ اضافہ ہو جائے گا۔ جبکہ جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران معیشت کے سکڑنے اور حکومتی خریداری کی پست سطح کے نتیجے میں بسوں اور ٹرکوں (ایل سی ویز) کی طلب میں کمی واقع ہوگئی ہے۔

### ناپائیدار صارفی اشیا کی صنعت

ناپائیدار صارفی اشیا کی صنعت بھی مشکل مرحلے سے گزر رہی ہے کیونکہ جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران غذا کے ذیلی شعبے کی پیداوار (گروپ میں سب سے زیادہ وزن کے حامل) میں 10.5 فیصد کمی آئی ہے۔ اس کے مقابلے میں گزشتہ سال اس میں 11.5 فیصد کمی صحت مند نمونہ ہوئی تھی۔

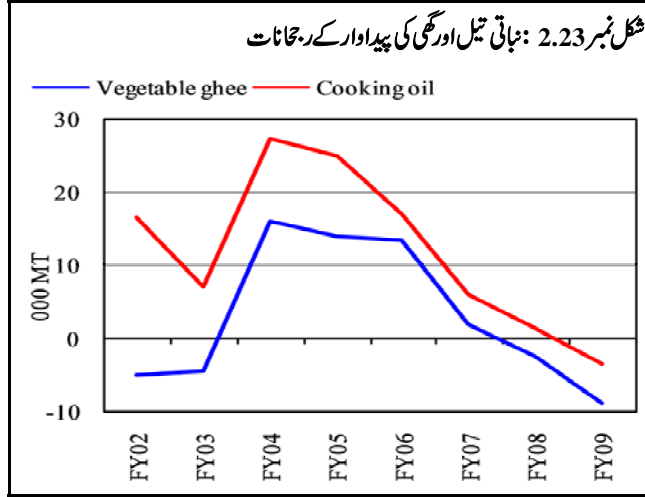
### غذائی صنعت

مالی سال 2009ء کے دوران غذا کی صنعتی پیداوار میں کمی کا سبب ملکی منڈی کو درپیش ساختی مسائل، اہم خام مال کی قیمتوں میں پائی جانے والی غیر یقینی کیفیت اور خراب فصلوں کے باعث خام مال کی قلت ہے۔ منڈی کے ساختی مسائل اور نرخوں کے متعلق غیر یقینی کیفیت نے گھی و خوردنی تیل کی صنعت کو متاثر کیا ہے جبکہ خراب فصلیں چینی کی صنعت کی نمونہ میں ہونے والی کمی کی ذمہ دار ہیں (دیکھئے شکل 2.22)۔



جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران غذا میں سب سے زیادہ وزن کے حامل خوردنی تیل کی پیداوار میں 8.2 فیصد اور گھی میں 3.5 فیصد کمی آئی ہے (دیکھئے شکل 2.23)۔ گھی و خوردنی تیل کی پیداوار میں کمی باعث حیرت ہے کیونکہ اس کے خام مال پر آنے والی لاگت میں خاصی کمی ہوئی ہے۔ اس تضاد کی ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ غیر رسمی شعبے میں خوردنی تیل و گھی تیار کرنے والوں نے اپنی مصنوعات کے نرخوں میں خاصی کمی کر دی ہے، تاہم رسمی شعبے میں قیمتوں کی تبدیلی کی سطح پست ہے۔ ایسی صورتحال میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں شامل رسمی اشیا سازوں کے لیے منافع پر سمجھوتہ کے بغیر ملکی منڈی میں مقابلہ کرنا مشکل ہو گیا ہے۔





اسی طرح، جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران چینی کی پیداوار میں 26.3 فیصد کی آئی ہے جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں اس میں 34 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس کی اہم وجہ موجودہ موسم میں گنے کی پیداوار کا 20.3 فیصد تک گرنا ہے۔ یہاں یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ گنے کی فصل اور چینی کی صنعت میں تیزی مندی کے چکر کا اہم سبب گنے کے کاشت کاروں اور شگر ملوں کے درمیان طویل عرصہ سے جاری تنازعات ہیں۔ رواں موسم میں گنے کی بھاری طلب موجود تھی اور

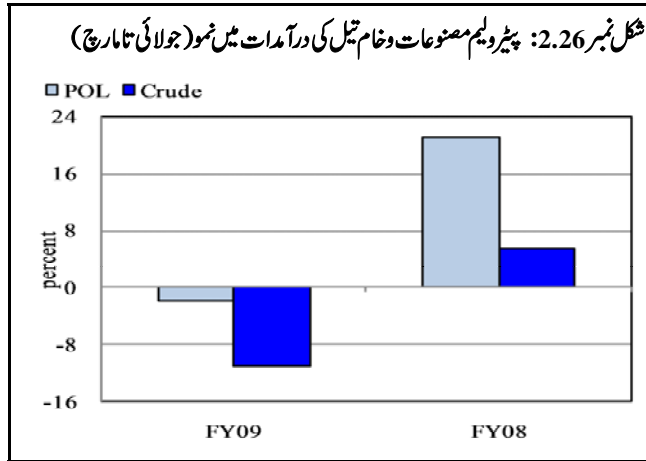
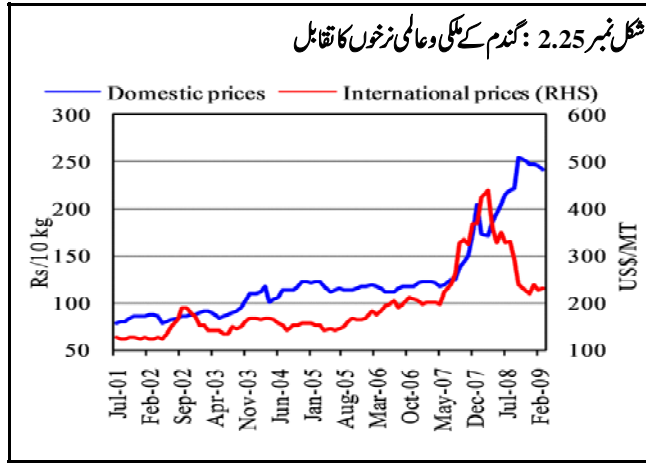
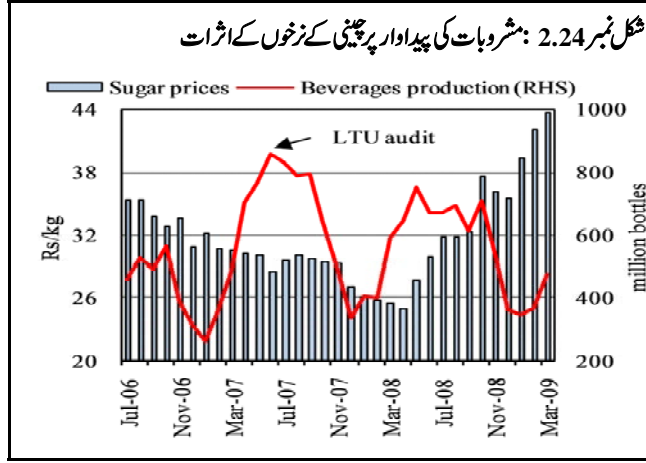
کاشت کاروں کی جانب سے نرخوں اور ادائیگیوں کے زیادہ مسائل سامنے نہیں آئے۔ ابتدائی جائزوں کے مطابق بلند نرخوں کے باعث مالی سال 2010ء میں گنے کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ ہوگا۔ گنے کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافے، کچل کاری میں تاخیر، گنے کے نرخوں کی پست سطح اور کاشت کاروں کو ملوں کی جانب سے ادائیگیوں میں رکاوٹوں سے مالی سال 2011ء کی فصل کی پیداوار میں کمی کی بنیاد فراہم ہو سکتی ہے۔

قلیل مدت میں قواعد و ضوابط پر موثر انداز میں عمل پیرا ہو کر اس مسئلے کو حل کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً، پنجاب حکومت نے گنے کے کاشت کاروں کو تحفظ فراہم کرنے اور آئندہ موسم میں فصل اگانے کی ترغیب دینے کے لیے اس کی سرکاری قیمت خرید 100 روپے فی 40 کلوگرام مقرر کی ہے۔ یہ نرخ گزشتہ موسم کے مقابلے میں 25 فیصد زیادہ ہیں۔ لیکن، اس بات کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ کسانوں کو یہ قیمت بروقت مل جائے کیونکہ اس سے ان کی حوصلہ افزائی ہوگی اور وہ اگلے موسم میں بھی زیادہ گنا کاشت کریں گے۔

تاہم، موثر اور طویل مدتی حل صرف منڈی ہی فراہم کر سکتی ہے۔ موثر انفراسٹرکچر کی حامل مستقبلات کی منڈی کے قیام سے کاشت کاروں، شکر ملوں اور صارفین کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچایا جاسکتا ہے (سمجھوتے کے نفاذ، فصل کا بیمہ وغیرہ)۔ مالی سال 2009ء کے دوران گنے کی قلت نے شکر ملوں کو بری طرح متاثر کیا ہے اور کئی فیکٹریوں میں پیداواری عمل عارضی طور پر بند ہو گیا ہے۔ موجودہ صورتحال کے نتیجے میں چینی کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں اور صارفین کو پریشانی کا سامنا ہے۔

چینی کی بلند قیمتیں صارفین اور دیگر صنعتوں کو بھی متاثر کرتی ہیں۔ چینی کو مشروبات کی صنعت میں بطور خام مال استعمال کیا جاتا ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء میں مشروبات کی پیداوار میں 3.7 فیصد کمی آئی ہے۔ حالیہ مہینوں کے دوران چینی کی قیمت کے بڑھنے سے (دیکھئے شکل 2.24) مشروبات کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا ہے، جس سے ان کی طلب میں کمی واقع ہو گئی ہے۔ اس کی ایک اور وجہ مالی سال 2009ء کے وسط میں توسیع و مرمت کے لیے بوتلیں بنانے والے ایک اہم پلانٹ کی بندش بھی ہے۔



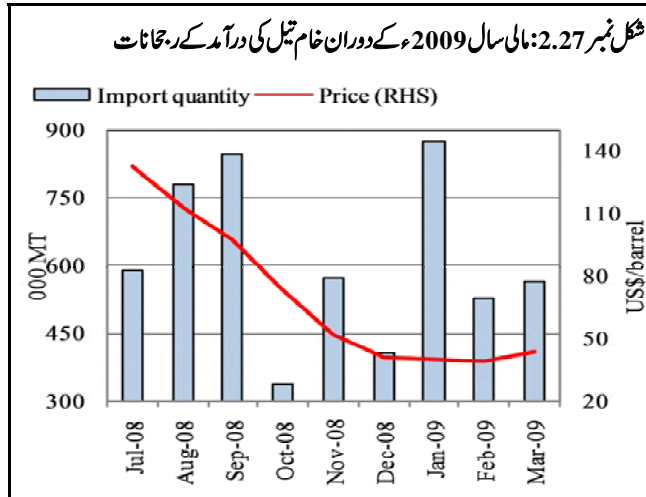


گندم کی ملکی رسد میں بہتری اور اس کی مسلسل درآمدات کو مد نظر رکھتے ہوئے جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء میں گندم و اناج کی چکیوں کی سرگرمیوں میں سست روی باعث تشویش ہے۔ گزشتہ چند سالوں کے دوران گندم کے عالمی نرخ ملکی نرخوں سے ہم آہنگ رہے یا ملکی قیمتوں سے زیادہ تھے، اس لیے گندم کی افغانستان کو اسمگلنگ جاری رہی ہے (دیکھئے شکل 2.25)۔ تاہم، جولائی 08ء کے بعد سے گندم کے عالمی نرخوں میں مسلسل کمی کا رجحان ہے جبکہ اس کے ملکی نرخ ابھی تک بلند سطح پر ہیں۔ قیمتوں میں مذکورہ فرق کی وجہ سے گندم کی اسمگلنگ کی حوصلہ شکنی ہوئی ہے اور اس کے نتیجے میں اس شعبے کی پیداوار میں کمی واقع ہوگئی۔ مزید برآں، مسلسل لوڈ شیڈنگ نے بھی آٹے کی چکیوں کی سرگرمیوں پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔

#### پیٹرولیم

بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی خراب کارکردگی میں تیسرا بڑا حصہ پیٹرولیم مصنوعات کا ہے۔ اسی اسے سی کے مطابق پیٹرولیم مصنوعات کی پیداوار کے گرنے کی ایک اہم وجہ معاشی سرگرمیوں میں سست روی کے باعث طلب کا سکڑنا ہے۔ اس کی عکاسی جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران اس کی درآمدی مقدار میں کمی سے بھی ہوتی ہے (دیکھئے شکل 2.26)۔ پیٹرولیم مصنوعات کی پیداوار پر منفی اثرات مرتب





کرنے والے دیگر عوامل یہ ہیں (1) جولائی 08ء میں ڈیوٹی (Deemed) کو 10 فیصد سے کم کر کے 75 فیصد کرنے کے نتیجے میں مارجن اور فروخت سے آمدنی میں کمی آگئی<sup>11</sup> (2) عالمی نرخوں میں کمی کی وجہ سے خام تیل کی درآمد کو ملاتی کرنا، خصوصاً دوسری سہ ماہی میں (دیکھئے شکل 2.27) (3) گردش قرضوں کے مسائل کی وجہ سے آئی پی پیز نے اپنی پیداواری گنجائش سے کم کام کیا جس کے نتیجے میں فرس آئل کی طلب کم ہوگئی (4) م09ء میں سیالیت کی قلت اور گردش قرضے کے مسئلے

کی وجہ سے خام تیل کی درآمد کے لیے ایل سیز کی توثیق میں رکاوٹیں پیدا ہوگئیں تھیں۔ گردش قرضے کے مسئلے کے جزوی حل اور انک ریفنانسز کی پیداوار کے دوبارہ آغاز سے توقع ہے کہ مستقبل میں پیٹرولیم مصنوعات کی پیداوار بڑھے گی۔ مزید برآں، حال ہی میں حکومت کی جانب سے اعلان کردہ پیٹرولیم پالیسی (دیکھئے باکس 2.1) میں دی گئی ترغیبات سے اس شعبے میں مزید سرمایہ کاری کو متوجہ کرنے اور پائیدار نمو کے حصول میں مدد ملے گی۔

#### باکس 2.1: پیٹرولیم کی دریافت و پیداوار کی پالیسی 2009ء

حکومت پاکستان نے پیٹرولیم کی دریافت و پیداوار میں اضافے کے لیے ایک جامع پالیسی کا اعلان کیا ہے۔ پیٹرولیم پالیسی میں ماحول کے تحفظ کو یقینی بناتے ہوئے پیٹرولیم کے ملکی ذخائر سے زیادہ سے زیادہ بہتر انداز میں استفادے کے طرز فکر کو اختیار کیا گیا ہے۔

پاکستان میں خام تیل کی موجودہ پیداوار اسے ملکی طلب کا صرف 18 فیصد حاصل ہوتا ہے جبکہ باقی ضروریات درآمدات سے پوری کی جاتی ہیں۔ ایسی صورتحال تجارتی خسارے میں اضافے کا باعث بنتی ہے اور اس کے زرمبادلہ کے ذخائر و شرح مبادلہ پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں حکومت نے پہلی بار 1991ء میں قومی پیٹرولیم پالیسی کا اعلان کیا تھا جبکہ اس کے بعد 1997، 2001، 1994، 1993 اور 2007ء میں پالیسیاں جاری کی گئیں۔ پیٹرولیم پالیسیوں پر متعدد بار نظر ثانی کی گئی کیونکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دنیا بھر میں ٹیکنالوجی، قواعد و ضوابط، ٹیکس قوانین، نرخوں کے تعین اور ماحولیاتی معیارات میں تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں۔ پیٹرولیم پالیسی 2009ء میں سابقہ پالیسیوں کو منڈی کے نئے حالات سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی گئی ہے، خصوصاً توانائی کے عالمی نرخوں میں مسلسل اضافے کے اثرات کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے۔

2009ء کی پالیسی میں پیٹرول کے قدرتی ذخائر کی دریافت کے لیے قواعد و ضوابط اور نرخوں میں ترغیبات دی گئی ہیں۔ اس میں مقامی کمپنیوں و انسانی وسائل کو ترقی دینے اور غیر ملکی سرمایہ کاری کو بڑھانے پر زور دیا گیا ہے۔ اس پالیسی میں غیر ملکی کمپنیوں کے لیے سرمایہ کاری کی نرم شرائط اور تیل و گیس کے شعبے میں مقامی کمپنیوں کی شرکت کی حوصلہ افزائی کے لیے تجارتی و بجلی دی گئی ہیں۔

پالیسی کے مطابق زمین و سمندری دونوں قسم کی پیداواری سرگرمیوں کے لیے رہائشی وفاقی حکومت کو ادائیگی جائے گی۔ سمندر میں تیل کی پیداوار شروع ہونے کے دو سال بعد تک رہائشی میں چھوٹ دی گئی ہے۔ پاکستان میں ان کارپوریٹ ہونے والی کمپنیوں کو خشکی پر تیل کی دریافت کے مقامات کی 100 فیصد ملکیت کا حق دیا گیا ہے۔ سمندری مقامات سے پیداوار میں حکومت کمپنیوں کے ساتھ شراکت داری کے سمجھوتے کرے گی جبکہ کارپوریٹ انکم ٹیکس، انکم ٹیکس آرڈیننس 2001ء کے مطابق ادا کیا جائے گا۔

ملکی رسد کو تحفظ دینے کے لیے تیل کی دریافت و پیداوار کے عمل میں مصروف کمپنیوں کو ملکی رسد کے حوالے سے اپنی ذمہ داریاں پوری کرنا ہوں گی جبکہ برآمدی حجم کی گمرانی کی جائے گی۔ مزید

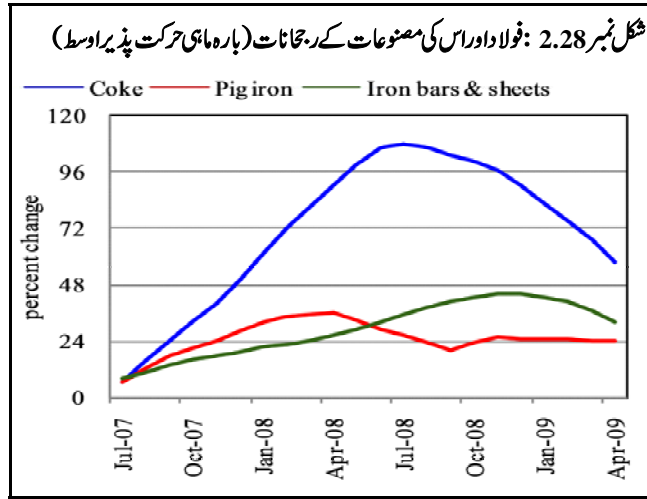
<sup>11</sup> حکومت ڈیوٹی (Deemed Duty) میں اضافے سمیت متعدد تجاویز پر غور کر رہی ہے۔



برآں، برآمدات کے تمام لائسنسوں پر لیوی کا اطلاق ہوگا۔ مذکورہ شرائط کے پورا ہوتے ہی غیر ملکی کمپنیوں کو اپنی پیداوار کا ایک حصہ برآمد کرنے اور بیرونی فروخت سے حاصل ہونے والی آمدنی وصول کرنے کا اختیار ہوگا۔

اس پروگرام سے روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے جبکہ اس کے تحت مقامی پیشہ ور افراد کی جامع تربیت کے ایک پروگرام کی تجویز بھی دی گئی ہے۔ اس پالیسی میں پائیدار ضوابط اور وسائل کے مستعد انتظام پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ نئی پالیسی سے مستفید ہونے والی تمام کمپنیوں پر زور دیا جائے گا کہ وہ سماجی تحفظ کے لیے فنڈز فراہم کریں۔ ماحول کی نگرانی کے لیے ڈائریکٹوریٹ جنرل آف پیٹرولیم کنسیشنز کو آپریشنل، جغرافیائی اور جیونیکل معلومات روزمرہ بنیادوں پر فراہم کی جائیں گی۔

### دھاتیں



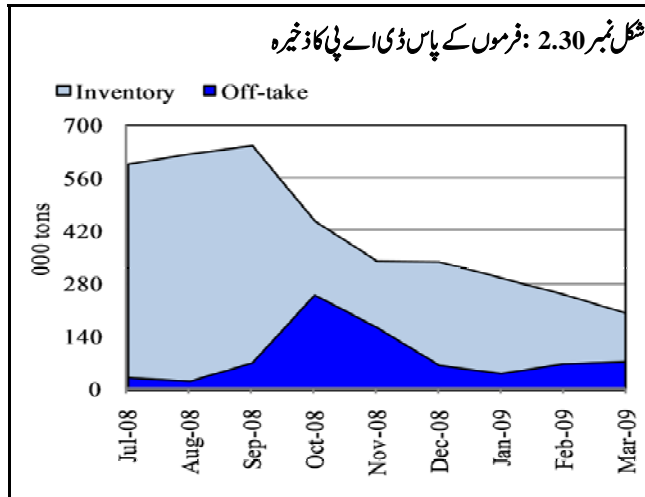
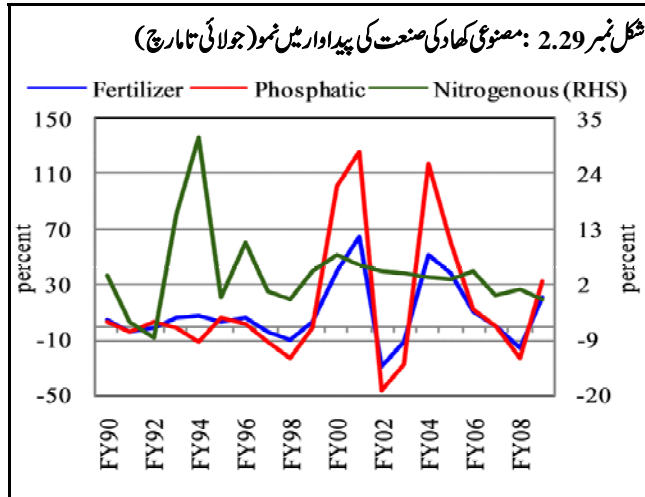
اسی طرح، مالی سال 09ء کے آغاز میں عالمی نرخوں میں اضافے کے باعث دھاتوں کے ذیلی شعبے کی پیداوار کم ہو گئی تھی۔ اس کے نتیجے میں پاکستان اسٹیل کے پاس موجود ذخیرے میں اضافہ ہو گیا اور پیداوار میں کمی کے لیے ذخائر کا اخراج ضروری تھا۔ لیکن حکومت کے ترقیاتی اخراجات میں کٹوتی اور نجی تعمیراتی سرگرمیوں میں سست روی کے باعث عالمی نرخوں میں کمی کے باوجود پیداوار میں متوقع اضافہ نہیں ہو سکا۔ تاہم، حالیہ مہینوں میں فولاد اور اس کی مصنوعات کے ملکی نرخوں کے گرنے (دیکھئے شکل 2.28) سے امکان ہے کہ اس کی طلب مضبوط رہے گی۔

### کھاد

جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران اشیاء سازی کی مجموعی سرگرمیوں میں کمی کے رجحان کے مقابلے میں کھاد کی پیداوار میں گزشتہ دو سالوں کے مقابلے میں 20.7 فیصد کی متاثر کن نمو ہوئی ہے۔ پیداوار کے رجحان میں مذکورہ مراجعت سے اس تاریخی حقیقت کی توثیق ہوتی ہے کہ مالی سال 1985ء سے کھاد کی پیداوار میں ہونے والی کمی کا عرصہ دو سال سے زیادہ طویل نہیں رہا ہے (دیکھئے شکل 2.29)۔

مالی سال 09ء کے دوران پیداوار میں اضافے کا ایک اہم سبب پاکستان کے واحد فاسفیٹ کھاد پلانٹ میں دوبارہ کام کا آغاز ہے کیونکہ گزشتہ سال یہ پلانٹ توسیع و مرمت کے لیے بند کر دیا گیا تھا۔ ڈی اے پی کا ذخیرہ جمع ہونے کی وجہ سے رواں سال جنوری میں اس کی پیداوار کو روک دیا گیا





تھا (دیکھئے شکل 2.30)۔ مزید برآں، ڈی اے پی میں بطور خام مال استعمال ہونے والی فاسفیٹ چٹان کے عالمی نرخوں میں زیادہ کمی نہ ہونے کی وجہ سے کمپنیوں کے منافع کی سطح پست ہوگئی۔ اگرچہ فاسفیٹ اور نائٹروجن سے بننے والی کھاد کی موجودہ پیداوار ملکی طلب کو پورا کرنے کے لیے ناکافی ہے، تاہم توقع ہے کہ مالی سال 2011ء تک فاطمہ اور اینگرو فرٹلائزر پلانٹس کی تکمیل سے ملک کھاد کی ضروریات کے حوالے سے خود کفیل ہو جائے گا۔ لیکن ملک میں خام مال کی قلت اور نیا پلانٹ لگانے کے لیے بھاری مقدار میں سرمایہ کاری نہ ہونے کی وجہ سے ڈی اے پی کی قلت برقرار رہے گی۔

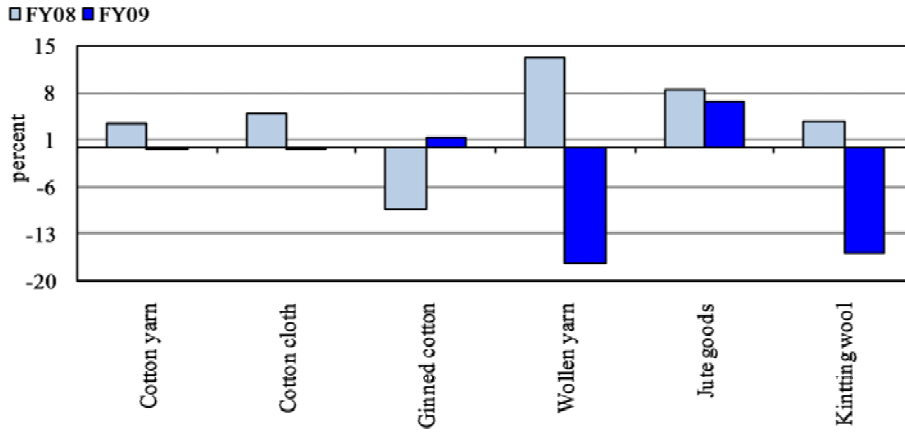
### ٹیکسٹائل

ملک میں اشیا سازی کے شعبے میں عالمی کساد بازاری نے ٹیکسٹائل کی صنعت کو سب سے زیادہ متاثر کیا ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران گزشتہ سال کے مقابلے میں ٹیکسٹائل کی نمو میں 0.1 فیصد کمی آئی ہے۔ ٹیکسٹائل شعبے کی

کارکردگی بجلی کی قلت اور کمزور بیرونی طلب سے بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران سوتی دھاگے اور کپڑے کی صنعتوں دونوں میں بالترتیب 0.27 فیصد اور 0.33 فیصد کی منفی نمو ہوئی ہے۔ مذکورہ دونوں شعبوں کا ٹیکسٹائل کی صنعت میں حصہ سب سے زیادہ بنتا ہے (دیکھئے شکل 2.31)۔ تاہم، مالی سال 2009ء کے دوران کپاس کی قدرے بہتر فصل کی وجہ سے جنگ کی نمو میں 1.34 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اس میں گزشتہ تین برسوں سے مسلسل کمی کا رجحان تھا۔ اس کے مقابلے میں ٹیکسٹائل کے چھوٹے ذیلی شعبے پٹن میں جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران 6.6 فیصد کی خاطر خواہ نمو ہوئی ہے۔ اس کی پیداوار میں چاول اور گندم کی ریکارڈ فصل کا بھی اہم حصہ رہا ہے۔ یہاں یہ ذہن نشین رہنا ضروری ہے کہ، اگرچہ ٹیکسٹائل فیکٹریوں کی بڑی تعداد، خصوصاً چھوٹے اور غیر رسمی شعبے میں کام کرنے والی کمپنیوں کو مشکلات کا سامنا رہا ہے، لیکن، مالی سال 2009ء کی پہلی ششماہی میں کچھ فہرستی کمپنیوں کے اعداد و شمار حوصلہ افزا ہیں (دیکھئے باکس 2.2)۔



شکل نمبر 2.31: ٹیکسٹائل صنعت کی کارکردگی (جولائی تا مارچ)



#### بکس 2.2: مالی سال 2009ء کی پہلی ششماہی میں ٹیکسٹائل شعبے کی ترقی پائی

مالی سال 2009ء کی پہلی ششماہی کے دوران گزشتہ سال کے مقابلے میں ٹیکسٹائل شعبے کے خالص منافع میں 23 فیصد نمو ہوئی ہے۔ ٹیکسٹائلز کی طلب دوبارہ بڑھ رہی ہے۔ ٹیکسٹائل کمپوزٹ اور دیونگ کے شعبے کی خالص فروخت میں 26 فیصد اضافہ ہوا ہے جبکہ اسپننگ شعبے کی فروخت 13 فیصد زیادہ رہی۔

تقریباً تمام بڑی ٹیکسٹائل ملوں کی جانب سے بجلی کی فراہمی کے متبادل انتظامات کے نتیجے میں ملک بھر میں بجلی کی شدید قلت کے باوجود ان کمپنیوں کو لاگت کے موثر انتظام میں مدد مل رہی ہے۔ اکتوبر تا دسمبر 2008ء کے دوران ملک کی پانچ بڑی ٹیکسٹائل کمپنیوں میں سے نشاط اور ازگارا ٹائن لمیٹڈ کے ایکوینی پر منافع کی شرح 10 فیصد تھی، جبکہ گل احمد اور کالونی ملز کے منافع کی شرح بالترتیب 2 اور 4 فیصد تھی ہے۔ اس مدت میں صرف کوہ نور ملز نے خراب کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور اپنی ضروریات کے مطابق بجلی کے متبادل انتظامات کی دستیابی کے باوجود اس کے تمام اسپننگ، دیونگ اور کمپوزٹ یونٹوں کو نقصان پہنچا ہے۔

مالی سال 2009ء کی پہلی ششماہی کے دوران آمدنی قبل از سود و ٹیکس (ای بی آئی ٹی) مارچن 13 فیصد رہی جبکہ یہ مالی سال 2008ء کی اسی مدت میں 9.5 فیصد تھی۔ فی یونٹ فروخت ٹیکسٹائلز کی آمدنی کی بلند سطح کو ظاہر کرتی ہے۔ ٹیکسٹائل کمپوزٹ کے شعبے کی کارکردگی سب سے بہتر رہی کیونکہ اس کی آمدنی قبل از سود و ٹیکس مارچن 15.6 فیصد رہی جبکہ دیونگ اور اسپننگ کا مارچن تقریباً 7.8 فیصد تھا۔

لاگت میں 100 فیصد اضافے کو مد نظر رکھتے ہوئے مالی سال 2009ء کی پہلی ششماہی کے نتائج متاثر کن ہیں۔ ٹیکسٹائل کمپوزٹ اور دیونگ کے شعبوں کے خالص منافع میں بالترتیب 61 فیصد اور 43 فیصد اضافہ ہوا ہے، تاہم اسپننگ کے شعبے کو خسارے کا سامنا کرنا پڑا اور 31 اسپننگ ملوں کو مجموعی طور پر 783 ملین روپے کا نقصان ہوا ہے جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں انہیں 343 ملین روپے کا منافع ہوا تھا۔

یہاں یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ یہ اعداد و شمار صرف بڑی رجسٹرڈ کمپنیوں کی صورتحال کو ظاہر کرتے ہیں۔ بڑی کمپنیاں بظاہر بجلی کے بحران سے عہدہ براہونے میں کامیاب رہیں اور اب ان کی توجہ اپنی مالی لاگت کو بہتر بنانے پر مرکوز ہے۔ تاہم، اس کے مقابلے میں ٹیکسٹائل صنعت میں خاصے حصے کی مالک چھوٹی ٹیکسٹائل ملوں کے مسائل بالکل مختلف ہیں۔ چھوٹی صنعتوں کو ابھی تک بجلی کی قلت اور نرخوں میں اضافے جیسے مسائل درپیش ہیں جس کی وجہ سے انہیں نقصان اٹھانا پڑتا ہے یا پھر وہ فیکٹری کو بند کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ تاہم، اسٹیٹ بینک نے اسپننگ ملوں کو قرضوں کی ری اسٹرکچرنگ کے لیے اعانت فراہم کی ہے جبکہ برآمدی نو مالکاری اسکیم پر مارک اپ میں بھی کمی کی گئی ہے۔ اسی طرح حکومت ٹیکسٹائل صنعت کے مسائل کو حل کرنے کے لیے متعدد اقدامات کر رہی ہے۔



ٹیکسٹائل کی عالمی طلب میں کمی کے نتیجے میں جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء میں دھاگے کی برآمدات کی مقدار میں گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 7.8 فیصد کمی آئی ہے جبکہ دھاگے کی اوسط برآمدی اکائی قیمت بھی 8.7 فیصد تک گر چکی ہے۔ اسی طرح سوئی کپڑے کی اوسط برآمدی اکائی قدر میں اسی مدت کے دوران 1 فیصد کمی آئی ہے۔ ملکی و بیرونی عوامل کے مشترکہ اثرات کے نتیجے میں ملک میں اسپننگ کی 20 فیصد فیکٹریاں بند ہو چکی ہیں۔<sup>12</sup> پاکستان ٹیکسٹائل کی برآمدات کا 30 فیصد امریکا درآمد کرتا ہے؛ جائزوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ امریکا 2009ء کے دوران اپنی سوئی ٹیکسٹائل کی درآمدات میں مسلسل تیسرے سال کی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔<sup>13</sup>

ٹیکسٹائلز کی صنعت کی جلد بحالی ایک چیلنج ہوگی تاہم، اپریل 2009ء میں کپاس کی ملکی منڈی میں نرخوں کے اضافے کے رجحان سے ظاہر ہوتا ہے کہ آئندہ مہینوں میں ٹیکسٹائل کی پیداوار میں اضافہ ہوگا۔ یورپی یونین کی جانب سے پاکستان کی بستر کی چادروں پر عائد اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی کے خاتمے سے بھی اس صنعت کی بحالی میں مدد ملے گی۔ یہ ڈیوٹی مارچ 2004ء میں عائد کی گئی تھی۔ اس کے پاکستان میں ٹیکسٹائل کی پیداوار پر مثبت

جدول 2.11: ٹیکسٹائل برآمدات کی قدر اور پیداواری نمو (جولائی تا مارچ)			
مئی 09ء	مئی 08ء	مئی 07ء	
7,194	7,784	8,017	برآمدی قدر (ملین امریکی ڈالر)
-7.6	-2.9	6.9	نمو (فیصد)
485,995	477,399	499,840	برآمدی قدر (ملین روپے)
8.4	-1.8	4.7	نمو (فیصد)
-0.11	2.90	9.81	پیداوار میں نمو (فیصد)

اثرات مرتب ہوں گے کیونکہ ایک بار پھر پاکستانی برآمد کنندگان کی رسائی یورپی منڈیوں تک ہو سکے گی۔ روپے کی قدر کے گرنے سے ٹیکسٹائل صنعتوں کی نفع یابی میں اضافہ ہوگا؛ رواں مالی سال جولائی تا مارچ میں ٹیکسٹائل برآمدات سے گزشتہ سال کے مقابلے میں 16.8 فیصد زیادہ آمدنی حاصل ہوئی ہے، اگرچہ ڈالر سے آمدنی کی سطح پست رہی (دیکھئے جدول 2.11)۔

#### سیمنٹ

سیمنٹ کی پیداوار میں نمو سے بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں بھاری کمی کوروکنے میں مدد ملی ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران سیمنٹ کی صنعت میں 4.7 فیصد نمو ہوئی ہے۔ نمو کی موجودہ سطح گزشتہ چھ سالوں<sup>14</sup> کے مقابلے میں پست ترین ہے۔ سیمنٹ کی دو ہندسی نمو میں تسلسل کا سبب پیداواری گنجائش کا بڑھنا اور نئی برآمدی منڈیوں تک رسائی ہے۔

اسی وجہ سے زیادہ پیداواری گنجائش کے حامل شمالی زون کی برآمدات کی سطح جنوبی زون کے مقابلے میں زیادہ رہی۔ تاہم، بندرگاہوں کے قریب ہونے کی وجہ سے اب جنوبی زون بھی مقامی اور برآمدی منڈیوں کے لیے کافی مقدار میں سیمنٹ تیار کر رہا ہے۔ شمالی زون زیادہ تر سیمنٹ کی ملکی ضروریات پوری کر رہا ہے جبکہ اسے افغانستان اور وسطی ایشیائی ممالک کو سیمنٹ برآمد کرنے کے مواقع دستیاب ہیں (دیکھئے شکل 2.32)۔ توقع ہے کہ سیمنٹ کی پیداواری گنجائش میں مزید اضافے اور کونسل کی قیمتوں میں کمی سے اس کے مارجن میں بہتری آئے گی۔ ملکی منڈی میں سیمنٹ

<sup>12</sup> پاکستان ٹیکسٹائل برٹل فروری 2009ء۔

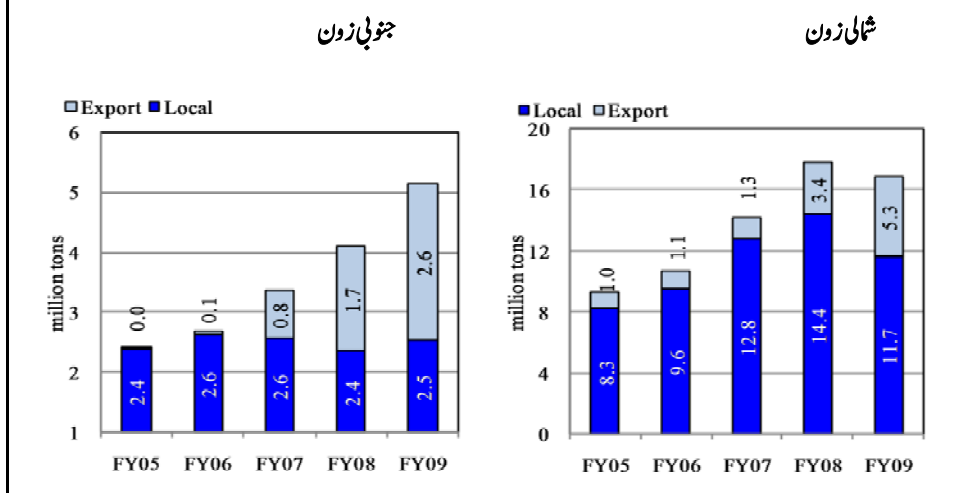
<sup>13</sup> نیٹیل کاؤنسل آف امریکا؛ <http://www.cotton.org/econ/reports/outlook.cfm>

<sup>14</sup> مارچ 2009ء کے دوران سیمنٹ کی پیداوار میں 6.5 فیصد سال ب سال کمی آئی ہے۔



کے نرخ گرنا شروع ہو گئے ہیں جس سے امکان ہے کہ آئندہ مہینوں میں اس کی طلب بڑھ جائے گی۔ مزید برآں، دھاتوں کے پست نرخوں سے بھی سیمنٹ کی ملکی طلب کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔

شکل نمبر 2.32: بھیجے گئے سیمنٹ کی مقدار (جولائی تا مارچ)



### پاکستان میں کاروبار کرنے کے حالات میں نرمی

کاروبار کرنے کے قواعد و ضوابط اور سرخ فینے کے مسائل<sup>15</sup> کی بنیاد پر کی جانے والی پیمائش کے مطابق پاکستان میں کاروبار کرنے کے حالات میں نرمی آئی ہے۔ پاکستان کی رینٹنگ (عالمی بینک کی جانب سے 181 ملک کی درجہ بندی) 2008ء میں 74<sup>16</sup> تھی جو کہ گزر کر 77 پر پہنچ گئی ہے۔ اسی طرح ایشیائی ممالک کی فہرست میں بھی پاکستان 17 ویں سے 20 ویں نمبر پر آ گیا ہے کیونکہ آذربائیجان، کرغیزستان اور قازقستان نے اپنے کاروباری قواعد و ضوابط میں اصلاحات کر کے پاکستان کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اعداد و شمار کے تفصیلی تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ رینٹنگ کی درجہ بندی میں غلطی پر آنے کا سبب یہ ہے کہ دیگر معیشتوں نے اپنے کاروباری قواعد و ضوابط کو بہتر بنایا ہے جبکہ پاکستان میں یہ ضوابط تبدیل نہیں ہوئے (دیکھئے جدول 2.3.1)۔

درجہ بندی کا تعین کرنے کے لیے استعمال ہونے والے کارکردگی کے دس اظہاریوں کا جائزہ ظاہر کرتا ہے کہ (دیکھئے جدول 2.3.2) ان میں سے تین اظہاریوں میں (قرضوں کے حصول، ٹیکسوں کی ادائیگی اور سرحد پار تجارت) بہتری آئی ہے۔ دو اظہاریوں (تغیراتی اجازت ناموں اور نفاذ کے سمجھوتوں) میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ اس کے مقابلے میں پانچ اظہاریوں (کاروبار کے آغاز، کارکنوں کی بھرتی، جائیداد کا اندراج، سرمایہ کاروں کو تحفظ کی فراہمی اور کاروبار کی بندش) میں اتاری آئی ہے اور یہی پاکستان کی درجہ بندی میں کمی کا اہم سبب بنے ہیں۔ درجہ بندی میں کمی کا اہم سبب مذکورہ شعبوں میں بہتری کے لیے دیگر معیشتوں کی جانب سے اٹھائے جانے والے اقدامات ہیں۔

تاہم تین پوائنٹس کی کمی بھی باعث تشویش ہے اور اسے آسان نہیں لینا چاہیے کیونکہ،

- 1۔ یہ درجہ بندی کاروباری ماحول کے تمام پہلوؤں کا احاطہ نہیں کرتی بلکہ دیگر اظہاریوں کی بھی اہمیت ہوتی ہے جیسے سیاسی بے یقینی، امن و امان کی صورتحال اور ملک کی سہولت۔ یہ اظہاریے بے حد اہم ہوتے ہیں اور ان تینوں کے حصول میں ہم کافی پیچھے ہیں۔
- 2۔ درجہ بندی میں کمی سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ اصلاحات ایک مسلسل عمل ہوتا ہے اور ہمیں موجودہ کاروبار میں بہتری لانے اور مزید سرمایہ کاری کو متوجہ کرنے کے لیے اپنے مسابقت کاروں پر نظر رکھنی ہوگی۔

<sup>15</sup> مثلاً اس میں سیکورٹی، معاشی استحکام، بدعنوانی اور آبادی کی افرادی قوت کی مہارت، اداروں کی مضبوطی یا انفراسٹرکچر کے معیار کو مد نظر نہیں رکھا جاتا۔

<sup>16</sup> نمونے میں تین نئی معیشتوں کی شمولیت کے بعد، کیونکہ اس سے پہلے 2008ء کی درجہ بندی میں 76 واں نمبر تھا۔



3۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مسابقت میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ کاروبار میں بہتری لانے کے لیے نہ صرف جدید صنعتی و تجارتی پالیسیاں اپنائی جائیں بلکہ اشیاء سازی کی قدر اضافی اور تحقیق و ترقی کے شعبے میں تکنیکی مہارت کو بھی بڑھانا ہوگا۔

جدول 2.3.1: 2008-09ء کے دوران ایشیائی مسابقت کاروں اور ان کی اصلاحات کی درجہ بندی											
درجہ بندی	2008ء	تھائی لینڈ	ملائیشیا	پاکستان	چین	ویتنام	سری لنکا	بنگلہ دیش	بھارت	انڈونیشیا	فلپائن
	13	20	77	83	92	102	110	122	129	140	
	19	25	74	90	87	103	104	120	127	136	
اظہاریے											
کاروبار کا آغاز		↑						↑		↓	
تعمیراتی اجازت ناموں کے معاملات											
ملازمین کی بھرتی					↓						
جائیداد کا اندارج		↑						↑			
قرضے کا حصول					↑	↑	↑			↑	
سرمایہ کاروں کا تحفظ		↑									
ٹیکسوں کی ادائیگی		↑	↑		↑						
سرحد پار تجارت		↑							↑		↑
سمجھوتوں کا نفاذ					↑						
کاروبار کی بندش											
↑ اصلاحات جن سے کاروبار کرنا آسان ہو گیا۔ ↓ اصلاحات جن سے کاروبار کرنا دشوار ہو گیا۔											

جدول 2.3.2: کاروبار کرنے کے مختلف پیمانوں میں پاکستان کی کارکردگی					
2008ء	2009ء	2008ء	2009ء	2008ء	2009ء
19	24	59	77	سرمایہ کاروں کا تحفظ	
6	6	11	11	حقیقت کشائی اشاریے کی حد (10۳0)	
6	6	24	24	ڈائریکٹروں اور اجائی اشاریے کی حد (10۳0)	
7	7	14	12.6	حصہ داروں کے دعووں کے اشاریے میں نرمی (10۳0)	
6.3	6.3	0	0	سرمایہ کاروں کے تحفظ کے اشاریے کی مضبوطی (10۳0)	
146	124	93	93	ٹیکسوں کی ادائیگی	
47	47	12	12	ادائیگی (سالانہ تہی ہے)	
560	560	223	223	وقت (دن)	
40.7	28.9	869.5	734	لاگت (فی کس آمدنی کا فیصد)	
94	71	132	136	کارکنوں کی بھرتی (درجہ)	
9	9	78	78	بھرتی کے اشاریے کی مشکلات ((100۳0)	
24	24	20	20	گھنٹہ اشاریے کی غیر چلنداری (100۳0)	
515	611	30	30	برخاستگی کے اشاریے کی مشکلات (100۳0)	
8	8	43	43	روزگار کے اشاریے کی مشکلات (100۳0)	



برخاستگی کے سبب ہفتوں کی تنخواہ	90	90	درآمد کے لیے درکار وقت (دن)	18	19
جانیدار کا اندراج (درجہ)	97	88	برآمد کی لاگت (امریکی ڈالر فی کنٹینر)	680	1336
طریقہ کار (نمبر)	6	6	سمجھوتوں کا نفاذ	154	154
وقت (دن)	50	50	طریقہ کار (تعداد)	47	47
لاگت (جانیدار کی قیمت فیصد میں)	5.3	5.3	وقت (دن)	976	880
قرضے کا حصول (درجہ)	59	68	لاگت (دوے کا فیصد)	23.8	23.8
قانونی حقوق کے اشاریے کی مضبوطی (10۳0)	6	4	کاروبار کی بندش	53	51
قرضہ جاتی معلومات کے اشاریے کی گہرائی (6۳0)	4	4	وقت (سال)	2.8	2.8
سرکاری رجسٹری کو رج (بالغان کا فیصد)	4.9	4.6	لاگت (جانیدار کا فیصد)	4	4
نجی بیورو کو رج (بالغان کا فیصد)	1.5	1.4	بازیابی کی شرح (ڈالر میں کتنے سینٹ)	39.2	39.1

#### بکس 2.4: ترقی پذیر معیشتوں کے لیے صنعتی ترقی کی رپورٹ 2009ء سے ملنے والے اسباق<sup>17</sup>

- ملک کی مجموعی ترقی کے لیے صنعت کاروں کی جدوجہد کی حالت ہوتی ہے، کیونکہ اشیا سازی کے شعبے کی مجموعی پیداوار کی قیمتیں کم ہوتی ہیں۔
- یو این آئی ڈی او کی تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ ملکوں کے درمیان ترقی کی سطح میں فرق کا تعین مجموعی عامل کی پیداواریت سے کیا جاتا ہے (وسائل کے بہتر استعمال)۔
- ترقی پذیر ملکوں میں جاذب محنت صنعت کاروں سے غربت کے خاتمے اور صنعتی مساوات کے فروغ میں مدد ملے گی کیونکہ عام طور پر ایسی صنعت کاروں کی صفائی لحاظ سے غیر جانبدار ہوتی ہے۔
- ماحولیات کی مسائل میں اضافے کا مطلب صنعت کاروں کی کمزوری نہیں ہے بلکہ درحقیقت یہی اس کی ضرورت کو ناگزیر بناتے ہیں۔
- اشیا سازی کے علاوہ زراعت<sup>18</sup> اور قدرتی وسائل کے استعمال میں ترقی کی راہ پر گامزن ہونے کے امکانات محدود ہیں بلکہ قدرتی وسائل سے استفادہ زیادہ مسائل پیدا کر سکتا ہے کیونکہ اس میں معاشی سرگرمیوں پر اثر انداز ہونے کی پھر پور صلاحیت ہوتی ہے۔
- نئے شواہد ظاہر کرتے ہیں کہ ترقی کی بلند سطح کے حصول میں جدت پسندی اور مصنوعات کا تنوع اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ کیونکہ تنوع کی مدد سے عالمی منڈیوں میں مزید مواقع پیدا کرنا ممکن ہو جاتا ہے اور صنعت میں آزادانہ داخلے و اخراجات سے بہتر پیداواریت کی حالت کپنیوں کی تخلیق میں مدد ملتی ہے۔
- یکساں مصنوعات کی اشیا سازی میں ممالک کے درمیان مقصد پر مبنی مہارت کا نیا تصور کارگر ثابت ہوا ہے، کیونکہ اس کے تحت غریب ملکوں کو کم حساسیت کی حامل اشیا میں وسیع تر مہارت کی ضرورت نہیں ہوتی۔
- قدرتی وسائل کی دولت سے استفادے پر انحصار کے نتیجے میں معیشتوں کی مجموعی پیداواریت کے لیے ذہنی و باوقار تعمیرات میں ترقی جیسے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ اس سے قیمتوں کی سطح بلند ہو جاتی ہے اور سرمائے کی تعمیر جیسی مثبت سرگرمیوں کی اہمیت ماند پڑ جاتی ہے جبکہ کشیدگی جانے والی پیداوار کو مکمل طور پر معیار بنانا ممکن نہیں ہے۔
- اشیا سازی کی سرگرمی کا مقام بھی اہمیت کا حامل ہوتا ہے کیونکہ ایک قسم کی اشیا سازی کے ارتکاز سے مثبت نتائج برآمد ہوتے ہیں اور یہ ترقی پذیر معیشتوں کے لیے بھی اہم ہے لیکن تمام صنعتی سرگرمیوں کے ایک مخصوص جغرافیائی علاقے تک محدود ہونے پر انگلیاں اٹھائی جاسکتی ہیں۔
- تیز رفتاری سے نمو حاصل کرنے کے لیے برآمدات میں جدت پسندی کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاہم اس کے لیے ضروری ہے کہ پیداوار اور برآمدات کی ساخت کی سمت یکساں ہو۔
- برآمدی منڈیوں میں نووارد ممالک کے لیے ضروری ہے کہ ان میں ادائیگی کی ممالک کے ساتھ ساتھ جین اور تہیزی سے ترقی پاتے ہوئے وسط آمدنی کے حامل ممالک سے مقابلہ کرنے کی صلاحیت موجود ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جین اور مذکورہ ممالک کفایت حجم سے استفادہ کر رہے ہیں۔ تاہم، ترقی پذیر ملکوں کو ترقی یافتہ معیشتوں اور چین کی صنعتی سرگرمیوں کے ارتکاز، با مقصد تجارت اور سازگار پالیسیوں سے فائدہ ہو سکتا ہے۔
- اگرچہ بیرونی سرمایہ کاری لانے میں کاروباری ماحول اہمیت کا حامل ہوتا ہے تاہم یہ متحرک نمو کے لیے کافی نہیں ہے بلکہ انفراسٹرکچر کی سہولتوں، برآمدات کے لیے تجارتی نقل و حمل، مستعد سرکاری ادارے اور بہتر استعداد و مسابقت کی حالت فرمیں بھی ضروری ہوتی ہیں۔ اس ضمن میں خصوصی اقتصادی زون اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔
- انفراسٹرکچر کی ترقی کے لیے سرکاری اخراجات کے رجحان میں تبدیلی ضروری ہوتی ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری، سرمایہ کاری کے معیار میں بہتری اور ترقیاتی شرکت داروں کو یہ باور کرائے کہ مذکورہ اقدامات نمو کو بڑھانے اور غربت میں کمی کے لیے ضروری ہیں۔ دوسری جانب، صنعتوں کی ترقی کے لیے کسی صنعت سے متعلق معلومات کی فراہمی میں ہماری سرمایہ کاری اور کپنیوں کی آمد و اخراجات کے لیے آزادانہ ضوابطی فریم ورک کی موجودگی ضروری ہے۔

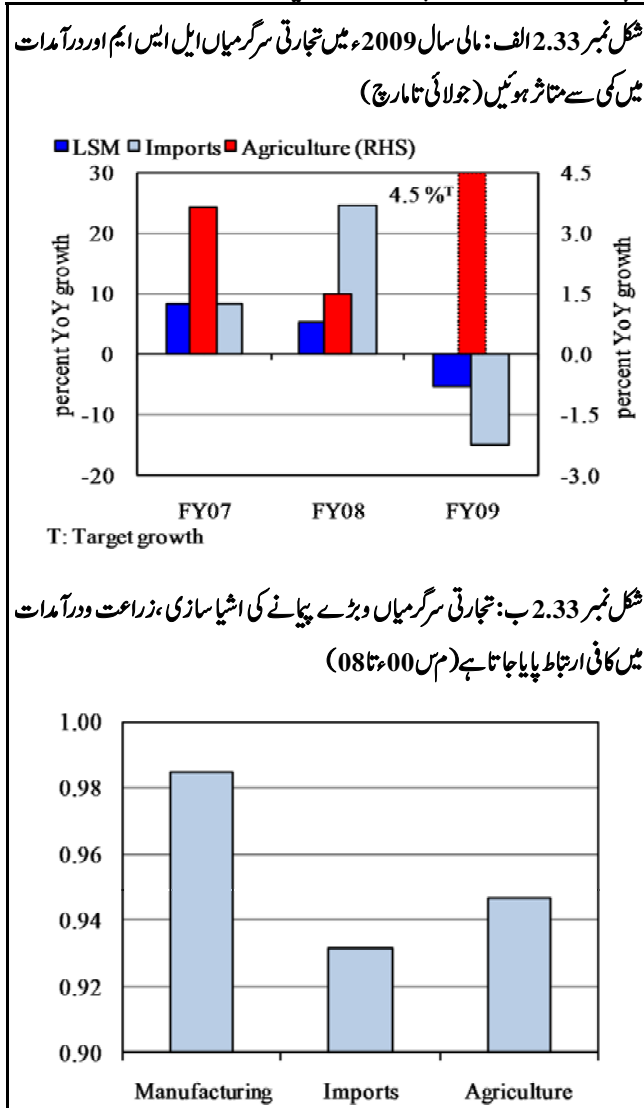
<sup>17</sup> صنعتی ترقی کی رپورٹ اقوام متحدہ کی تنظیم برائے صنعتی ترقی (UNIDO) کی جانب سے شائع کی جاتی ہے۔

<sup>18</sup> پاکستان جیسے ملک میں صنعتی نمو حاصل کرنے کے لیے زراعت کے شعبے کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اشیا سازی میں ہونے والی 60 فیصد سے زائد قدر اضافی زرعی شعبے پر مبنی ہوتی ہے۔



### 2.3 خدمات

مالی سال 2009ء کے دوران خدمات کے شعبے کی نمو ہدف سے کم رہی ہے اور اس کے اہم اظہار یے ملے جلتے رجحان کی عکاسی کر رہے ہیں۔ تاہم، خدمات کے شعبے میں نمو کے امکانات اجناس پیدا کرنے والے شعبے کی نسبت کہیں زیادہ روشن ہیں۔ ملک میں معاشی سست روی کے باعث خدمات کے شعبے کی نمو ہدف سے کم رہنے کی توقع تھی۔ اس کی وجوہات میں بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کی پیداوار میں نمایاں کمی، درآمدات کی پست سطح اور ٹیکس وصولیوں میں کمی شامل ہیں۔

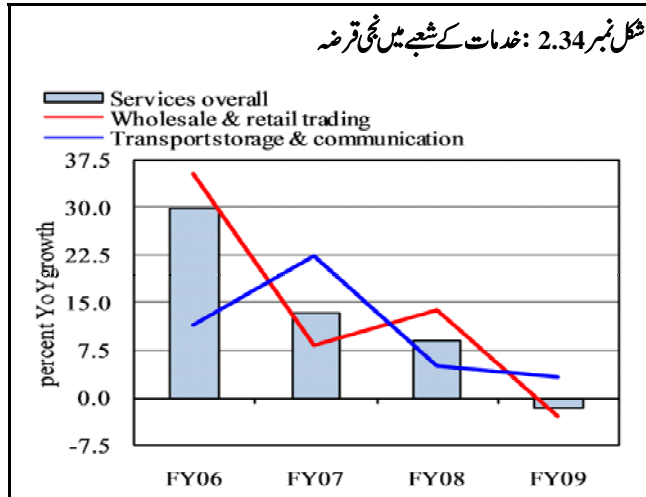


دوسری جانب، مالی سال 2009ء میں کمرشل بینکوں کے منافع میں کمی کے باوجود مالیات و بیمہ کے ذیلی شعبے کی قدر اضافی میں متوقع قابل ذکر نمو، مال برداری کی نمو میں اضافے کے امکانات اور نظم و نسق عامہ و دفاع کے شعبوں میں مثبت نتائج کے باعث امید ہے کہ خدمات کی نمو بہتر سطح پر رہے گی۔

تھوک و خوردہ تجارت کو خدمات کے شعبے میں سب سے زیادہ قدر اضافی کا حامل جز سمجھا جاتا ہے۔<sup>19</sup> حالیہ اعداد و شمار تجارتی سرگرمیوں، اجناس کی ملکی پیداوار اور درآمدات کے درمیان قدر اضافی کے مضبوط مثبت ارتباط کو ظاہر کرتے ہیں (دیکھئے شکل 2.33 الف اور 2.33 ب)۔ مالی سال 09ء کے دوران اہم فصلوں کی پیداوار کے بڑھنے سے تجارت کے شعبے کی قدر اضافی بڑھے گی جبکہ بڑے پیمانے کی اشیاء سازی اور درآمدات، اس کی نمو میں کمی کا باعث بن سکتے ہیں۔ چنے کی متوقع عمدہ فصل، گندم کی پیداوار کی بلند سطح و

<sup>19</sup> مالی سال 2008ء میں خدمات کے شعبے کی مجموعی قدر اضافی میں تھوک و خوردہ تجارت کا حصہ 32.1 فیصد بنتا ہے۔





درآمد اور مالی سال 2004ء کی چوتھی سہ ماہی میں چینی و چاول کی تجارتی سرگرمیوں کے بڑھنے سے توقع ہے کہ مالی سال 2009ء میں تجارت کے شعبے کو فائدہ پہنچے گا۔ تاہم بڑے پیمانے کی اشیاء سازی میں سست روی کے تجارتی سرگرمیوں پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔ اسی طرح درآمدات میں کمی سے ملکی طلب متاثر ہوگی (دیکھئے جدول 2.13)۔ تجارتی سرگرمیوں میں سست روی کی عکاسی قرضوں اور براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں کمی سے بھی ہوتی ہے

(دیکھئے شکل 2.34)۔ نتیجتاً، مالی سال 2009ء کے دوران توقع ہے کہ تجارتی سرگرمیوں کی نمو پست سطح پر رہے گی اور اس کے لیے مقررہ 5.4 فیصد کے سالانہ ہدف کا حصول مشکل ہوگا۔

مالیات و بیمہ کے شعبوں کی کارکردگی بھی مل جل رہی۔ مالی شعبے کے مجموعی اثاثوں میں کمرشل بینکوں کا حصہ 90 فیصد بنتا ہے۔ بینکوں کی کمزور نمو بیمہ و مالیات کے ذیلی شعبے کو مجموعی طور پر متاثر کرتی ہے۔ مالی سال 2009ء کی پہلی تین ششماہیوں میں کمرشل بینکوں کے منافع میں خاصی کمی آئی ہے۔ جبکہ اس کے مقابلے میں مذکورہ مدت کے دوران اسٹیٹ بینک کے منافع میں خاصا اضافہ دیکھا گیا ہے۔

دیگر مالی اداروں میں میوچل فنڈز، مضاربہ اور مبادلہ کمپنیاں شامل ہیں جن کی آمدنی خطرے کے بلند پریمیم پر مشتمل ہوتی ہے اور یہ روپے کی مساوات سے متاثر ہوتی ہیں۔ مالی سال 2009ء کی پہلی ششماہی میں سرمایہ منڈیوں میں عدم استحکام اور قومی بچت اسکیموں پر منافع کی بلند شرح نے مذکورہ مالی اداروں پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔ مضاربہ، میوچل فنڈز اور بیمہ کمپنیوں کے مالی حسابات سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرمایہ منڈی میں سرمایہ کاری میں ہونے والے نقصانات کے باعث ان کی خام آمدنی میں کمی آئی ہے۔ مالی سال 2009ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران سرمایہ منڈی میں استحکام اور قومی بچت اسکیموں کی شرح منافع میں کمی سے توقع ہے کہ دوسری ششماہی میں مذکورہ اداروں کی قدر اضافی کی نمو میں بہتری آئے گی۔

پیٹرولیم مصنوعات کے عالمی نرخوں میں کمی سے مال برداری کے شعبے کی نمو میں بہتری آئی ہے جس سے م س 09ء میں زمینی، فضائی اور آبی مال برداری کو فائدہ پہنچے گا۔ فضائی مال برداری کے شعبے میں 2008ء کے دوران تیل کے غیر معمولی بلند نرخوں کی وجہ سے قومی ایئر لائن پی آئی اے<sup>20</sup> کو نقصان اٹھانا پڑا لیکن اس کی مجموعی آمدنی میں اضافہ ہوا ہے (دیکھئے جدول 2.12)۔ آئندہ روپے کی قدر میں استحکام<sup>21</sup> اور ایندھن

<sup>20</sup> مسافروں کی ملکی فضائی ٹریفک میں پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز (پی آئی اے) کا حصہ تقریباً 50 فیصد ہے (ماخذ: پی آئی اے سالانہ رپورٹ 2008ء)۔  
<sup>21</sup> سال 2008ء میں روپے کے عدم استحکام اور زرمبادلہ کے خطرے کے انکشاف کا تناسب پی آئی اے کو ہونے والے مجموعی نقصان کا 67.5 فیصد بنتا ہے۔



جدول 2.12: پی آئی اے کی کارکردگی کے منتخب اظہارِیے فیصد نمو یا دیگر مذکورہ اکائی				
2008ء				
پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	چوتھی سہ ماہی	
0.8	14.7	33.0	56.3	عالمی حاصل میں نمو
5.6	18.2	45.5	167.9	عالمی اخراجات میں نمو
8,649	10,976	13,991	12,239	ایڈھن کی لاگت (ملین روپے)
43.7	48.8	51.4	44.9	فیصد عالمی اخراجات کے لحاظ سے ایڈھن کی قیمت
-5.5	-12.6	-20.4	2.6	نفع/نقصان (ارب روپے)
174.5	241.2	274.0	216.0	ایڈھن کی قیمت (روپے/ڈالر فی گیلن)
52.7	92.9	103.7	34.3	جیٹ ایڈھن کی قیمت
ماخذ: سہ ماہی رپورٹیں، پی آئی اے				

کی لاگت میں کمی سے امید ہے کہ فضائی اور زمینی مال برداری کی قدر اضافی میں بہتری آئے گی۔ نجی قرضوں میں نمو اور پیٹرولیم مصنوعات کے نرخوں میں نرمی سے توقع ہے کہ م س 09ء میں روڈ ٹرانسپورٹ کی نمو بھی مناسب سطح پر رہے گی۔<sup>22</sup> روڈ ٹرانسپورٹ کے قدر اضافی کو مال برداری میں ہونے والی مجموعی قدر اضافی سے بھی فائدہ پہنچے گا۔ روڈ ٹرانسپورٹ کا مال برداری میں مجموعی طور پر 75 فیصد حصہ بنتا ہے۔

مواصلات میں قدر اضافی کے اجزائے ترکیبی کا زیادہ انحصار موبائل فون، لینڈ لائنز، وائرلیس لوکل لوپ کی خدمات اور براڈ بینڈ انٹرنیٹ پر ہوتا ہے۔ مالی سال 2009ء کے دوران مواصلات کے ذیلی شعبے میں یکجائی کے اثرات نمایاں رہے ہیں۔ مثلاً جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران وائرلیس لوکل لوپ کے صارفین کی تعداد میں صرف 7.6 فیصد کی نمو ہوئی ہے جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں اس کی نمو 27.3 فیصد تک رہی تھی۔ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں کمی اور ٹیلی کام درآمدات میں سست روی سے مستقبل میں اس شعبے کی توسیع متاثر ہو سکتی ہے۔ مالی سال 2009ء کے دوران گندم، چاول اور چنے کی عمدہ فصل سے توقع ہے کہ ذخیرہ کاری کی نمو کو فائدہ پہنچے گا۔ مزید برآں، مالی سال 2009ء میں مصنوعی کھاد، اوبافولاد، چاول اور چینی<sup>23</sup> کے ذخائر کی بلند سطح بھی رواں سال اس کی قدر اضافی میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ اس لیے مالی سال 2009ء میں مال برداری، ذخیرہ کاری و مواصلات کے شعبوں کی کارکردگی بہتر رہنے کا امکان ہے۔

ملک کے شمالی علاقوں میں جاری فوجی کارروائی کے باعث امکان ہے کہ مالی سال 2009ء کے دوران انتظامیہ اور دفاع پر ہونے والے سرکاری اخراجات میں تیزی سے اضافہ ہوگا۔ مزید برآں، مالی سال 2009ء کی پہلی ششماہی میں امن عامہ اور اقتصادی امور پر اخراجات میں 17.5 فیصد اور 46.2 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ توقع ہے کہ مالی سال 2009ء میں نظم و نسق عامہ اور دفاع کے شعبوں کی سالانہ نمو 4 فیصد کے مقررہ ہدف سے زیادہ رہے گی۔

مالی سال 2009ء کے دوران اگرچہ اجناس کی ملکی پیداوار اور طلب میں لازمی کمی کے خدمات کے شعبے پر منفی اثرات مرتب ہوں گے تاہم امید ہے کہ اس کی کارکردگی حوصلہ افزا رہے گی۔ مال برداری، ذخیرہ و مواصلات، مالی شعبے اور نظم و نسق عامہ کی نمو کو بڑھانے والے عوامل سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 2009ء کے دوران خدمات کا شعبہ استقامت کا مظاہرہ کرے گا۔

<sup>22</sup> نومبر 2008ء میں پیٹرولیم کی ملکی مصنوعات کے نرخوں میں نرمی کی گئی۔

<sup>23</sup> پاکستان ٹیکسٹائل ایسوسی ایشن کے مطابق 31-03-2009 تک چینی کے مجموعی ذخائر 2,547,566 ٹن تھے۔



جدول 2.13: شعبہ خدمات کی کارکردگی کے اظہار کے لیے فیصد نمو یا دیگر مذکورہ اکائی						
جولائی تا مارچ						
م 09ء	م 08ء	م 07ء	م 08ء	م 07ء	م 06ء	
			6.4	5.4	-2.4	تھوک اور خرہ تجارت
-3.0	13.7	8.3	20.1	9.0	31.8	تھوک اور خرہ کاروبار کو خرہ
-5.2	15.1	56.9	1.3	46.0	126.4	تجارت میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
-6.5	24.7	8.4	30.9	6.9	38.8	درآمدات
-4.2	18.9	6.4	24.2	5.5	28.7	تجارتی حجم (درآمدات اور برآمدات)
			4.4	6.5	4.0	ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات
3.1	5.0	22.2	17.0	28.3	23.5	ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات کو خرہ
-7.9	32.2	-6.8	44.8	-4.9	76.6	خام پٹرولیم کی درآمد
5.7 <sup>a</sup>	-1.3 <sup>a</sup>	-3.7 <sup>a</sup>	2.0	7.9	13.5	کمرشل گاڑیوں کی پیداوار
60.3	56.7	-	59.7	44.1	26.3	ٹیلی ڈینٹری (فیصد آبادی)
56.5	52.2	-	54.7	39.9	22.2	ٹیلی ڈینٹری (فیصد آبادی)
-52.2	0.8	19.4	4.0	15.2	-	ٹیلی کام درآمدات
0.1	21.9	-9.4	22.4	-5.6	11.9	کے پی ٹی میں مجموعی کارگو بینڈ لنک
-40.0	-16.2	15.4	-6.4	9.2	-	ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمدات
-15.5	-29.3	35.0	-11.0	-0.5	267.8	ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری و مواصلات میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
			17.0	15.0	42.9	مالیات اور پیرم
19.7	20.1	22.3	17.4	19.7	10.5	ترسیلات زر
52.0 <sup>c</sup>	20.7 <sup>c</sup>	905.1 <sup>c</sup>	51.6	59.5	119.6	اسٹیٹ بینک کا منافع
-23.4 <sup>b</sup>	-1.8 <sup>b</sup>	24.0 <sup>b</sup>	-	-	-	کمرشل بینکوں کا منافع
-1.3	-2.1	162.2	72.4	182.6	22.2	مالی کاروبار میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
			3.5	3.5	3.5	رہائش کی ملکیت
-8.6	27.3	24.6	45.0	30.9	33.9	تعمیرات کو خرہ
-8.7	17.7	21.1	17.6	22.5	13.5	سینٹ کی پیداوار
-33.1	-11.7	12.0	-12.7	10.7	5.3	دھات کی پیداوار
			10.9	9.1	10.1	لقم عامہ اور دفاع
12.1 <sup>c</sup>	14.7 <sup>c</sup>	-3.4 <sup>c</sup>	14.1	3.3	14.3	دفاع پر مالیاتی اخراجات
17.5 <sup>c</sup>	8.7 <sup>c</sup>	18.4 <sup>c</sup>	17.8	8.8	32.8	اسن عامہ کی خدمات
46.2 <sup>c</sup>	173.3 <sup>c</sup>	-24.5 <sup>c</sup>	226.1	46.9	-7.7	معاشی امور کے اخراجات
			9.4	8.8	9.9	کیونٹی، سماجی اور ذاتی خدمات
0.6	12.2	39.1	16.3	23.8	162.5	کیونٹی، سماجی اور ذاتی خدمات میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
-7.5	-19.0	59.5	13.5	27.4	181.5	شعبہ خدمات میں کل بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
الف: بشمول ہلکی کمرشل گاڑیاں، بسیں، برک اور ٹریکٹر۔ شرح نمو بڑے پیمانے کی اشیاء سازی میں تقابلی اور ان کے ذریعے نکالی گئی ہے۔						
ب: کینڈر سال سے متعلق سرمایہ اعداد و شمار						
ج: یہ اعداد و شمار مالیاتی سال کی پہلی سرمایہ کے ہیں						



### 3.1 گرائی کا عالمی منظر نامہ

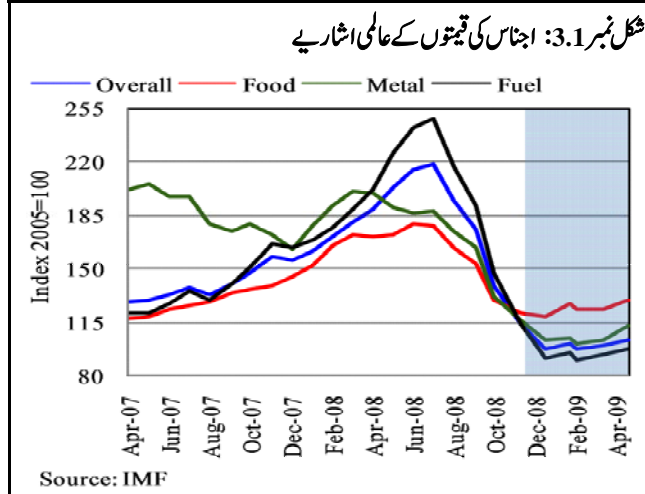
قرضے کی عالمی منڈیوں میں بحران نے دنیا بھر میں صارفین کی طلب کو متاثر کیا جس کا نتیجہ ترقی پذیر ملکوں میں کم گرائی اور ترقی یافتہ ملکوں میں عام اقتصادی سست روی کے خطرات کی صورت میں نکلا۔ امریکہ میں مارچ 09ء میں سال بسال گرائی منفی ہو گئی جبکہ صارفین ایشیا کی قیمتوں میں سالانہ کمی آخری بار 1955ء میں واقع ہوئی تھی۔ صارف اشاریہ قیمت گرائی جاپان میں گر رہی ہے اور یورو کے علاقے میں یہ تقریباً صفر ہے۔ برطانیہ میں گرائی مارچ 09ء میں اگرچہ 2.9 فیصد تھی، تاہم نسبتی اشاریہ قیمت سے جانچی گئی قیمتیں تقریباً پانچ عشروں میں پہلی بار (منفی 0.4 فیصد) کم ہوئی ہیں (دیکھئے جدول 3.1)۔ صارفین قیمتوں میں مزید کمی کی توقع کریں گے اور خریداری کو ملتی رہیں گے جس سے ارزانی غیر محفوظ ہو سکتی ہے۔ اس سے منافع مزید کم ہوگا، ملازمتیں ختم ہوں گی اور طلب کمزور پڑے گی۔

جدول 3.1: اہم معیشتوں میں گرائی اور پالیسی ریٹ فیصد						
پالیسی ریٹ			گرائی سال بسال			
تبدیلی کی تاریخ	گذشتہ	موجودہ پالیسی ریٹ	اپریل 09ء	دسمبر 08ء	جولائی 08ء	
16 دسمبر 2008ء	1.0	صفر سے 0.25	-0.4	0.1	5.6	امریکہ *
5 مارچ 2009ء	1.0	0.5	2.9	3.0	4.4	برطانیہ *
7 مئی 2009ء	1.3	1.0	0.6	1.6	3.8	یوروزون
20 دسمبر 2008ء	0.3	0.1	-0.3	0.4	2.3	جاپان *
18 اپریل 2009ء	3.3	3.0	2.5	3.7	5.0	آسٹریلیا @
22 دسمبر 2008ء	5.6	5.3	-1.2	1.2	6.3	چین *
21 اپریل 2009ء	5.0	4.8	9.6	9.7	8.3	بھارت #
24 فروری 2009ء	2.5	2.0	3.5	4.4	8.5	ملائیشیا *
13 اپریل 2009ء	7.8	7.5	7.3	11.1	11.9	انڈونیشیا
11 فروری 2009ء	10.5	10.3	2.9	14.4	26.6	سری لنکا
21 اپریل 2009ء	15.0	14.0	17.2	23.3	24.3	پاکستان
ماخذ: بلومبرگ، آئی ایم ایف، عالمی بینک، او ای سی ڈی، دی اکاؤنٹس اور مرکزی بینکوں کی ویب سائٹ						
# فروری 2009ء تک گرائی کے اعداد و شمار						
* مارچ 2009ء تک گرائی کے اعداد و شمار						
@ پہلی سہ ماہی 2009ء						

ارزانی سے زری پالیسی کا اثر کم ہو جاتا ہے چنانچہ مرکزی بینکوں کے لیے دشواریاں پیدا ہو چکی ہیں۔ ان حالات میں مرکزی بینکوں کے پاس یہ راستہ رہ جاتا ہے کہ وہ معیشت کا پہیہ چلانے کی غرض سے طویل مدتی اثاثے خریدیں اور معیشت میں زرد داخل کریں۔

موجودہ اقتصادی کساد بازاری کی وجہ سے عالمی طلب گھٹنے کے اثرات بین الاقوامی منڈیوں میں اجناس کے نرخوں کو متاثر کر رہے ہیں۔ اجناس





کے نرخ بین الاقوامی منڈیوں میں بلند ترین سطح سے گرے ہیں (دیکھئے شکل 3.1 اور جدول 3.2)۔ اگرچہ تمام اہم اجناس کے نرخ اپنی بلند ترین سطح سے کم ہوئے ہیں، تاہم عالمی کساد بازاری کا سب سے زیادہ اثر تیل کے نرخوں پر دیکھا جاسکتا ہے۔

ایک طرف خوراک کی قیمتوں میں بہت زیادہ کمی نہیں آئی کیونکہ ان کی طلب لگ بھگ مستقل رہتی ہے، دوسری طرف سب سے زیادہ اثر مصنوعات، اشیائے قیث اور تعمیراتی اشیاء پر پڑا، نیز ایندھن اور دھاتوں کی قیمتیں بھی کم ہوئیں۔

خوراک، ایندھن اور دھاتوں کی قیمت کے آئی ایم ایف کے اشاریوں میں جولائی 08 سے اپریل 09ء تک بالترتیب 26.7 فیصد، 61.1 فیصد اور 40 فیصد کمی آئی۔ اجناس کے نرخ گرنے کے متعدد اسباب بیان کیے جا سکتے ہیں مثلاً دستیاب ذخائر کی موجودگی کے باعث تیل کی عالمی طلب میں کمی<sup>1</sup>، خصوصاً بجلی اور فولاد کی پیداوار میں۔

جدول 3.2: اجناس کی عالمی قیمتیں				
اشیا	اکائی	جولائی 08ء	دسمبر 08ء	اپریل 09ء
خام تیل	ڈالر فی بیرل	132.5	41.5	50.3
چاول	ڈالر فی میٹرک ٹن	799.0	550.8	577.3
گندم	ڈالر فی میٹرک ٹن	328.2	220.1	233.5
شکر	امریکی سینٹ فی پونڈ	13.2	11.3	13.5
پام آئل	ڈالر فی میٹرک ٹن	1026.2	440.4	693.2
سویا بین کا تیل	ڈالر فی میٹرک ٹن	1372.3	681.0	787.3
کئی	ڈالر فی میٹرک ٹن	266.9	158.2	168.7
تانبا	ڈالر فی میٹرک ٹن	8407.0	3105.1	4436.9
زئک	ڈالر فی میٹرک ٹن	1856.4	1112.9	1388.1
سونا	ڈالر فی اونس	939.8	822.0	889.5
سیدھ	ڈالر فی میٹرک ٹن	1960.0	968.2	1393.9
ماخذ: آئی ایم ایف اور www.gold.org				

جہاں تک غیر ایندھنی اجناس کا تعلق ہے اہم اناجوں کی قیمتیں کم ہونے کی وجہ رسد میں بہتری ہے کیونکہ دنیا بھر کے کاشتکار گزشتہ سال کے مقابلے میں زیادہ رقبہ زیر کاشت لائے، اس تبدیلی کی دوسری وجہ یہ تھی کہ گزشتہ سال اجناس کی قیمتیں بلند رہی تھیں۔ اس کے علاوہ غذائی اجناس کی طلب بھی کم ہوگئی کیونکہ تیل کے نرخ گھٹنے کی وجہ سے تیل کے متبادل (حیاتی ایندھن) کے طور پر غذائی اجناس کا استعمال اتنا زیادہ نہیں رہتا۔

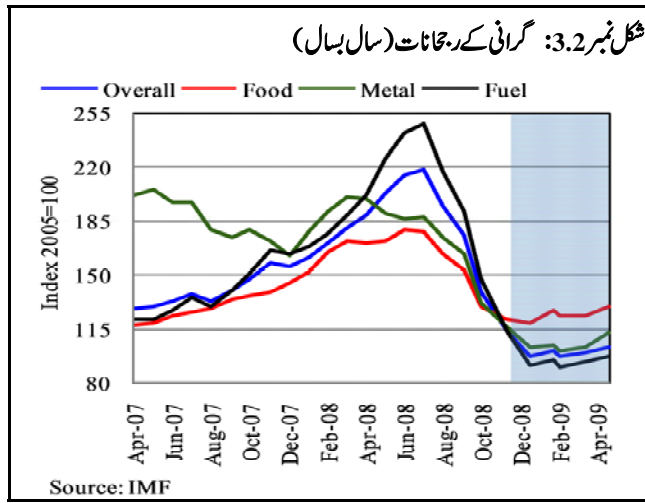
عالمی اقتصادیات کی سست روی سے بحالی کے تناظر میں اجناس کی قیمتیں اگلے مہینوں میں کم رہنے کا امکان ہے۔ تاہم اس تاثر کے ساتھ خطرات

<sup>1</sup> آئی ایم ایف کے عالمی اقتصادی جائزہ، اپریل 2009ء کے مطابق 2008ء میں تیل کی عالمی طلب میں یومیہ 0.4 ملین بیرل کی واقع ہوئی۔



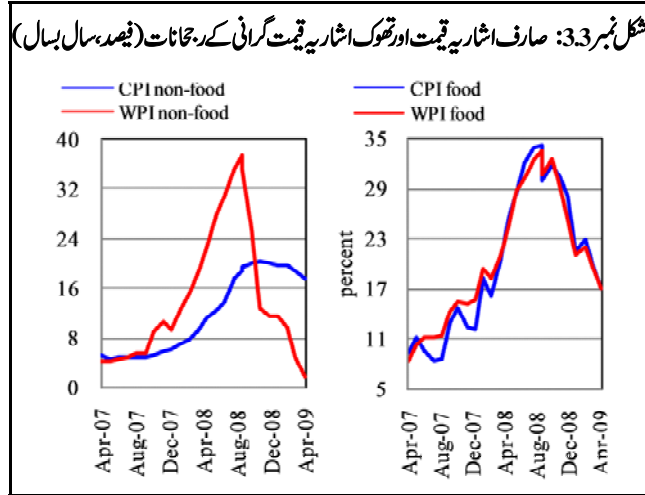
بھی وابستہ ہیں۔ بالخصوص اگر اہم اجناس کی رسد کسی وجہ سے متاثر ہوئی تو ان کی قیمتیں بڑھ سکتی ہیں کیونکہ متاثرہ ممالک گزشتہ برسوں کے غذائی بحران کو دیکھتے ہوئے محتاط رویہ اختیار کرنے پر مجبور ہوں گے۔<sup>2</sup>

### 3.2 ملکی صورتحال



گرانی کے دباؤ میں جونہی مالی سال 09ء کی دوسری سہ ماہی سے شروع ہوئی تھی وہ تیسری سہ ماہی میں بھی جاری رہی اور قیمتوں کے تمام اشاریے کی کارحان ظاہر کر رہے ہیں (دیکھئے شکل 3.2)۔

اگرچہ غذائی اور غیر غذائی گرانی دونوں کی آ رہی ہے، صارف اشاریہ قیمت میں غذائی گرانی کے اثرات زیادہ نمایاں ہیں۔ تاہم تھوک اشاریہ قیمت گرانی میں تیزی سے کمی میں مؤخر الذکر کا اثر زیادہ ہے (دیکھئے شکل 3.3)۔<sup>3</sup> تھوک اشاریہ قیمت غیر غذائی گرانی میں زیادہ تیز رفتار کمی کارحان بظاہر اس بات کا اشارہ ہے کہ اشیا سازی میں استعمال ہونے والے اہم خام مال مثلاً تیل، دھات، لبریکیشن وغیرہ کی درآمد سستی ہونے سے فی اکائی قیمت میں زیادہ اضافہ نہیں ہوا۔ نیز اس سے یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ اگلے چند ماہ میں صارف اشاریہ قیمت غیر غذائی گرانی تیزی سے کم ہوگی۔



<sup>2</sup> دنیا میں چاول کے دوسرے سب سے بڑے برآمد کنندہ ویت نام نے چاول کی برآمد پر چار ماہ پابندی کا حال ہی میں اعلان کیا ہے۔ مصر نے اس نوع کی پابندی کو، جو اپریل میں اٹھائی جانی تھی، اکتوبر 2009ء تک توسیع دے دی ہے۔ اسی طرح بھارت نے بھی غیر باسستی چاول کی برآمد روک دی ہے۔ ارجنٹینا میں اس بات کے امکانات بڑھ رہے ہیں کہ حکومت اناج اور تیل کے بیچوں کا تجارتی بورڈ تشکیل دے اور ریونیو کمانے والے شعبے پر زیادہ اختیارات اس بورڈ کو سونپ دے۔

<sup>3</sup> گرانی کے ان دو اشاریوں کے رجحانات میں موجود اس فرق کی وجوہات کے تفصیلی تجزیے کے لیے دیکھئے پاکستانی معیشت کی کیفیت، دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 2009ء۔



گرانی کا دباؤ کم ہونا گرانے کے لازمی جز میں کمی سے بھی ظاہر ہے جس کی پیمائش قوزی گرانے سے کی جاتی ہے۔ قوزی گرانے کے غیر غذائی غیر توانائی، اور 20 فیصد تراشیدہ اوسط دونوں پیمانے مارچ 09ء سے نسبتاً کمی ظاہر کر رہے ہیں (دیکھئے جدول 3.3)۔

جدول 3.3: گرانے کے رجحانات						
فیصد						
بارہ ماہی حرکت پذیر اوسط <sup>2</sup>		سال بسال <sup>1</sup>				
اپریل 09ء	اپریل 08ء	اپریل 09ء	انتہائی مہینہ	انتہائی قدر	اپریل 08ء	
22.0	9.8	17.2	اگست 08ء	25.3	17.2	صارف اشاریہ قیمت
27.2	14.3	17.0	اگست 08ء	34.1	25.5	غذائی
18.1	6.5	17.3	نومبر 08ء	20.2	11.2	غیر غذائی
22.7	12.6	8.3	اگست 08ء	35.7	23.5	تھوک اشاریہ قیمت
26.6	15.8	17.2	اگست 08ء	33.5	24.6	غذائی
19.7	10.4	1.8	اگست 08ء	37.4	22.7	غیر غذائی
25.6	11.2	15.0	اگست 08ء	31.8	22.3	حساس قیمت اظہار
						قوزی گرانے
17.0	7.2	17.7	فروری 09ء	18.9	10.8	غیر غذائی غیر توانائی
19.4	8.9	17.6	اکتوبر 08ء	21.7	14.1	تراشیدہ اوسط
<sup>1</sup> اپریل 2008ء کے مقابلے میں اپریل 2009ء میں تبدیلی						
<sup>2</sup> اپریل 2008ء کے مقابلے میں اپریل 2009ء کے بارہ ماہی حرکت پذیر اوسط میں تبدیلی						
ماخذ: وفاقی محکمہ شماریات						

اس کی ایک اہم وجہ 2008ء کے پورے عرصے کے دوران مرکزی بینک کا سخت زری موقف تھا۔ 2008ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ چار بار بڑھائے جس سے مجموعی طور پر 500 بیس پوائنٹس اضافے سے پالیسی ریٹ 15 فیصد تک چلا گیا۔ درحقیقت توسیعی مالیاتی پالیسی کی وجہ سے سخت زری پالیسی کی ضرورت بڑھ گئی تھی۔ نتیجتاً مالیاتی نظم و ضبط میں آنے والی بہتری، اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے کمی سے اضافی طلب اور گرانے کی توقعات کو محدود کرنے کی راہ ہموار ہوئی۔ بعد ازاں اسٹیٹ بینک نے 20 اپریل 09ء کو 100 بیس پوائنٹس کم کرتے ہوئے اپنا پالیسی ریٹ 14 فیصد کر دیا۔

ماہ بماء گرانے کے معاملے میں گرانے کے تمام پیمانے بھی اپنی بلند سطحوں سے گر چکے ہیں۔ ماہ بماء گرانے، سوائے صارف اشاریہ قیمت غذائی اور تراشیدہ اوسط سے ناپی جانے والی قوزی گرانے کے، جولائی 2008ء میں بلند ترین تھی۔ مثال کے طور پر صارف اشاریہ قیمت گرانے (ماہ بماء) اپریل 2008ء کی 3 فیصد کے مقابلے میں اپریل 2009ء میں 1.4 فیصد تھی (دیکھئے جدول 3.4)۔

اگرچہ گرانے اب بھی بلند ہے، اسٹیٹ بینک کا تخمینہ بالیقین یہ ہے کہ گرانے میں کمی کا رجحان اگلے چند مہینوں میں زور پکڑے گا۔ گرانے کی توقعات میں اور ملکی طلب میں کمی کے سبب اسٹیٹ بینک نے زری پالیسی نرم کرنے کا فیصلہ کیا۔

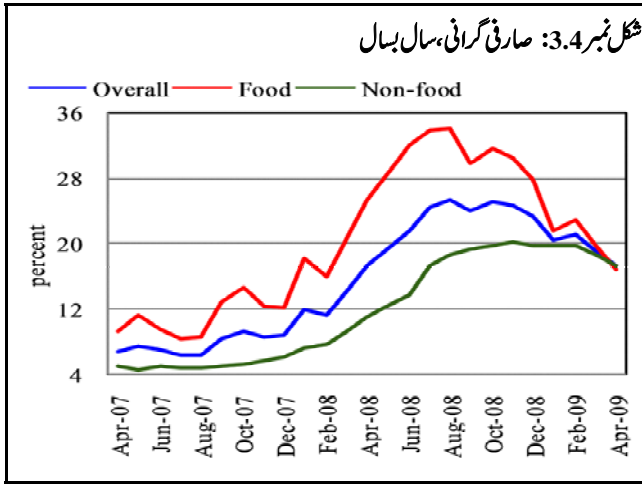


جدول 3.4: گرانی کے رجحانات (ماہ بہ ماہ) <sup>1</sup>			
نفسد	اپریل 08ء	جولائی 08ء	اپریل 09ء
صارف اشاریہ قیمت	3.0	3.3	1.4
غذائی	4.3	2.8	2.0
غیر غذائی	2.0	3.8	0.9
تھوک اشاریہ قیمت	4.3	4.4	1.7
غذائی	3.7	3.5	1.7
غیر غذائی	4.8	5.0	1.7
حساس قیمت اظہاریہ	5.4	4.6	1.2
قوی گرانی			
غیر غذائی غیر توانائی	1.8	2.3	1.1
تراشیدہ اوسط	2.0	1.8	1.2
<sup>1</sup> مارچ 2009ء کے مقابلے میں اپریل 2009ء میں تبدیلی			
ماخذ: وفاقی محکمہ شماریات			

گرانی کے دباؤ میں کمی کا سلسلہ رواں مالی سال کی آخری سہ ماہی میں بھی جاری رہنے کی توقع ہے۔ مالی سال کی مجموعی سالانہ گرانی اپنے ہدف 11 فیصد سے خاصی زیادہ رہنے کا امکان ہے، تاہم اپریل 09ء کی بارہ ماہی حرکت پذیر اوسط سے ناپی جانے والی گرانی اب بھی 22 فیصد ہے۔

### 3.3 صارف اشاریہ قیمت

عمومی گرانی (سال بسال) اگست 2008ء میں بلند ترین سطح کو چھونے کے بعد اپریل 2009ء میں 17.2 فیصد تک گر گئی۔ سال بسال گرانی میں کمی کے حالیہ رجحان کا بنیادی سبب کم ہوتی ہوئی ملکی غذائی گرانی ہے جس سے عالمی قیمتوں میں کمی اور اہم غذائی اجناس کی ہموار ملکی رسد کی عکاسی ہوتی ہے۔



غذائی گرانی میں کمی کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ اگست 2008ء کی بلند ترین سطح سے اپریل 2009ء تک اس میں 17.1 فیصدی درجوں کی کمی آچکی تھی (دیکھئے شکل 3.4)۔ مزید حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ رواں مالی سال کی دوسری ششماہی

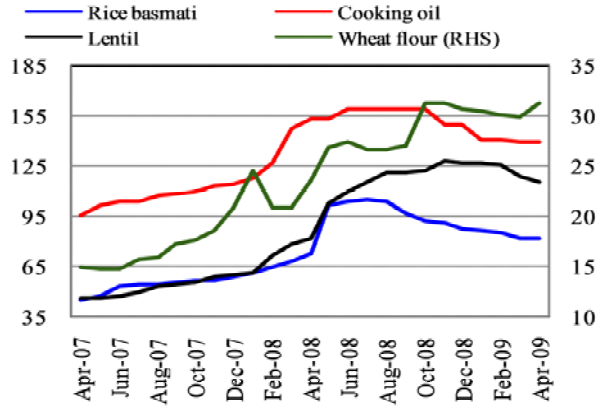
کے دوران غیر غذائی گروپ نے بھی گرانی میں مقابلتا کی ظاہر کی ہے، تاہم یہ کمی غذائی گروپ جیسی نمایاں نہیں ہے۔ غیر غذائی گرانی میں مزید کمی متوقع ہے جس کے اسباب سخت زری موقف کے تاخیر سے پہنچنے والے اثرات، اجناس کی گرتی ہوئی عالمی قیمتیں اور گرانی کی معدوم ہوتی توقعات کے علاوہ کمزور ملکی طلب اور غذائی گرانی میں کمی کے باعث دورانی کے اثرات کی عدم موجودگی بھی ہے۔

#### 3.3.1 غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت

اگست 2008ء میں 34.1 فیصد کی بلندی تک جانے کے بعد غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کم ہو کر اپریل 2009ء میں سال بسال 17 فیصد



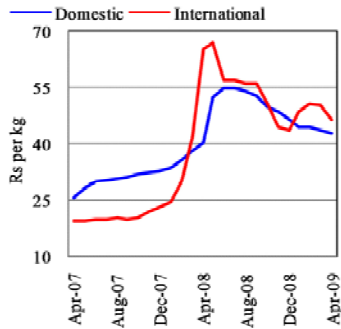
شکل نمبر 3.5: اہم غذائی اشیاء کی قیمتیں (روپے فی کلوگرام)



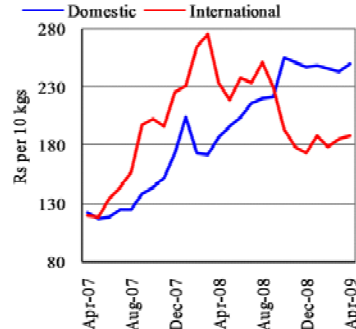
ہو گئی۔ رسد کا بہتر انتظام، اور نمو اور اجناس کے نرخوں کے لیے ناسازگار عالمی حالات اس کا بنیادی سبب تھے۔ گندم کی کافی اور بروقت درآمد نے ذخیرہ اندوزی کے امکانات کو ختم کر دیا۔ اسی طرح چاول کی شاندار ملکی فصل اور چاول کی عالمی قیمتوں میں کمی نے اناج کی ملکی قیمتوں کو محدود رکھنے میں مدد دی (دیکھئے شکل 3.5 اور 3.6)۔

گندم کی ملکی قیمتیں جن دنوں تیزی سے بڑھ

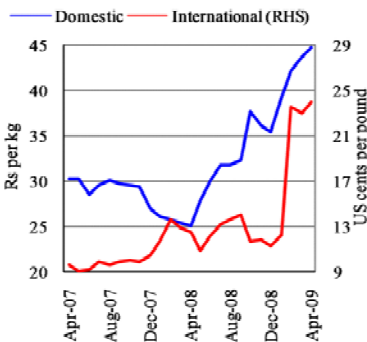
(ب) چاول



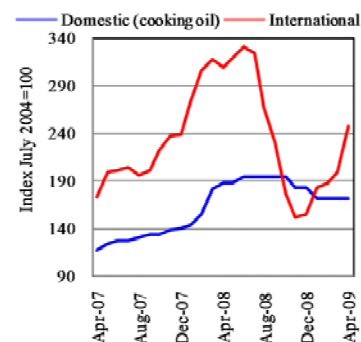
شکل نمبر 3.6: (الف) گندم



(د) شکر



(ج) خوردنی تیل



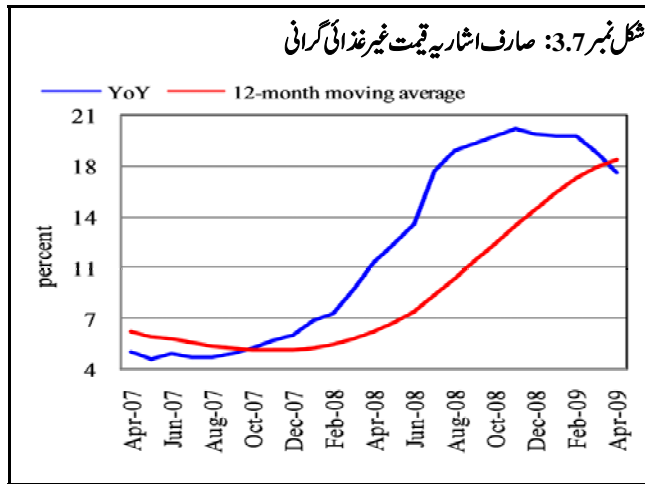


رہی تھیں، گندم کی عالمی قیمتیں ان سے بھی بلند تھیں تاہم حالیہ مہینوں میں وہ ملکی قیمتوں سے بھی کم ہو گئیں۔ اگر گندم کی ملکی قیمتیں عالمی قیمتوں کے ساتھ ساتھ کم ہوتیں تو ملکی غذائی گرانے کا خاصا پہلے کم ہو جاتی۔ ملکی اور عالمی قیمتوں میں موجود فرق کا بنیادی سبب حکومت کا گندم کی سرکاری قیمت 52 فیصد اضافے سے 950 روپے فی 40 کلوگرام کرنے کا فیصلہ ہے۔ اس فیصلے کی وجہ سے گندم کی شاندار فصل ہوئی حالانکہ کاشتکاروں کو پانی اور پور یا کی قلت کا سامنا کرنا پڑا تھا اور پنجاب میں کٹائی سے پہلے بارشوں سے کچھ نقصان بھی ہوا تھا۔ اس کے علاوہ گندم کی سرحد پار غیر قانونی منتقلی کی حوصلہ شکنی کی گئی اور غذائی ضروریات کا پورا ہونا بھی یقینی بنایا گیا اگرچہ اس کے لیے زائد لاگت برداشت کرنی پڑی۔ حالیہ مہینوں میں گندم کی ملکی قیمتیں دراصل شاندار فصل کی توقعات اور ہمسایہ ملکوں کی کم طلب کے باعث گریں۔ تاہم پنجاب میں گندم کی نئی سرکاری قیمت اور قیمت اجرا کو ہم آہنگ کرنے سے مئی 2009ء میں گندم کی قیمت معمولی سی بڑھنے کا امکان ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ مالی سال کی تیسری سہ ماہی میں چاول کی ملکی قیمتیں کم ہوئیں۔ باہمی چاول کی ملکی قیمت کم ہونے کی اہم وجہ نومبر 2008ء سے اس کی برآمد کا گھٹنا ہے کیونکہ باہمی کو عالمی منڈی میں بھارت کی طرف سے سخت مسابقت کا سامنا ہے۔ تاہم طلب اور رسد میں تفاوت کی وجہ سے اری-6 کی قیمت مستقبل قریب میں بڑھنے کا امکان ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ بھارت، مصر اورویت نام سمیت کئی ملکوں نے اری-6 اور اس جیسے دیگر چاولوں کی برآمد پر دوبارہ پابندیاں عائد کر دی ہیں۔

دوسری طرف رواں مالی سال کے دوران شکر کی قیمت ملکی پیداوار کم رہنے کی وجہ سے بڑھتی رہی۔<sup>4</sup> شکر کی درآمد کی اجازت دینے سے اگرچہ ملکی رسد بہتر ہو جائے گی تاہم قیمتیں بلند رہنے کا امکان ہے کیونکہ بنیادی طور پر بھارت میں شکر کی بلند طلب کی وجہ سے شکر کی عالمی قیمتیں بھی مستحکم ہیں۔

### 3.3.2 غیر غذائی گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت



مالی سال 2008ء کی پہلی ششماہی کے دوران غیر غذائی گرانے میں اضافے کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا وہ مالی سال 09ء میں برعکس ہو گیا کیونکہ ملک میں ذیلی گروپ کی سال بسال گرانے نومبر 08ء کی 20.2 فیصد بلندی سے اپریل 09ء کی 17.3 فیصد تک گر گئی (دیکھئے شکل 3.7)۔

غیر غذائی گروپ میں، اشاریہ کرایہ مکان کے سوا تمام تحتی اشاریہ رواں مالی سال کی تیسری سہ

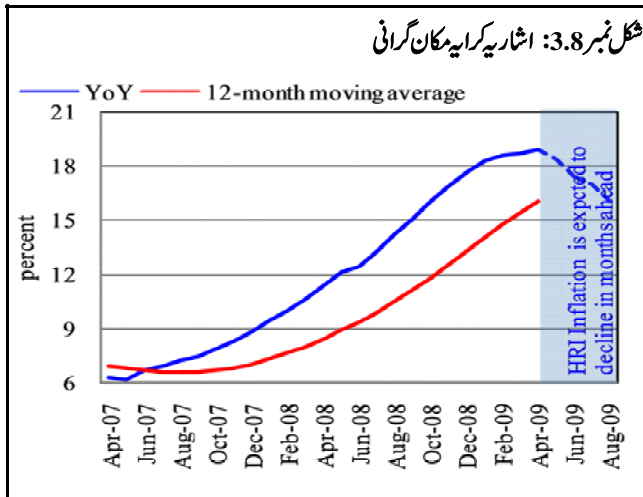
<sup>4</sup> پاکستان شوگر ملز ایسوسی ایشن کے مطابق گذشتہ سال کی ریکارڈ 4.35 ملین ٹن پیداوار کے مقابلے میں اس سال شکر کی مجموعی پیداوار 3.2 ملین ٹن رہی۔



جدول 3.5: صارف اشاریہ قیمت گرانی (سال بسال) لحاظ گروپ					
اپریل 09ء	مارچ 09ء	دسمبر 08ء	اگست 08ء	وزن	غیر غذائی گروپ
17.3	18.5	19.8	18.7	59.7	غیر غذائی گروپ
12.3	13.6	15.7	14.9	6.1	ملبوسات، ٹیکسٹائل اور جوتا
18.9	18.7	17.6	14.2	23.4	کرایہ مکان
26.7	26.7	29.5	21.0	7.3	اینڈسٹری اور روشنی
12.6	14.2	14.6	12.0	3.3	گھریلو فرنیچر
8.6	17.8	25.7	40.5	7.3	ٹرانسپورٹ و مواصلات
13.9	13.9	12.6	11.7	0.8	تفریح
23.0	18.4	17.0	15.4	3.5	تعلیم
16.0	16.4	19.8	19.6	5.9	صفائی، سترائی، لاندیری
13.4	14.2	12.7	9.9	2.1	علاج معالجہ
17.2	19.1	23.3	25.3	100	عمومی صارف اشاریہ قیمت

ماہی کے دوران سال بسال گرانی میں کمی ظاہر کر رہے ہیں (دیکھئے جدول 3.5)۔ دیگر کی نسبت ذیلی اشاریے ٹرانسپورٹ اور مواصلات میں زیادہ تیزی سے کمی آئی جس سے عالمی نرخ کم ہونے کی وجہ سے تیل کی ملکی قیمتوں میں تخفیف، اور اس کے سبب ٹرانسپورٹ کے اخراجات میں جزوی تخفیف کی عکاسی ہوتی ہے۔ ذیلی گروپ اینڈسٹری اور روشنی میں گرانی نسبتاً سست روی سے کم ہوئی جس کا سبب دوران سال گیس اور بجلی کے نرخوں میں تیزی سے ہونے والا اضافہ ہے۔

ذیلی گروپوں تعلیم، صفائی، سترائی اور لاندیری، ادویات اور کرایہ مکان میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے اور یہ صورتحال مستقل بلند غذائی گرانی کے دور ثانی کے اثرات کو واضح کرتی ہے، نیز معروضوں اور تنخواہوں کا خاصا معقول حصہ ان تمام گروپوں پر صرف ہوتا ہے۔ غذائی گرانی بڑھنے سے ان ذیلی اشاریوں میں اضافہ ہو سکتا تھا چنانچہ سخت زری پالیسی نے اس امکان کو زائل کر دیا۔ اگلے چند ماہ میں غذائی گرانی میں تیزی سے کمی متوقع ہے جو غیر غذائی گرانی کے خدمات سے متعلق ذیلی اشاریوں میں اضافے کی روک تھام میں مدد دے گی، اس کے ساتھ ساتھ غذائی اور غیر غذائی گرانی میں سست روی کے مشترکہ اثرات سے مجموعی گرانی میں تیز رفتاری آئے گی۔



اس کے علاوہ اشاریہ کرایہ مکان کے معاملے میں سال بسال گرانی اپنی انتہا پر معلوم ہوتی ہے، دہاتوں اور دیگر تعمیراتی سامان کی قیمتوں میں نمایاں کمی کو دیکھتے ہوئے توقع ہے کہ اگلے مہینوں کے دوران اس میں کمی آنے لگے گی (دیکھئے شکل 3.8)۔ اشاریہ کرایہ مکان کی گرانی میں متوقع کمی کے نتیجے میں مجموعی گرانی اور غیر غذائی گرانی کم ہو جائے گی کیونکہ اشاریہ کرایہ مکان کا مجموعی گرانی باسکٹ میں حصہ 23.4 فیصد اور غیر غذائی گروپ میں 39.3 ہے (دیکھئے باکس 3.1)۔



### بکس 3.1: صارفی گرانی میں اشاریہ کرایہ مکان کا کردار

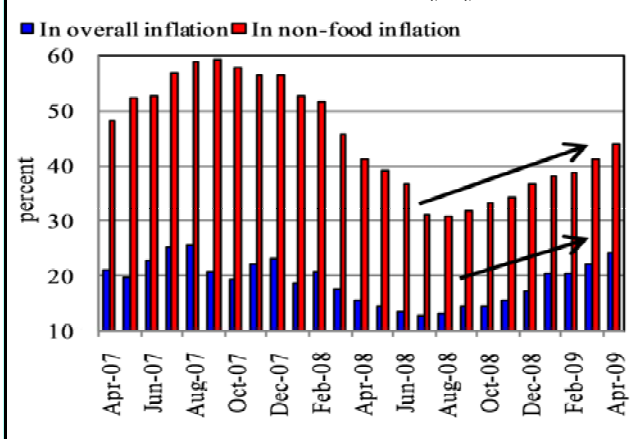
صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں بلحاظ وزن سب سے بڑا حصہ اشاریہ کرایہ مکان کا ہوتا ہے جو مجموعی باسکٹ میں 23.4 فیصد اور غیر غذائی گروپ میں 39.3 فیصد ہے۔

وفاقی محکمہ شریات اس اشاریہ کو ملک کے 35 شہری مراکز کی تعمیراتی لاگتوں کو پیش نظر رکھ کر بالواسطہ طریقے سے مرتب کرتا ہے۔ اس سلسلے میں مزدوری اور تعمیراتی ساز و سامان کے اخراجات کو شامل کیا جاتا ہے، مزدوری کے اخراجات 40 فیصد، جبکہ بقیہ ساز و سامان کے ہوتے ہیں۔ اس کے بعد مزدوری اور ساز و سامان کے اخراجات کا 24 ماہی حرکت پذیر جیومیٹرک اوسط نکال کر

جدول 3.1.1: گرانی کے رجحانات (سال بسال) فیصد میں							
عامی	غیر غذائی گروپ	کرایہ مکان	غیر غذائی غیر توانائی	غیر توانائی علاوہ	مجموعی	غیر غذائی	اپریل 08ء
17.2	11.2	11.4	10.8	10.4	19.0	11.1	اپریل 08ء
19.3	12.5	12.0	12.3	12.6	21.5	12.7	مئی 08ء
21.5	13.8	12.4	13.0	13.6	24.3	14.8	جون 08ء
24.3	17.3	13.3	14.7	16.1	27.7	20.1	جولائی 08ء
25.3	18.7	14.2	16.4	18.4	28.7	21.9	اگست 08ء
23.9	19.2	15.0	17.3	19.4	26.6	22.2	ستمبر 08ء
25.0	19.7	16.0	18.3	20.5	27.7	22.4	اکتوبر 08ء
24.7	20.2	16.8	18.9	20.8	27.1	22.6	نومبر 08ء
23.3	19.8	17.6	18.8	19.9	25.1	21.3	دسمبر 08ء
20.5	19.7	18.2	18.9	19.6	21.2	20.7	جنوری 09ء
21.1	19.6	18.5	18.9	19.4	21.8	20.4	فروری 09ء
19.1	18.5	18.7	18.5	18.3	19.2	18.4	مارچ 09ء
17.2	17.3	18.9	17.7	16.6	16.7	16.3	اپریل 09ء

ہر شہری مرکز کا تعمیراتی اشاریہ مرتب کیا جاتا ہے۔ پھر مجموعی اشاریہ کرایہ مکان معلوم کرنے کے لیے ہر شہر کے الگ الگ گھرانوں کے بجٹ سروے سے حاصل کردہ) کرایہ مکان کے اوزان کا اطلاق کیا جاتا ہے۔

### شکل نمبر 3.1.1: اشاریہ کرایہ مکان گرانی کا حصہ (سال بسال)



مجموعی صارفی گرانی (سال بسال) میں ستمبر 2008ء سے واضح طور پر کمی کا رجحان ہے، تاہم غیر غذائی گروپ میں ایسا رجحان موجود نہیں ہے۔ اس کی وجہ اشاریہ کرایہ مکان ہے جو مسلسل بڑھ رہا ہے۔ غیر غذائی گروپ میں اشاریہ کرایہ مکان کا حصہ چونکہ بلند (39.3 فیصد) ہے، اس لیے غیر غذائی صارفی گرانی مستحکم طور پر بلند رہی ہے۔ اگر اشاریہ کرایہ مکان کو نکال دیا جائے تو غیر غذائی صارفی گرانی زیادہ تیزی سے کم ہوئی ہے (دیکھئے جدول 3.1.1)۔

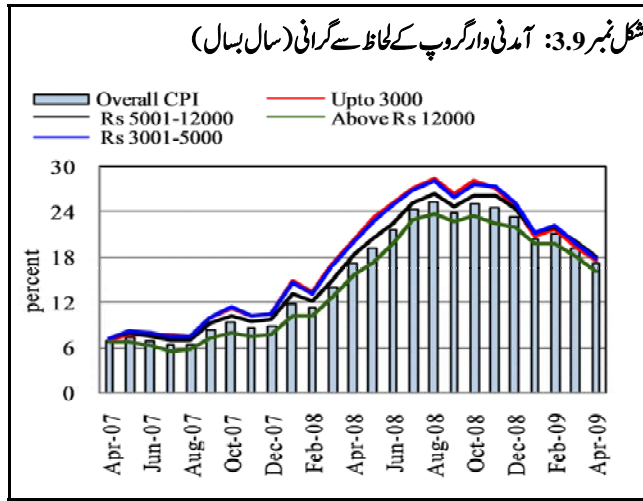
غیر غذائی گرانی میں اشاریہ کرایہ مکان کی وجہ سے استحکام اس کے پوزیشن سے بھی ظاہر ہے۔ شکل 3.1.1 سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر غذائی گرانی میں اشاریہ کرایہ مکان کا حصہ ستمبر 2008ء سے مسلسل بڑھا ہے جس سے غیر غذائی



گرانی مستقلاً بلند ہے۔ اس کے علاوہ غیر غذائی غیر توانائی سے تاپی جانے والی تیزی گرائی بھی بنیادی طور پر اشاریہ کرایہ مکان کی وجہ سے مسلسل بلندی رہی ہے جس کا غیر غذائی غیر توانائی گروپ میں حصہ 46 فیصد ہے۔ تاہم دھاتوں اور دیگر تعمیراتی ساز و سامان کی قیمتوں میں نمایاں کمی کے پیش نظر مستقبل میں اشاریہ کرایہ مکان گرائی میں کمی کا امکان ہے، جس کے نتیجے میں صارفی غیر غذائی گرائی اور غیر غذائی غیر توانائی تیزی گرائی میں تیزی سے کمی واقع ہوگی۔

### 3.3.3 گرائی کا اثر

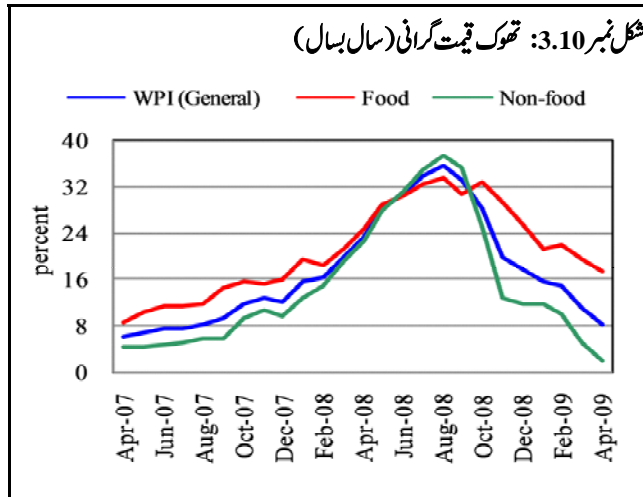
مالی سال 09ء کے دوران گرائی بلحاظ آمدنی گروپ کے جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ گرائی کا سب سے زیادہ اثر نومبر 08ء سے کم آمدنی



والے طبقوں پر نہیں بلکہ متوسط طبقوں پر ہے۔ کم ترین آمدنی والے گروپ پر گرائی کا دباؤ کم ہونے کی ممکنہ وجہ کم ہوتی ہوئی غذائی گرائی ہے کیونکہ اس گروپ کے مجموعی اخراجات کا بہت بڑا حصہ بنیادی اناج کی خریداری پر مشتمل ہوتا ہے۔ گرائی بلحاظ آمدنی گروپ کے تفصیلی جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ رواں مالی سال کے دوران بلند ترین آمدنی گروپ (12 ہزار روپے سے زائد) کے سوا تمام آمدنی گروپوں پر، مجموعی صارف اشاریہ قیمت گرائی سے زیادہ بلند گرائی کا اثر ہوا (دیکھئے شکل 3.9)۔

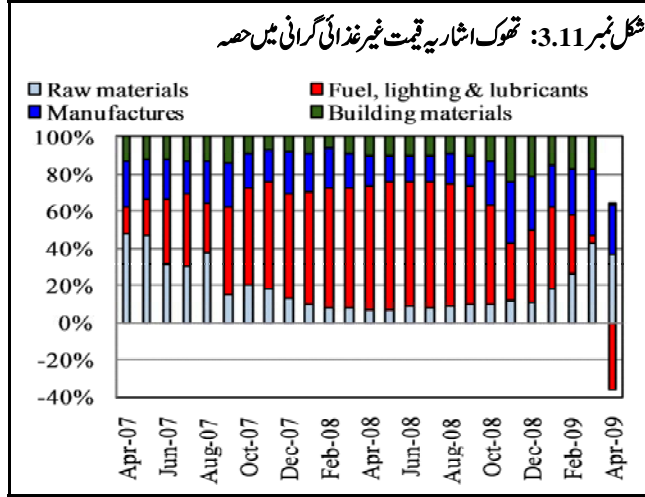
### 3.4 تھوک اشاریہ قیمت

ستمبر 2008ء سے تھوک اشاریہ قیمت گرائی کم ہونا شروع ہوئی تھی اور مالی سال کے پورے عرصے یہ کمی جاری رہی۔ اپریل 09ء میں تھوک اشاریہ قیمت گرائی 8.3 فیصد تھی جبکہ ایک سال قبل یہ 23.5 فیصد کی بلند سطح پر تھی۔ غذائی گروپ کے مقابلے میں غیر غذائی گروپ کی گرائی میں کمی نمایاں رہی (دیکھئے شکل 3.10)۔ مالی سال کے دوران غیر غذائی گروپ میں خام مواد کے سوا تمام





ذیلی اشاریوں میں گرانی نمایاں طور پر کم ہوئی۔ مجموعی تھوک اشاریہ قیمت گرانی میں غیر غذائی گروپ کا حصہ جو اپریل 08ء میں 56.1



فیصد تھا، زبردست کمی کے نتیجے میں اپریل 09ء میں 12.3 فیصد تک آ گیا۔ تھوک اشاریہ قیمت میں غیر غذائی گروپ یعنی ایندھن، روشنی اور لبریکینٹ کے ذیلی اشاریوں کا حصہ سب سے نمایاں طور پر کم ہوا جو اپریل 08ء کے 37.5 فیصد سے اپریل 09ء کے منفی 15.1 فیصد تک آ گیا (دیکھئے شکل 3.11)۔

تھوک اشاریہ قیمت غذائی (سال بسال) گرانی اپریل 08ء کے 24.6

فیصد کے مقابلے میں اپریل 09ء میں 17.2 فیصد تک آ گئی۔ غیر غذائی گروپ کی نسبت غذائی گروپ کی گرانی میں کمی کی رفتار سست رہی جس کی بنیادی وجہ چند غذائی اجناس مثلاً پیاز (211.1 فیصد)، شکر (85.7 فیصد)، گڑ (84.6 فیصد)، مسالہ جات (53.6

جدول 3.6: منتخب تھوک اشاریہ قیمت غیر غذائی اشیاء میں (سال بسال) فیصد تبدیلی

مارچ 08ء	جون 08ء	ستمبر 08ء	دسمبر 08ء	مارچ 09ء	اپریل 09ء
34.2	53.9	53.9	28.8	-0.1	-9.8
36.6	44.9	31.6	8.9	-18.7	-21.1
48.3	64.1	70.9	32.0	7.2	5.8
68.2	93.0	55.5	-41.2	-41.7	-40.0
84.6	93.8	87.2	74.7	14.4	11.8
111.1	118.2	81.8	50.0	18.4	7.1

فیصد)، دال مسور (41.7 فیصد) اور گندم کے آٹے (41.9 فیصد) کی قیمتوں میں اضافہ تھا۔ تھوک اشاریہ قیمت غذائی گروپ کی 43 اجناس میں سے 28 کی قیمتوں میں اپریل 09ء کے دوران 10 فیصد سے زائد اضافہ ہوا۔ تھوک اشاریہ قیمت غیر غذائی گرانی (سال بسال) میں

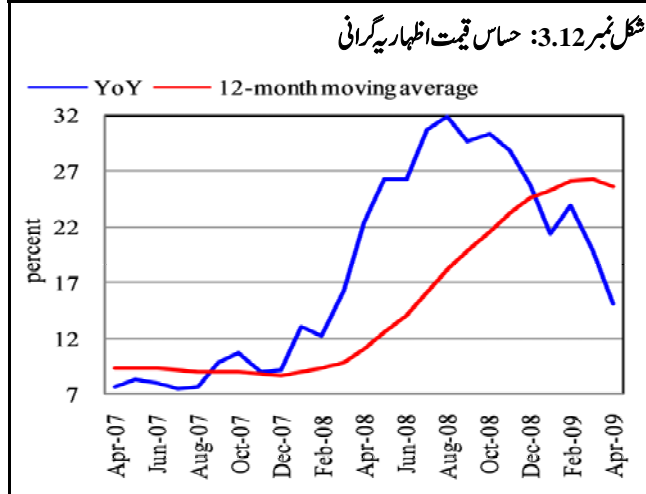
تیزی سے کمی کی وجہ موجودہ عالمی کساد بازاری کا اجناس کے نرخوں پر پڑنے والا اثر ہے جو بعض منتخب غیر غذائی اجناس کے نرخوں سے واضح ہے (دیکھئے جدول 3.6)۔

تاہم ملک میں کپاس کی طاقتور طلب اور اگلے مالی سال دنیا بھر میں کپاس کی متوقع کم پیداوار کے پیش نظر کپاس کی ملکی قیمتیں اگلے چند مہینوں میں بڑھنے کا امکان ہے۔ کپاس کی بلند قیمتیں تھوک اشاریہ قیمت کے غیر غذائی گروپ کی گرانی میں کمی کا سلسلہ کمزور کر سکتی ہیں۔

### 3.5 حساس قیمت اظہاریہ

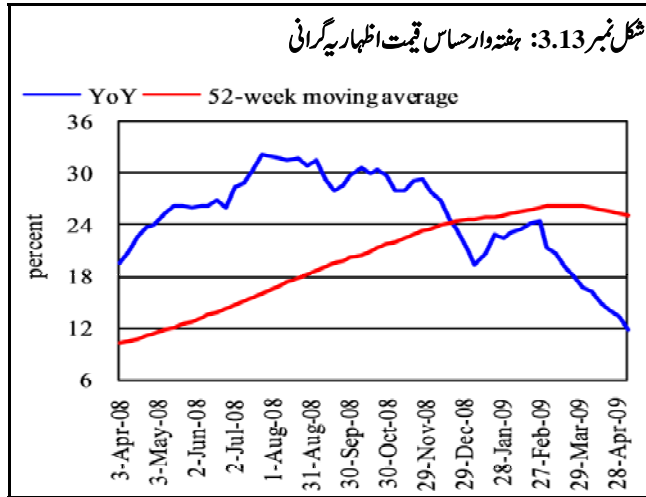
حساس قیمت اظہاریہ سے ناپی جانے والی (سال بسال) گرانی اپریل 08ء کے 22.3 فیصد کے مقابلے میں گزشتہ اپریل 15 فیصد تھی۔ بارہ





ماہی حرکت پذیر اوسط سے ناپا جانے والا طویل مدتی رجحان مارچ 09ء میں بلند ترین سطح چھونے کے بعد اپریل 09ء میں کم ہو کر 25.6 فیصد تک آگیا (دیکھئے شکل 3.12)۔

ہفتہ وار حساس قیمت اظہاریہ میں کمی کا سلسلہ مارچ 09ء کے پہلے ہفتے سے شروع ہوا تھا جو مئی 09ء کے پہلے ہفتے تک جاری رہا۔ مارچ 09ء کے پہلے ہفتے میں ہفتہ وار حساس قیمت اظہاریہ گرانی (سال بسال) 21.4 فیصد تھی جو مئی کے پہلے ہفتے میں 11.8 فیصد ہو گئی۔ ہفتہ وار حساس قیمت اظہاریہ میں، 52 ہفتے کی حرکت پذیر اوسط سے ناپے جانے والے طویل مدتی رجحان میں بھی مارچ 09ء کے پہلے ہفتے سے کمی شروع ہو گئی (دیکھئے شکل 3.13)۔ ہفتہ وار حساس قیمت اظہاریہ گرانی میں تیزی سے کمی ظاہر کرتی ہے کہ صارف اشاریہ قیمت غذائی گرانی میں اگلے چند ماہ میں خاصی کمی واقع ہو جائے گی۔<sup>5</sup>



<sup>5</sup> حساس قیمت اظہاریہ باسکٹ کی 64 فیصد اشیا صارف اشاریہ قیمت غذائی باسکٹ میں بھی شامل ہیں۔ جیسا کہ پاکستانی معیشت کی کیفیت، دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 2009ء میں بحث ہے صارف اشاریہ قیمت اور حساس قیمت اظہاریہ دونوں عام طور پر ایک سمت میں حرکت کرتے ہیں۔

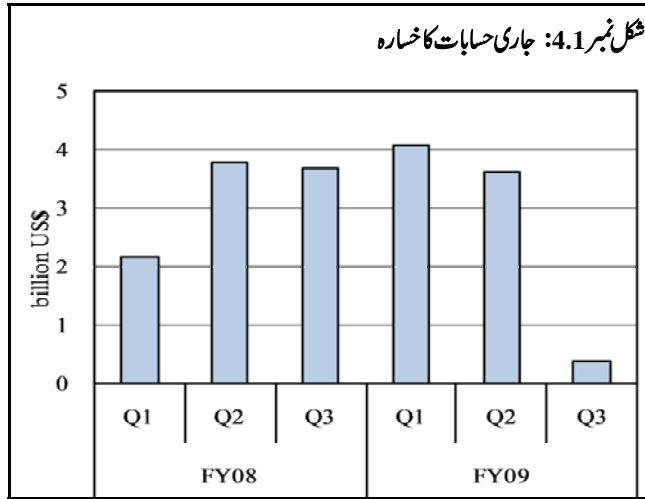


#### 4.1 زری پالیسی

مجموعی ملکی طلب میں نومبر 2008ء سے واضح کمی آرہی ہے۔ یہ بات درج ذیل سے نمایاں ہوئی: (1) ملکی درآمدات میں کمی، جس نے طویل عرصہ برقرار رہ کر جاری حسابات کا خسارہ خاصاً کم کرنے میں مدد دی، (2) نجی شعبے کے قرضے کی نمو میں کمی، اور (3) مالیاتی نظم و ضبط بہتر ہونے سے طلب پیدا کرنے والے عوامل میں اعتدال آیا، اور مالیاتی خسارے کی اضافی تسلیک کو محدود کیا گیا۔ ابتدا میں، بہتری کی رفتار واضح نہ تھی اور بیرونی کھاتے کو لاحق خطرات کے ساتھ ساتھ قوزی گرائی میں نسبتاً استحکام بھی پایا جاتا تھا۔ ان خطرات کے سبب زری پالیسی میں فوری نرمی ناممکن تھی، چنانچہ جنوری 2009ء کے زری پالیسی بیان میں پالیسی ریٹ برقرار رکھا گیا۔

اس سے قطع نظر اکتوبر 2008ء میں سیالیت کے بحران کے بعد کیے گئے اقدامات سے، اور خصوصاً اسٹیٹ بینک کی طرف سے شرح سود پر عدم عمل درآمد کے بعد کابینہ میں کمی ہوئی جس نے دباؤ کی شکار ملکی معیشت پر پالیسی موقف کے اثرات کو بخوبی زائل کر دیا۔ اس کے علاوہ صنعت، بالخصوص عالمی کساد بازاری کی وجہ سے زبردباؤ آنے والی برآمدی نوعیت کی صنعتوں کو سہارا دینے کے لیے رعایتی ماکاری اسکیمیں پیش کی گئیں اور ان کی عرصیتوں کی میعاد بڑھا دی گئی۔

اپریل 2009ء تک رجحانات میں بہتری کی رفتار خاصی تیز ہو چکی تھی چنانچہ مرکزی بینک نے زری پالیسی نرم کرتے ہوئے پالیسی ریٹ 21 اپریل 2009ء سے 100 بی پی ایس کمی کے ساتھ 14 فیصد کر دیا۔ بیرونی کھاتے اور مستحکم طور پر بلند قوزی گرائی، دونوں سے ابھرنے والے



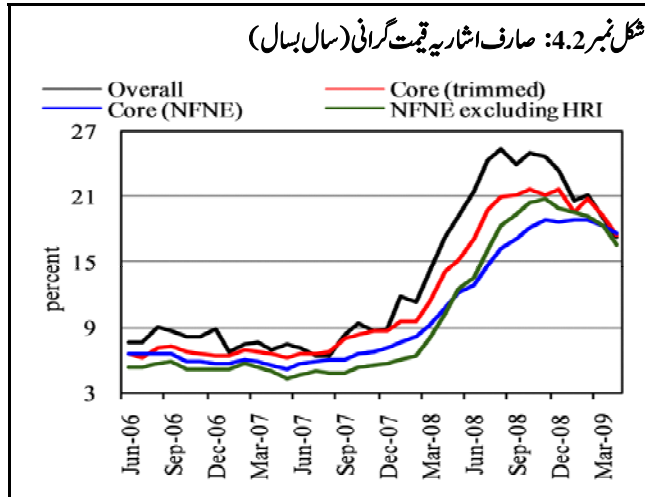
خطرات میں معقول کمی آچکی ہے۔ جاری حسابات کا خسارہ بہت تیزی سے کم ہوا ہے (دیکھئے شکل 4.1) اور صارفی گرائی میں بھی کمی آئی ہے۔

گرائی پچھلے چھ ماہ خاصی مستحکم رہی تاہم اب اس میں تبدیلی آنے لگی ہے جیسا کہ صارفی گرائی کے علاوہ قوزی گرائی کے دونوں پیمانوں کے سال بسال اعداد و شمار میں کمی سے ظاہر ہے (دیکھئے شکل 4.2)۔<sup>2</sup> اسٹیٹ

<sup>1</sup> اس سیکشن میں اپریل 09ء کے آخری ہفتے تک کے اعداد و شمار کا احاطہ کیا گیا ہے۔

<sup>2</sup> عمومی صارف اشاریہ قیمت گرائی (سال بسال) اگست 08ء میں 25.3 فیصد کی بلند ترین سطح پر تھی جو کہ گرا کر اپریل 09ء میں 17.2 فیصد رہ گئی۔ اسی طرح قوزی گرائی (20 فیصد ہونے سے) تا شیدہ پائش (اکتوبر 08ء میں 21.7 فیصد تھی جو کہ گرا کر اپریل 09ء میں 17.6 فیصد رہ گئی۔





بینک کی پیش گوئیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اگلے مہینوں کے دوران گرانی میں کمی کا رجحان زور پکڑ جائے گا، اور صارف گرانی میں تیز رفتار کمی کے بعد قوی گرانی بھی تیزی سے کم ہو جائے گی۔ قوی گرانی میں متوقع تخفیف کا اہم اشارہ یہ ہے کہ غیر غذائی غیر توانائی قوی پیمانے (بلا اشاریہ کرایہ مکان) میں حالیہ مہینوں میں تیزی سے کمی آئی ہے۔

اسی طرح بیرونی حسابات کے دستیاب اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ ملک کا توازن

ادائیگی مستحکم ہو رہا ہے۔ مالی سال کی تیسری سہ ماہی کے دوران جاری حسابات کے خسارے میں صرف 396 ملین ڈالر اضافہ ہوا جو کہ گذشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں 3.7 ارب ڈالر رہا تھا (دیکھئے شکل 4.1)۔ جاری حسابات میں فروری 2009ء میں 128 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا۔ ایک طرف بیرونی جاری حسابات میں یہ بہتری آئی اور دوسری طرف بین الاقوامی مالی اداروں سے زرمبادلہ آیا، جس سے اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں نمایاں اضافہ ہوا جو اختتام اکتوبر 08ء کی 35 ارب ڈالر کی ٹخلی سطح سے بڑھ کر اختتام اپریل 2009ء پر 78 ارب ڈالر ہو گئے۔ بیرونی شعبے کو لاحق خطرہ کم ہونے کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے مالی سال 09ء کے بیرونی جاری حسابات کے خسارے کے متوقع اعداد و شمار نظر ثانی کے بعد کم کر دیے۔<sup>3</sup>

دوریں اثنا، طلب کے اضافی دباؤ میں نمایاں کمی کا سلسلہ مالی سال کی تیسری سہ ماہی میں بھی جاری رہا۔ بالخصوص درآمدات کے زرخوں اور حجم دونوں میں کمی کی وجہ سے درآمدات کی سال بسال نمو تیسری سہ ماہی میں مزید گھٹ کر 36.4 فیصد رہ گئی۔<sup>4</sup> اس کے علاوہ نجی شعبے کی قرضے کی مسلسل کم ہوتی رہی، اس شعبے نے رواں مالی سال جنوری تا مارچ عرصے میں 127.1 ارب روپے کی خالص ادائیگی کی جبکہ پہلی ششماہی میں 203.1 ارب روپے کی خالص قرض گیری ہوئی تھی۔<sup>5</sup> قرضے کی نمو میں کمی سے دونوں ہی باتیں ظاہر ہوتی ہیں، ایک طلب میں کمی، دوسرے قرضے واپس نہ ملنے کے بعد بینکوں کا نجی شعبے کو قرض دینے میں تذبذب۔

حکومت کا مرکزی بینک سے قرض گیری پر انحصار اختتام مارچ 09ء تک مزید کم ہو چکا ہے۔ اسٹیٹ بینک کے تحت عائد پابندی کو پورا کرنے کے لیے حکومت نے مارچ 09ء میں اسٹیٹ بینک کو 218.1 ارب روپے ادا کر دیے<sup>6</sup> جس سے اپریل تا جولائی مالی سال 09ء عرصے میں اسٹیٹ

<sup>3</sup> یہ بات قابل ذکر ہے کہ اسٹیٹ بینک نے مالی سال 09ء کے جاری حسابات کا اپنا تخمینی خسارہ بلحاظ فیصدی ڈی پی کم کر لیا ہے جو پہلے 5.8 سے 6.2 فیصد تھا اور اب 5.2 سے 5.6 فیصد ہے۔

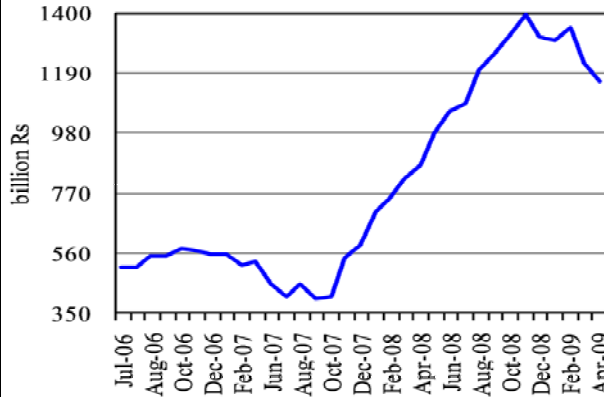
<sup>4</sup> تفصیلات کے لیے دیکھئے ”تجارتی کھانا“۔

<sup>5</sup> رواں مالی سال جولائی تا 125 اپریل نجی شعبے کے قرضے میں مجموعی طور پر صرف 148.6 ارب روپے اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں 371.3 ارب روپے اضافہ ہوا تھا۔

<sup>6</sup> ایم آر ٹی پیرا جیم اپریل 09ء کے اختتام پر گھٹ کر 1158.2 ارب روپے رہ گیا جبکہ 3 دسمبر 08ء کو یہ 1429.5 ارب روپے کی بلند سطح پر تھا (دیکھئے شکل 4.3)۔



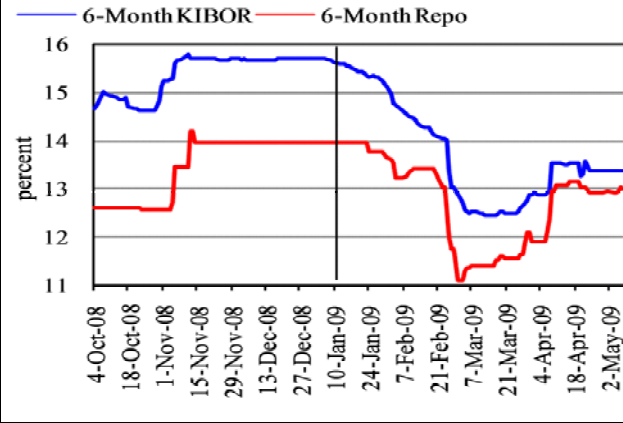
شکل نمبر 4.3: اسٹیٹ بینک کے ایم آر ٹی پیر کا حجم



بینک سے حکومت کی مجموعی میزانی قرض گیری کم ہو کر 81.5 ارب روپے رہ گئی جبکہ گزشتہ مالی سال اس عرصے میں یہ 404.8 ارب روپے کی بلند سطح پر تھی۔

حکومت اور نجی شعبے کی ملکی قرضے کی ضروریات کم ہونے، اور بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں کمی کا سلسلہ کسی حد تک تھکنے کے نتیجے میں سیالیت کی ملکی صورتحال مقابلتہاً بہتر رہی<sup>7</sup>۔ روپے کی سیالیت پر طلب کے دباؤ میں کمی کے اثرات اس امر سے ظاہر ہیں کہ جنوری 09ء سے منڈی کی شرح سود کم ہو رہی ہے (دیکھئے شکل 4.4)۔

شکل نمبر 4.4: منڈی کی اہم شرح سود



عام طور پر رائے پائی جاتی ہے کہ اقتصادی اشاریوں میں معقول بہتری، اور بالخصوص نمو کے اظہاریوں میں خاصی کی ظاہر ہونے اور گرانی میں تیزی سے متوقع کمی کے پیش نظر پالیسی ریٹ میں خاصی کمی کی جانی چاہیے تھی۔ درحقیقت، منڈی نے معیشت میں گرانی کے کمزور دباؤ کو دیکھتے ہوئے پالیسی ریٹ میں ممکنہ کمی کا اپریل 09ء سے پہلے ہی

اندازہ لگا لیا تھا، جیسا کہ جنوری 09ء سے منڈی کی شرحوں میں کمی کے رجحان سے ظاہر ہوتا ہے۔

پالیسی ریٹ میں بڑی کمی اسی وقت ممکن ہے جب موجودہ اقتصادی صورتحال سے وابستہ خطرات نہ پائے جاتے ہوں۔ وہ خطرات یہ ہیں: مالیاتی وصولیوں میں متوقع کمی، غیر یقینی بین الاقوامی ماحول جس نے جاری حسابات کے مقابلتہ کم خسارے کی مالکاری کی پاکستان کی صلاحیت کو مزید متاثر کیا ہے، اور گرانی میں تیزی سے کمی کی توقع کے برعکس حقیقت میں ایسا ہوتا نظر نہیں آ رہا۔

<sup>7</sup> امانتوں میں نمونہ مسلسل کم ہونے سے روپے کی سیالیت گھٹ رہی تھی، اسی دوران اکتوبر اور نومبر 08ء میں بینکوں سے اچانک اور بھاری رقم نکلائے جانے سے صورتحال مزید بگڑ گئی، تاہم اسٹیٹ بینک نے سرعت سے سیالیت کا انتظام کیا جس کے بعد بین الینک منڈی کی سرگرمیاں رواں ہو گئیں۔



اگر حکومت مالکاری کے لیے بینکوں پر انحصار کی موجودہ سطح برقرار رکھے تو نجی شعبے میں قرضے کی طلب کی بحالی، جس کی اشد ضرورت محسوس کی جا رہی ہے، زری نری کے لیے خطرہ بنتی دکھائی دیتی ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ حکومت نے نومبر 08ء کے بعد اپنے مالیاتی خسارے کمرشل بینکوں کی مالکاری سے پورے کرنے میں جو کامیابی (منڈی کی شرح سود میں اضافے کا باعث بنے بغیر) حاصل کی ہے اس کی جتنی وجہ نجی شعبے کی کمزور طلب ہے، اتنی ہی یہ بھی ہے کہ بڑھتے ہوئے غیر ادا شدہ قرضوں کے پیش نظر بینک خطرات سے گریز کرنے لگے ہیں۔ اس کا ایک ثبوت اپریل 09ء میں منڈی کی شرح سود بڑھنے سے ملتا ہے۔ یہ امر محمولات کی پیشگی ادائیگیوں کی وجہ سے وقوع پذیر ہونے والے سیالیت کے مختصر مدتی دباؤ کی ممکنہ علامت بھی ہو سکتا ہے۔<sup>8</sup> 18 اپریل 2009ء کو منعقدہ نیلامی میں ٹریڈری بلوں کی قطع شرح سود میں اضافہ ہوا جبکہ پاکستان انویسٹمنٹ بانڈ (پی آئی بی) کی آخری نیلامی منعقدہ 15 اپریل 2009ء میں ایسا اضافہ نہیں دیکھا گیا۔ اس نیلامی میں بینکوں نے نہ صرف 20

جدول 4.1: زری مجموعے (جولائی تا اپریل)				
بہاؤ ارب روپے میں، نمونہ فیصد میں				
آخر جون سے مطلق بہاؤ		نمو		
میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	
341.2	88.4	8.4	1.9	زروسج (2ر)
		15.3	8.4	سال بسال نمو
-297.7	-236.9	-30.2	-35.5	خالص بیرونی اثاثے
		-12.9	-37.3	سال بسال نمو
-219.9	-237.3	-27.9	-49.4	اسٹیٹ بینک
-77.8	0.4	-39.5	0.2	جدولی بینک
638.9	325.3	20.7	8.1	خالص ملکی اثاثے
		22.6	16.9	سال بسال نمو
407.2	114.7	270.2	14.8	اسٹیٹ بینک
231.7	210.5	7.9	6.5	جدولی بینک
				اس میں شامل ہیں
360.0	303.2	38.9	20.1	حکومتی شعبے کے قرضہ جات
333.2	259.9	41.1	19.0	خالص اعانت میزانیہ
484.9	105.3	140.6	10.2	اسٹیٹ بینک
-151.7	154.5	-32.6	46.7	جدولی بینک
41.7	142.1	51.7	125.0	سرکاری شعبے کے اداروں کو قرضہ
371.3	48.6	15.0	1.7	نجی شعبے کو قرضہ
-134.3	-168.5	31.8	33.3	دیگرا جزا (خالص)
				یادداشتی فہرست
754.1	464.5	22.1	10.9	مجموعی ملکی قرضہ <sup>1</sup>
133.5	-50.6	11.0	-3.4	زربنیاد
<sup>1</sup> سرکاری اور غیر سرکاری قرضوں کا مجموعہ				

ارب روپے ہدف کے مقابلے میں 49.3 ارب روپے یعنی زائد رقم کی پیش کش کی بلکہ یافت بھی نمایاں طور پر کم ہو گئی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ منڈی کو اب بھی طویل مدتی کم گرانے (اور اس لیے کم نشانیہ شرح سود) کی توقع ہے۔

اپریل 2009ء میں پالیسی ریٹ میں بڑی کٹوتی نہ کرنے کے فیصلے کے پیچھے دراصل خطرات میں توازن لانے کی یہی سوچ تھی، ہونے والی کٹوتی گرانے میں متوقع تیز رفتاری سے قبل احتیاطی قدم ہے، کیونکہ اسٹیٹ بینک کو دو مقاصد، گرانے کی روک تھام اور معاشی نمو کے لیے سازگاری، کی غرض سے کام کرتے ہوئے توازن برقرار رکھنا ہوتا ہے۔

#### 4.2 زری مجموعوں کی صورتحال

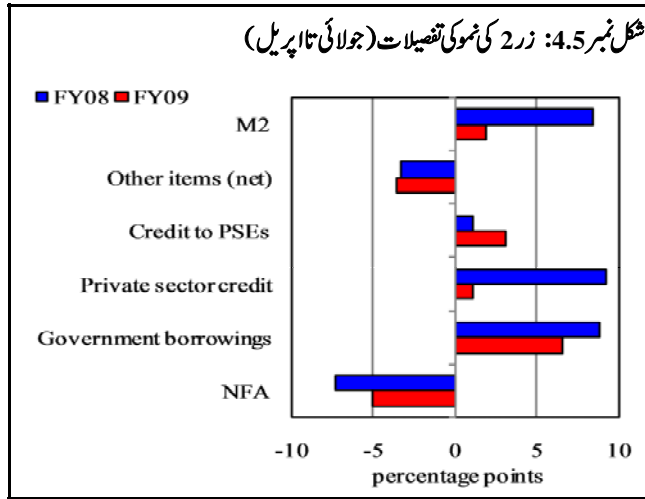
زروسج (2ر) میں نمو مالی سال 09ء کے جولائی تا اپریل عرصے میں تیزی سے کم ہوئی حالانکہ نومبر 08ء کے بعد سے ادائیگیوں کے توازن میں بحیثیت مجموعی

<sup>8</sup> سیالیت کا دباؤ کم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے اپریل 09ء میں 276.8 ارب روپے کا ادخال کیا۔



بہتری کے بعد بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں کمی کا سلسلہ رک گیا تھا۔ زر میں سال سال 25 اپریل 09ء کو 8.4 فیصد تھی جبکہ ایک سال قبل یہ 15.3 فیصد رہی تھی (دیکھئے جدول 4.1)۔

مالی سال 09ء کے جولائی تا اپریل عرصے میں زر 2 کی نمو کے عوامل کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ اس میں تیزی سے کمی کی وجہ، زرو سب کے

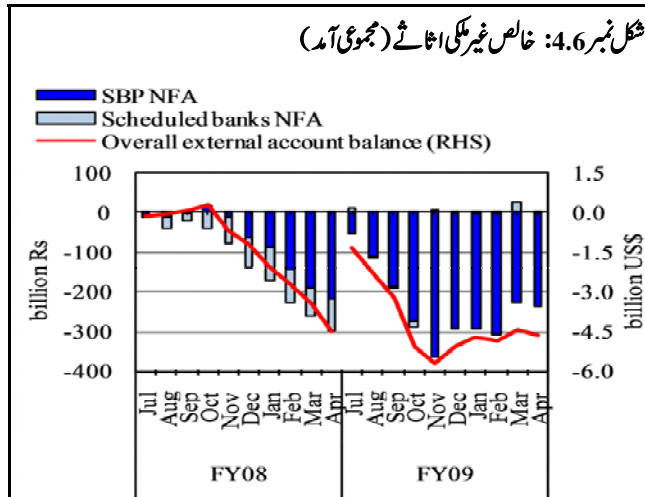


ذخیرے میں حکومتی قرض گیری اور نجی شعبے کے قرضے کا حصہ کم ہونا تھا (دیکھئے شکل 4.5)۔ خالص بیرونی اثاثوں میں کمی کا سلسلہ اگرچہ ختم گیا اور سرکاری شعبے کے اداروں کو قرضے کی فراہمی خاصی بڑھ گئی تاہم یہ ان دونوں کا حاصل اتنا نہیں تھا کہ زر 2 کی نمو میں کمی کو روک سکتا۔

حکومت اور نجی شعبے کی قرضے کی ضروریات کم ہو گئی ہیں، دوسرے خالص بیرونی اثاثوں میں بہتری کی ایک وجہ درآمدات کی کمزور طلب بھی ہے، ان دو حقائق کے پیش نظر زر 2 کی نمو میں کمی دراصل مجموعی ملکی طلب میں کمزوری کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ مجموعی ملکی قرضے کی نمو گرنے سے بھی اس امر کی عکاسی ہوتی ہے۔

طلب بھی ہے، ان دو حقائق کے پیش نظر زر 2 کی نمو میں کمی دراصل مجموعی ملکی طلب میں کمزوری کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ مجموعی ملکی قرضے کی نمو گرنے سے بھی اس امر کی عکاسی ہوتی ہے۔

#### خالص بیرونی اثاثے

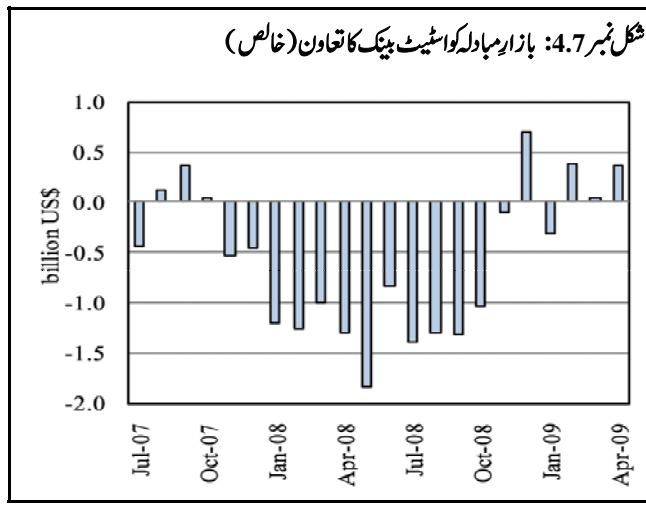


ملک کے بیرونی کھاتے میں بہتری کے بعد بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں کمی کا سلسلہ دسمبر 08ء کے بعد سے بتدریج ختم گیا ہے (دیکھئے شکل 4.6)۔ تاہم بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں مجموعی کمی 25 اپریل 09ء کو 236.9 ارب روپے تھی۔ بیرونی کھاتے، اور اسی بنا پر بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں، میں بہتری کی وجوہات یہ ہیں: (1) تجارتی توازن میں بہتری اور کارکنوں کی ترسیلات میں استحکام کی وجہ سے



جاری حسابات کے خسارے میں کمی، (2) کثیرملکی اور دوطرفہ ذرائع سے بیرونی مالی رقوم کی آمد میں استحکام، اور (3) کمرشل بینکوں کو غیرملکی کرنسی کے قرضوں کی معقول واپسی۔

مالی سال 09ء کے ابتدائی مہینوں کے دوران اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں غیر معمولی طور پر شدید کمی کا سلسلہ اس وقت ختم کیا جب ادائیگیوں کے توازن کے رجحانات اگلے مہینوں میں برعکس ہو گئے۔ سب سے اہم یہ کہ اسٹینڈ بائی آرینجمنٹ سے حکومت کو کثیرملکی اور دوطرفہ ذرائع کی رقوم سے میزانیہ بیرونی مالکاری میں مدد ملی۔ رواں مالی سال کی تیسری سہ ماہی میں حکومت کو عالمی بینک اور حکومت چین سے الگ الگ 500



ملین ڈالر، اور نقل و حمل میں اعانت کے 100 ملین ڈالر مزید حاصل ہوئے۔ ایک طرف زر مبادلہ کے ذخائر میں اضافہ ہوا، نیز اسٹیٹ بینک نے فیصلہ کیا کہ تیل خریدنے کے لیے زر مبادلہ کی ضروریات جزوی طور پر بین الینک منڈی سے پوری کی جائیں گی، چنانچہ زر مبادلہ منڈی میں اسٹیٹ بینک کے اقدامات کی وجوہات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے (دیکھئے شکل 4.7)۔ دوسرے، رواں مالی سال جولائی تا اپریل درآمدات میں بڑی کمی آنے سے تجارتی توازن بہتر ہوا حالانکہ برآمدی نموجوں کی توں ہے۔

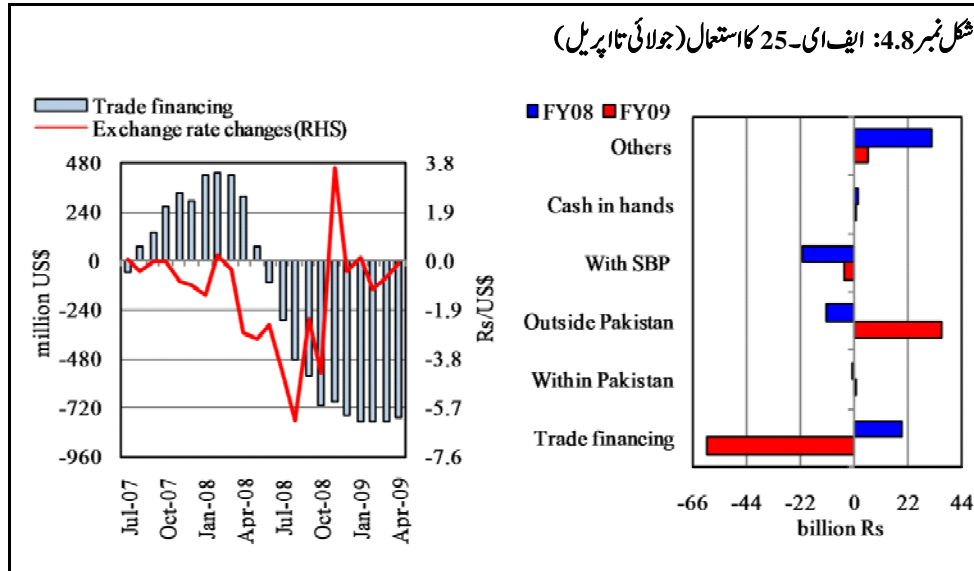
رواں مالی سال جولائی تا 25 اپریل جدولی بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں 0.4 ارب روپے کا خالص اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے کے دوران 77.8 ارب روپے کی کمی ہوئی تھی۔ صورتحال کے برعکس ہونے کی بڑی وجہ کارکنوں کی ترسیلات میں مستحکم اضافہ، اور بڑی کرنسیوں کے مقابل روپے کی قدر گھٹنے کے بعد کاروباری شعبے کی طرف سے غیرملکی کرنسی کے قرضوں کی معقول ادائیگی تھی (دیکھئے شکل 4.8)۔

### خالص ملکی اثاثے

رواں مالی سال جولائی تا 25 اپریل بینکوں کے خالص ملکی اثاثوں میں 16.9 فیصد سال بسال نمو ہوئی جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں 22.6 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اس نمو میں اتنی زیادہ تخفیف کی وجہ یہ ہے کہ اس عرصے کے دوران حکومت کی کم قرض گیری کے ساتھ ساتھ غیر سرکاری شعبے نے بھی قرضہ کم لیا، چنانچہ اسٹیٹ بینک اور جدولی بینکوں دونوں کے خالص ملکی اثاثوں میں نمو نمایاں طور پر کم رہی۔

اسٹیٹ بینک کے خالص ملکی اثاثوں کی نمو میں کمی براہ راست اس وجہ سے ہوئی کہ ایس بی اے کے تحت اسٹیٹ بینک سے میزانیہ قرض گیری کا





ایک حجم مقرر کر دیا گیا تھا، تاہم جدولی بینکوں کے خالص ملکی اثاثوں کی نمو میں کمی سے ملک کو درپیش مالی اور اقتصادی خطرات کی عکاسی ہوتی ہے۔ امانتوں میں کمزور نمو اور بڑھتے ہوئے غیر ادا شدہ قرضوں نے بینکوں کو نجی شعبے کو قرضے جاری کرنے سے گریزاں کر دیا ہے۔ دوسری طرف خود نجی شعبے کی قرضے کی طلب دو وجوہ سے سکڑ گئی (1) اقتصادی سرگرمی میں سست روی جسے بجلی کی قلت، اور عالمی کساد بازاری کی وجہ سے بیرونی طلب میں کمی نے دوچند کر دیا، اور (2) گذشتہ 12 ماہ سے اسٹیٹ بینک کی طرف سے اختیار کی گئی زری سختی۔ چنانچہ نجی شعبے کو قرضہ رواں مالی سال جولائی تا 25 اپریل 2009 تک 48.6 ارب روپے رہ گیا جو کہ گذشتہ مالی سال اسی عرصے میں 371.3 ارب روپے تھا۔

تاہم نجی شعبے کے قرضے میں کمی کے اثرات جزوی طور پر اس طرح زائل ہو گئے کہ بینکوں نے خطرات سے پاک حکومتی تہکات میں سرمایہ کاری بڑھالی اور سرکاری شعبے کے اداروں کو زائد قرضے دیے۔

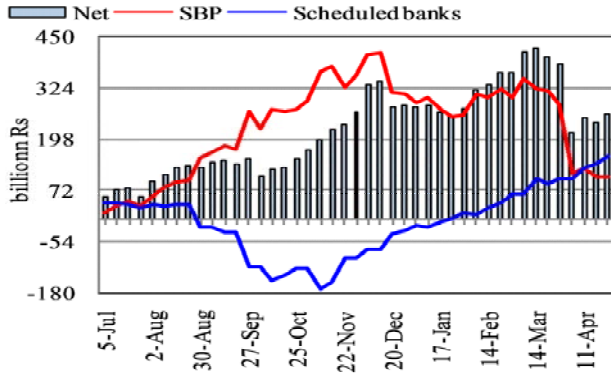
#### 4.2.1 حکومت کی میزانیہ قرض گیری

بینکاری نظام سے حکومت کی میزانیہ قرض گیری میں نمو مارچ 09ء کے ختم ہوتے ہوئے تیزی سے کم ہو گئی۔ رواں مالی سال 25 اپریل 09ء تک بینکوں سے حکومت کی مجموعی میزانیہ قرض گیری میں 259.9 ارب روپے کا اضافہ ہوا جو کہ گذشتہ مالی سال کے اسی عرصے کے اضافے 333.2 ارب روپے سے خاصی کم ہے۔

بینکوں سے مالکاری پر حکومت کا انحصار کم ہونے کی وجوہات ہیں۔ پہلی یہ کہ ایس بی اے میں شرط ہے کہ مالی سال 09ء کا مالیاتی خسارہ 562 ارب روپے سے زائد نہیں ہو سکتا۔ دوسری یہ کہ میزانیہ مالکاری کے لیے رواں مالی سال کی تیسری سہ ماہی میں بیرونی ذرائع سے رقم آئیں۔

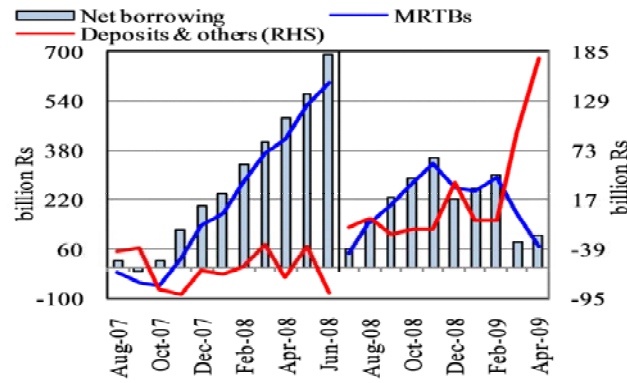


شکل نمبر 4.9: مہ 09ء کے دوران مجموعی میزانیہ قرض گیری



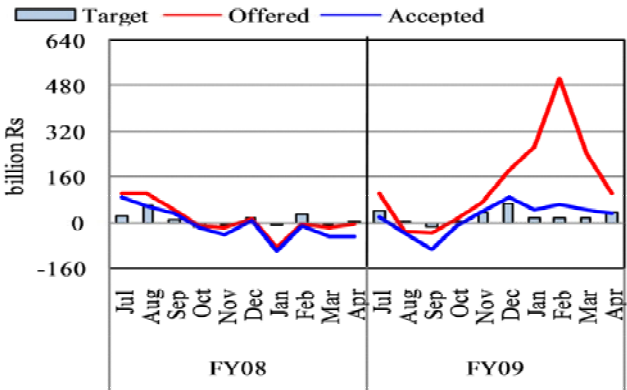
شعبہ بینکاری سے حکومت کی میزانیہ قرض گیری کی صورتحال میں خوش آئند تبدیلی زری پالیسی کے لیے زیادہ ضروری ہے۔ حکومت نے اپنے اوپر عائد کچھ قرضہ اسٹیٹ بینک کو واپس کر دیا ہے اور قرض گیری کی اضافی ضروریات کے لیے جدولی بینکوں سے رجوع کیا ہے۔ حکومت کی میزانیہ ضروریات کے بڑے حصے کی مالکاری اب جدولی بینک کر رہے ہیں (دیکھئے شکل 4.9)۔

شکل نمبر 4.10: اسٹیٹ بینک سے میزانیہ قرض گیری (مجموعی)



حکومت نے اسٹیٹ بینک کے ایم آر ٹی بیز کا ایک حصہ اگرچہ ادا کر دیا، اختتام مارچ 2009ء پر اسٹیٹ بینک سے میزانیہ قرض گیری میں تیزی سے کمی دراصل اس کے پاس حکومت کی امانتوں میں اضافے کی عکاسی کرتی ہے (دیکھئے شکل 4.10)۔ اس اضافے کی دو وجوہات ہیں: (1) عالمی بینک سے 500 ملین ڈالر کی وصولی، اور (2) اسٹیٹ بینک کے 63.3 ارب روپے منافع کی حکومت کو منتقلی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اسٹیٹ بینک کے منافع کی حکومت کو مجموعی منتقلی رواں مالی سال کے پہلے نو ماہ میں 135.3 ارب روپے تک جا پہنچی جبکہ پورے مالی سال 08ء میں یہ رقم 87.3 ارب روپے رہی تھی۔

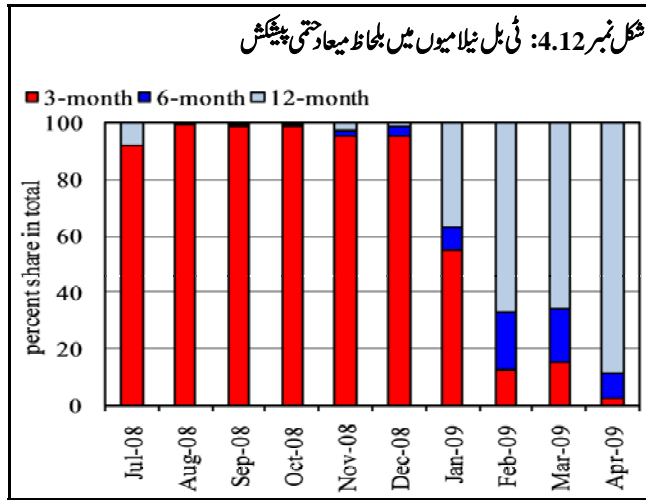
شکل نمبر 4.11: ٹریڈری بلز کی نیلامیاں (غیر عرصیتی)



دوسری طرف جدولی بینکوں نے حکومت کی میزانیہ قرض گیری میں از سر نو دلچسپی ظاہر کی (دیکھئے شکل 4.11)۔ اس طرح حکومت



رواں مالی سال اپریل تک جدولی بینکوں سے 137.2 ارب روپے جمع کرنے کے قابل ہو سکی جبکہ گذشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں اس نے 100.4 ارب روپے کی خالص ادائیگی کی تھی۔



سرکاری تمسکات میں بینکوں کی دلچسپی کی کئی وجوہات ہیں: (1) نجی شعبے کی بینک قرضوں کی طلب، معیشت کو لگنے والے ملکی اور بیرونی دھچکوں کی وجہ سے گھٹ گئی، (2) غیر ادا شدہ قرضے بڑھنے سے بینک خطرات مول لینے سے گریز کرنے لگے، اور (3) بینکوں کو توقع تھی کہ شرح سود بلند ترین سطح پر پہنچ چکی ہے، جیسا کہ ٹی بلوں کی نیلامیوں میں بارہ ماہی میعاد میں ان کی زیادہ دلچسپی سے ظاہر ہوتا ہے (دیکھئے شکل 4.12)۔ بینکوں نے طویل مدتی میعاد میں دلچسپی لینا جنوری 09ء سے

شروع کر دیا تھا جس سے لگتا ہے کہ منڈی کو اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں کٹوتی کی توقع ہو چکی تھی اسی لیے مرکزی بینک کے زری پالیسی بیان جاری کرنے سے بہت پہلے ٹی بل کی نیلامیوں کے موقع پر بینکوں کے فیصلوں میں اس توقع کا عکاس دکھائی دیتا ہے۔

#### 4.3 نجی شعبے کے قرضے (خالص)<sup>9</sup>

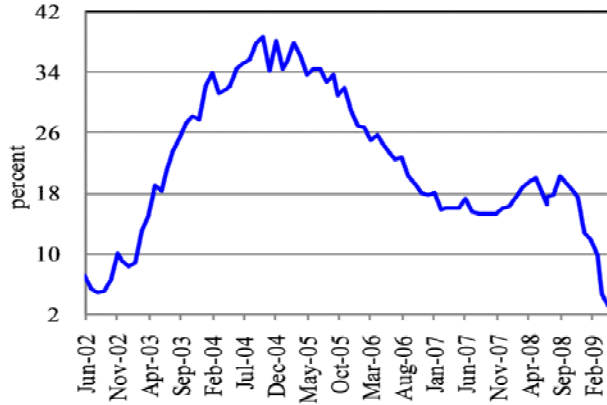
نجی شعبے کے قرضے میں کمی کا سلسلہ اکتوبر 08ء میں سیالیت کے عارضی بحران سے شروع ہوا تھا جو مالی سال کے بقیہ عرصے میں بھی برقرار رہا۔

نتیجتاً نجی شعبے کے قرضے میں سال بسال نموا پر اپریل 09ء کے اختتام پر 3 فیصد تک گر چکی تھی جو چھ سال میں کم ترین سطح ہے (دیکھئے شکل 4.13)۔ رواں مالی سال جولائی تا اپریل نجی شعبے کے قرضے میں صرف 486 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ مالی سال اسی عرصے میں 3713 ارب روپے کا زبردست اضافہ ہوا تھا۔ قرضے کی نمو میں یہ کمی کسی حد تک اس لیے بڑھی کہ چند آئی پی بیوز نے بینک قرضے کے حوالے سے عائد بعض ذمہ داریاں پوری کر دیں (دیکھئے شکل 4.14)۔<sup>10</sup> اس سے قطع نظر، بینک مالکاری پر اس یک بارگی اثر کا لحاظ رکھنے کے بعد بھی رواں مالی سال جولائی تا مارچ قرضے کا استعمال 105.8 ارب روپے کی خاصی ٹخلی سطح تک محدود رہا جبکہ گذشتہ مالی سال اسی عرصے میں یہ 332 ارب روپے رہا تھا۔

<sup>9</sup> قرضوں کے اعداد و شمار نجی شعبے میں بینکوں کی طرف سرمایہ کاری اور قرضوں پر مشتمل ہیں۔ یہ ڈیٹا زری سروے پر مبنی ہے۔ شعبہ دار قرضوں پر بحث میں جولائی تا مارچ 09ء کا احاطہ کیا گیا ہے۔  
<sup>10</sup> بین الادارہ قرضے جمع ہونے سے رقم کے بہاؤ میں رکاوٹ آ جاتی ہے جسے دور کرنے کے لیے بعض کاروباری اداروں نے بینکوں کی رقم استعمال کیں۔ قرضوں کے چکر کا مسئلہ جزوی طور پر حل کرنے کے لیے حکومت نے حال میں 80 ارب روپے کے میعاد کی مالکاری وثیقہ جات (ٹی ایف سی) جاری کیے ہیں۔ یاد رہے کہ ان وثیقہ جات میں بینکوں کی سرمایہ کاری سے نجی (خصوصاً بجلی کے) شعبے اور چند سرکاری اداروں کو بینکوں کی طرف سے دیے گئے مختصر مدتی قرضوں کے اثرات زائل ہو جائیں گے۔

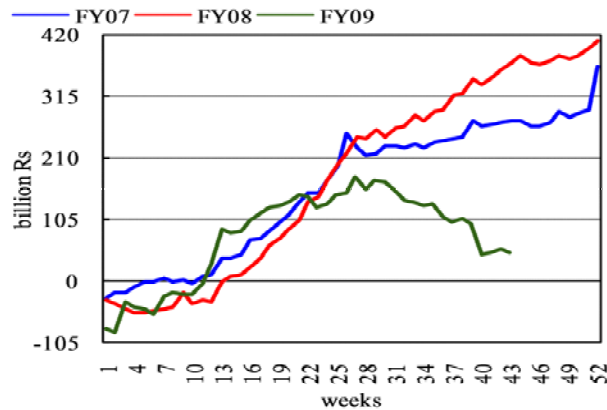


شکل نمبر 4.13: نجی شعبے کے قرضے میں سال بسال نمو



نجی شعبے کے قرضے میں کمی کی بنیادی وجہ جاری سرمائے کی غیر معمولی طور پر کم طلب ہے۔ اس سے کئی طرح کی تبدیلیوں کی عکاسی ہوتی ہے، مثلاً (1) بجلی کی شدید قلت سے ملکی اقتصادی سرگرمیوں میں سست روی آنا، (2) بین الاقوامی اور ملکی منڈیوں میں خام مال کی قیمتیں تیزی سے کم ہونا، (3) سودی لاگت میں اضافہ ہونا، اور (4) عالمی کساد بازاری کی وجہ سے تجارتی حجم جزوی طور پر کم ہونا، وغیرہ۔

شکل نمبر 4.14: نجی شعبے کے مجموعی قرضے



اس کے برعکس معینہ سرمایہ کاری قرضے کی طلب مستحکم رہی۔ طویل مدتی قرضوں میں نمو کی وجہ یہ تھی کہ بجلی، مصنوعی کھاد اور تعمیرات جیسی چند صنعتوں نے گزشتہ دو سال میں بینکوں کے ساتھ طے کردہ قرضے کی حد کو پوری طرح استعمال کیا۔ سینٹ، مصنوعی کھاد، بجلی اور شکر کی صنعتوں میں نجی شعبے کے نئے منصوبوں کے پیش نظر بینک قرضوں پر ان کا یہ انحصار مستقبل میں بھی برقرار رہنے کا امکان ہے چنانچہ طویل مدتی قرضوں کی طلب مستحکم رہے گی۔

جدول 4.2: بینکوں سے لیے گئے قرضے

ارب روپے			
میں 09ء		جولائی تا اپریل	
اکتوبر تا اپریل	جولائی تا ستمبر	میں 09ء	میں 08ء
-41.7	90.3	48.6	371.3
78.6	63.5	142.1	41.7
364.9	-96.4	268.5	-30.7
* فی بلز اور پی آئی بی (خالص قبول شدہ)			

قرضوں کی فراہمی میں بینکوں کا کردار مالی سال 09ء کے ابتدائی مہینوں میں نجی شعبے کی قرضوں کی نہ صرف طلب مستحکم تھی بلکہ بینک بھی اسے قرضے جاری کرنے پر مائل تھے (دیکھئے جدول 4.2)، لیکن اس کے بعد بعض پیچیدہ تبدیلیوں سے بینکوں کے لیے قرضوں کے حالات یکسر بدل گئے۔



مثال کے طور پر (1) امانتوں میں نموسلسل کم ہونے سے بین الینک منڈی میں روپے کی سیالیت بھی گھٹنا شروع ہوگئی، یہ بات اسٹیٹ بینک میں بینکوں کے اضافی ذخائر میں کمی سے بھی ظاہر ہوئی، (2) بینکوں سے اچانک اور بھاری مقدار میں امانتیں نکلوائے جانے سے سیالیت کی صورتحال مزید بگڑ گئی، اور (3) قرضوں کے معیار پر تشویش ظاہر کی جانے لگی۔

اسٹیٹ بینک کے نومبر 08ء میں کیے گئے بروقت اقدامات سے سیالیت کی خراب صورتحال کسی حد تک سنبھل گئی تاہم قرضوں کے معیار کا مسئلہ برقرار رہا چنانچہ بینکوں نے نجی شعبے پر اکتشاف کو محدود کر دیا۔ اس طرح نجی شعبے کو بینک قرضہ ستمبر 08ء کے بعد سے تیزی کے ساتھ کم ہو گیا۔

جدولی بینکوں کے پاس جو رقم بطور قرض دینے کے لیے دستیاب رہ گئی تھی وہ خسارے کی مالکاری کے لیے حکومت بڑی مقدار میں لینے لگی۔ چنانچہ سرکاری تمسکات میں بینکوں کی سرمایہ کاری میں نومبر 08ء کے بعد سے 375.5 ارب روپے کا اضافہ ہو چکا ہے۔<sup>11</sup> اس کے علاوہ چند بینکوں نے حکومت کے حال میں 80 ارب روپے کے جاری کردہ میعاد کی مالکاری وثیقہ جات میں بھی سرمایہ کاری کی ہے۔ یہ سرمایہ کاری گزشتہ سال سامنے آنے والے بین الادارہ جاتی (inter-corporate) قرضے کو جزوی طور پر نمٹانے کی غرض سے کی گئی ہے۔ نجی شعبے (خصوصاً بجلی کے شعبے) کو اور سرکاری شعبے کے چند اداروں کو جاری کیے گئے مختصر مدتی بینک قرضوں پر اس کا منفی اثر پڑا ہے۔

جدول 4.3: مالی سال 09ء کے دوران بینکوں کے لحاظ سے فراہم کیے گئے قرضے ارب روپے			
جولائی تا مارچ	اکتوبر تا مارچ	جولائی تا ستمبر	ملکی نجی بینک
70.4	-10.5	80.9	بڑے نجی ادارے
52.5	18.2	34.2	دیگر نجی ادارے
17.9	-28.7	46.7	سرکاری بینک
22.5	20.1	2.4	غیر ملکی بینک
7.8	1.8	5.9	

بینکوں کے اضافی قرضوں کا گروپ وار تجزیہ بتاتا ہے کہ ستمبر 08ء سے نجی شعبے کے قرضوں میں کمی وسیع البتہ درہی کیونکہ اکثر بینکوں نے قرض گاری کا سلسلہ محدود کر دیا تھا<sup>12</sup>۔ تاہم سرکاری بینکوں سے اسی عرصے کے دوران قرضوں کا اجرا نمایاں طور پر بڑھ گیا، اس کی بنیادی وجہ ایک بڑے سرکاری بینک کی اس گروپ میں موجودگی تھی (دیکھئے جدول 4.3)۔

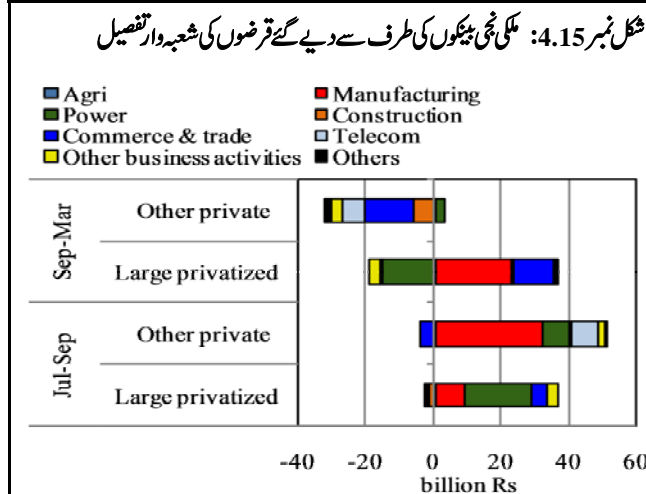
جہاں تک ملکی نجی بینکوں کا تعلق ہے، بڑے نجی بینکوں<sup>13</sup> کے قرضوں میں مارچ 09ء میں کمی کی ایک وجہ چند آئی پی بیز کی طرف سے قرضوں کی ادائیگی ہے (دیکھئے شکل 4.15)۔ اس کمی کے اثرات سے قطع نظر، بڑے نجی بینکوں کی قرض گاری میں رواں مالی سال ستمبر تا مارچ بہتری آئی، زیادہ تر بہتری دو بڑے نجی بینکوں تک محدود رہی، اور اسے اشیا سازی، اور تجارت اور کاروبار کے شعبوں میں نمایاں دیکھا جاسکتا ہے (دیکھئے شکل 4.15)۔ اشیا سازی کے شعبے میں خوراک اور مشروبات کے ذیلی شعبے نے زیادہ قرضے حاصل کیے (دیکھئے شکل 4.16)۔

<sup>11</sup> مالی سال 09ء میں جولائی تا ستمبر حکومت نے جدولی بینکوں کے 199.6 ارب روپے ادا کیے۔

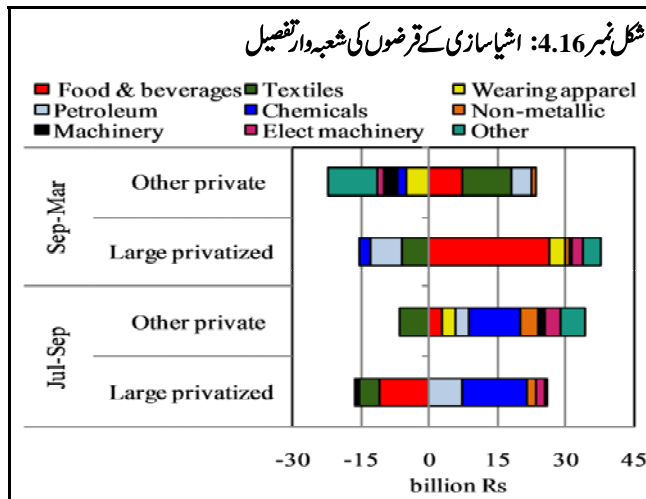
<sup>12</sup> نجی شعبے کو دیے گئے مجموعی قرضے میں 85 فیصد سے زائد ایڈوانسز ہیں۔

<sup>13</sup> اس زمرے میں چار بینک ہیں: ایم سی بی، الائیڈ بینک، صیب بینک، یونائیٹڈ بینک۔





نیز، چند ایک بینکوں کے سوا، اکثر بینک جولائی تا مارچ 09ء ٹیکسٹائل شعبے کو قرضے جاری کرنے سے گریزاں معلوم ہوئے۔<sup>14</sup> اس کی وجہ قرضے کی کم طلب کے علاوہ قرضوں کا خراب ہوتا ہوا معیار بھی ہے۔ ٹیکسٹائل شعبے کو جاری کردہ قرضوں اور غیر ادا شدہ قرضوں کا تناسب 2008ء کے دوران تیزی سے بڑھا جس سے اس کی قرض ادائیگی کی صلاحیت پر سوالیہ نشان بننے لگا (دیکھئے جدول 4.4)۔



قرض کے معیار میں خرابی کو تسلیم کرتے ہوئے اور اپنی بیلنس شیٹ مزید بگاڑ سے بچانے کے لیے اکثر بینکوں نے احتیاط کا مظاہرہ کرتے ہوئے قرض کے اجرا کی زیادہ کڑی شرائط عائد کر دیں۔ اس سلسلے میں قرض ادائیگی کی کارپوریٹس کی صلاحیت کا اندازہ لگانے کے لیے بینک اب ان کی آمدنی کی موجودہ رفتار اور سیالیت پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ بینک حالیہ عرصے میں کارپوریٹ اداروں کی ضمانتی حیثیت کو زیادہ جانچنے لگے ہیں جس میں منقولہ (inventories) اور غیر منقولہ اثاثے شامل ہیں، اور رقوم کی آمد و رفت کو کم اہمیت دی جانے لگی ہے۔

**جدول 4.4: ٹیکسٹائل شعبے میں غیر ادا شدہ قرضوں اور کل قرضوں کا تناسب**

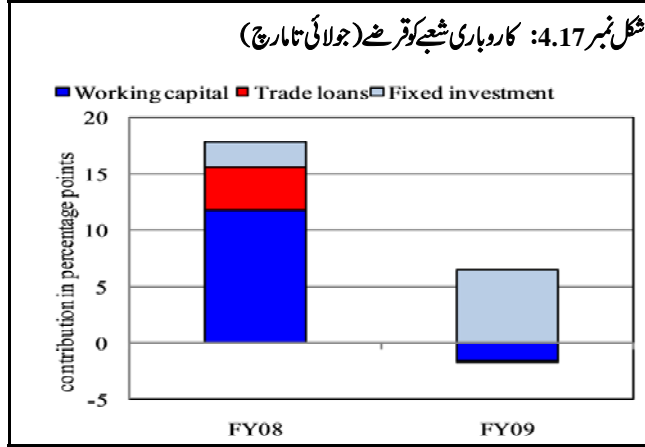
فصل	دسمبر 08ء	دسمبر 09ء
بڑے نجی ادارے	10.9	12.7
دیگر نجی ادارے	6.0	11.3
سرکاری	23.2	28.0
بیرونی	2.2	5.5

**شعبہ جاتی قرضوں کے رجحانات**  
رواں مالی سال جولائی تا مارچ نجی شعبے کے

قرضوں میں نموصرف ایک فیصد رہی جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں یہ 15.1 فیصد رہی تھی۔ صارفین مالکاری میں نمو تو مالی سال 07ء ہی سے گھٹ رہی

<sup>14</sup> نجی شعبے کو دیے گئے مجموعی قرضے میں ٹیکسٹائل شعبے کا حصہ روایتی طور پر سب سے زیادہ ہوتا ہے۔





تھی، کاروباری شعبے کے قرضوں میں حالیہ نمایاں کمی نے نجی شعبے کے قرضوں میں نمو کو بالکل جامد کر دیا۔

کاروباری شعبے کے قرضوں میں کمی کا منبع دراصل جاری اور تجارتی قرضوں کا کم ہونا ہے (دیکھئے شکل 4.17)۔ جاری سرمائے کے مجموعی قرضوں میں کمی اس قدر طاقتور رہی کہ معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں بلند نمو کے اثرات زائل ہو گئے۔ جزویاتی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ کاروباری شعبے کے قرضوں میں کمی کئی شعبوں میں واضح ہے بالخصوص اشیا سازی، تعمیرات، ٹیلی مواصلات، تجارت اور کاروبار کے شعبے اور دیگر کاروباری خدمات (دیکھئے جدول 4.5)۔

**جدول 4.5: نجی شعبے کے قرضوں کی نمو (جولائی تا مارچ)**

تبدیلی		فیصد		
ارب روپے		فیصد		
میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	
100.5	304.7	4.8	17.7	1- کاروباری شعبہ
8.5	12.1	5.4	8.2	الف- زراعت اور جنگل بانی
88.4	193.1	7.3	19.2	ب- اشیا سازی
33.5	23.4	17.5	13.8	i- غذائی اشیا کی تیاری
13.7	19.8	34.6	68.7	چاول کی پروسیسنگ
17.2	4.0	26.2	6.4	شکر
1.4	94.2	0.3	21.5	ii- ٹیکسٹائل کی تیاری
2.0	71.8	0.5	20.3	ریشہ سازی
-3.3	3.8	-9.0	13.8	iii- ضروری دھاتوں کی تیاری
0.6	3.0	4.2	27.2	iv- گھریلو آلات کی تیاری
5.5	15.6	28.9	152.0	v- صاف پتھر و نیم کی تیاری
22.2	7.1	45.3	25.0	vi- کھاد اور نائٹروجن کے مرکبات
8.1	2.3	10.1	2.8	vii- سینٹ
22.7	37.3	20.0	88.0	ج- بجلی
-6.8	15.0	-8.6	27.3	د- تعمیرات
2.4	4.0	2.6	5.0	و- نقل و حمل اور ٹیلی مواصلات
2.6	0.4	3.7	0.6	ٹیلی مواصلات
-7.5	28.5	-3.0	13.7	ه- تجارت اور کاروبار
-2.7	8.1	-3.1	11.7	ز- دیگر کاروباری سرگرمیاں*
-47.1	21.2	-11.2	5.3	2- ذاتی قرضہ جات

\* سی ایف ایس کے تحت اشیا بردار مرکز / تجارت کو دیے گئے قرضے شامل ہیں۔

تجارت سے متعلق قرضوں میں مالی سال کے جولائی تا مارچ عرصے میں 0.3 فیصد کمی آئی جبکہ گذشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں ان میں 24.7 فیصد نمو ہوئی تھی۔ حالیہ کمی درآمدی مالکاری اور اسکیم (خاص طور پر ایف ای 25 کے عوض) کے علاوہ درآمدی قرضوں کی وجہ سے ہوئی۔ مجموعی تجارتی قرضوں میں صرف برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایس) کا حصہ بھاری رہا (دیکھئے جدول 4.6)۔ ابتدائی مہینوں میں ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر کا تیزی سے گرنا ای ایف ایس کے علاوہ دیگر برآمدی قرضوں میں کمی کا ایک سبب تھا۔ چنانچہ اکثر برآمد کنندگان نے ایف

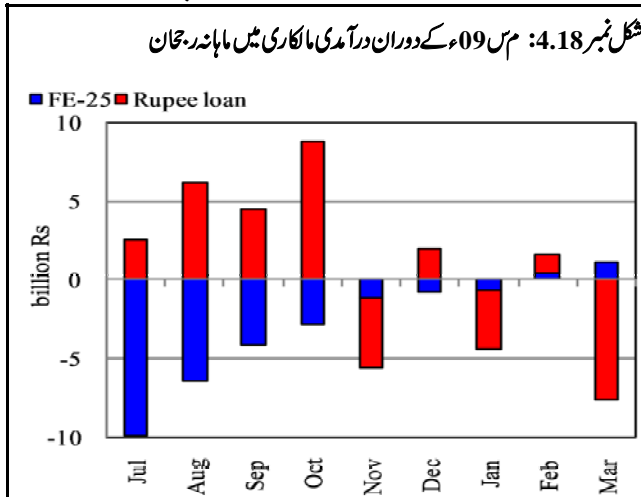


جدول 4.6: تجارتی مالکاری کی نمونہ حصہ			
فیصدی درجے			
مالی سال 08ء	درآمدی مالکاری	برآمدی مالکاری اسکیم	اسکیم کے علاوہ
19.0	3.7	2.0	
مالی سال 09ء	-4.6	10.0	-5.6

ای 25 کی اپنی واجب الادا رقم کو ای ایف ایس سے بدل لیا۔ اس کے علاوہ ملکی برآمدات گرنے سے بھی برآمدی قرضوں کی مجموعی طلب کم ہوئی ہے۔

دوسری طرف درآمدی مالکاری کے ماہانہ رجحان سے پتہ چلتا ہے کہ دسمبر 08ء سے ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر مستحکم ہونے سے ایف ای 25 قرضوں کے عوض درآمدی مالکاری میں کمی کا سلسلہ کسی حد تک موقوف ہو گیا ہے۔

تاہم، تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی اور اقتصادی سرگرمیوں میں سست روی، دونوں کی وجہ سے نومبر 08ء کے بعد سے پاکستان کا درآمدی بل متواتر کم ہو رہا ہے جس سے درآمد کنندگان کے لیے قرضوں کی طلب مجموعی طور پر کم ہونے کی وضاحت ہوتی ہے (دیکھئے شکل 4.18)۔



#### اشیاء سازی کا شعبہ

رواں مالی سال جولائی تا مارچ اشیا سازی کے شعبے کو قرضوں میں نمونہ 7.3 فیصد کم ہو گئی جبکہ گذشتہ مالی سال اسی عرصے میں یہ 19.2 فیصد بڑھی تھی (دیکھئے جدول 4.5)۔ ماہانہ رجحان کے جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ رواں مالی سال کے ابتدائی مہینوں میں طاقتور نمونے

کے بعد نومبر 08ء کے بعد سے ان قرضوں کی طلب میں نمونہ غیر معمولی طور پر کم ہو گئی، حتیٰ کہ رواں مالی سال جنوری تا مارچ کئی شعبوں نے قرضوں کی خالص ادائیگی کردی جو کہ گذشتہ برسوں سے قطعی مختلف صورتحال ہے۔<sup>15</sup> اشیا سازی کے شعبے پر گہری نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ نمونہ میں کمی کی

جدول 4.7: اشیا سازی کے شعبے کے قرضوں میں نمونہ (جولائی تا مارچ)		
فیصد		
مئی 08ء	مئی 09ء	
26.9	-0.3	تجارتی مالکاری
22.6	5.1	جاری سرمایہ
9.3	17.2	معیاری سرمایہ کاری

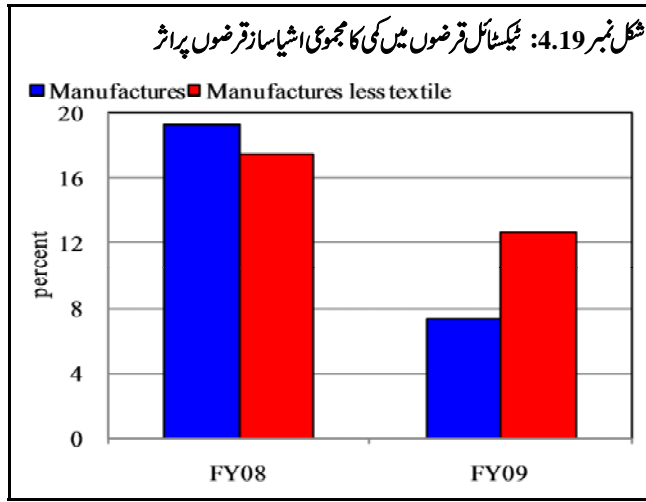
بنیادی وجہ جاری مالکاری کی نسبتاً کم ضروریات تھیں (دیکھئے جدول 4.7)۔ نیز، بجلی کی شدید ہوتی ہوئی قلت اور اقتصادی سرگرمیوں میں مستقل سست روی نے کئی صنعتوں کا پیداواری عمل بری طرح متاثر کیا ہے جس

<sup>15</sup> گذشتہ چند برسوں سے جنوری تا مارچ کے دوران قرضوں کی نمونہ میں کمی اگرچہ عام طور پر دیکھی جانے لگی ہے جو قرضوں کے چکر کی وجہ سے ہوتی ہے، تاہم رواں مالی سال کی تیسری سہ ماہی میں قرضوں کی نمونہ میں کمی زیادہ طاقتور رہی۔



سے جاری سرمائے کے قرضوں کی مانگ کم ہوگئی ہے۔ اس کے علاوہ بعض شعبوں میں خام مال کے نرخ گرنے سے جولائی تا مارچ جاری مالکاری کی اضافی ضرورت بھی کم ہوگئی ہے۔

تاہم معینہ سرمایہ کاری قرضوں کی طلب اسی عرصے کے دوران مستحکم رہی۔ ممکن ہے، ان قرضوں میں اضافے کی ایک وجہ قبل ازیں بعض صنعتوں سے کیے جانے والے وعدے ہوں جن پر اب عمل ہوا۔



زیر بحث عرصے کے دوران اشیاء سازی کے شعبے میں قرضوں میں سب سے بڑی کمی ٹیکسٹائل میں ہوئی (دیکھئے شکل 4.19)۔ ٹیکسٹائل سے قطع نظر، اشیاء سازی کے شعبے میں رواں مالی سال جولائی تا مارچ عرصے کے دوران قرضوں میں نمو بڑھ کر 12.6 فیصد ہوگئی اگرچہ یہ نمو گزشتہ سال کے اسی عرصے کی نمو سے کم ہے۔ ٹیکسٹائل کے علاوہ ریفائنری، بنیادی دھات اور گھریلو سازوسامان کی صنعتوں میں بھی بینک قرضوں کی طلب کم ہوئی۔

ذیلی شعبے ٹیکسٹائل کے معاملے میں جاری سرمائے کے قرضوں اور معینہ سرمایہ کاری قرضوں، دونوں میں واضح کمی آئی، جبکہ صرف ای ایف ایس کے تحت دیے گئے قرضوں میں معقول نمو دیکھی گئی۔<sup>16</sup> تاہم ای ایف ایس کے طاقتور اثرات درآمدی مالکاری اور ٹیکسٹائل کو دیگر قرضوں، علاوہ ای ایف ایس، میں آنے والی بڑی کمی سے زائل ہو گئے۔

ٹیکسٹائل میں، جاری مالکاری ضروریات میں زیادہ تر کمی اسپننگ شعبے کی وجہ سے ہوئی (دیکھئے جدول 4.8)۔ ماہانہ رجحان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس شعبے میں قرضوں کا استعمال رواں مالی سال کے ابتدائی چند مہینوں میں مستحکم تھا، جس کی ایک وجہ نجی شعبے کی طرف سے کپاس کی اجناسی مالکاری تھی (دیکھئے شکل 4.20)۔<sup>17</sup> تاہم اگلے مہینوں کے دوران اسپننگ کی صنعت کو قرضوں کی نمو برقرار نہ رہی اور تیزی سے گر گئی۔<sup>18</sup>

<sup>16</sup> رواں مالی سال جولائی تا مارچ ٹیکسٹائل شعبے کو ای ایف ایس قرضوں کی نمو 21 فیصد رہی جو گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے کی نمو سے 3 فیصد زیادہ ہے۔

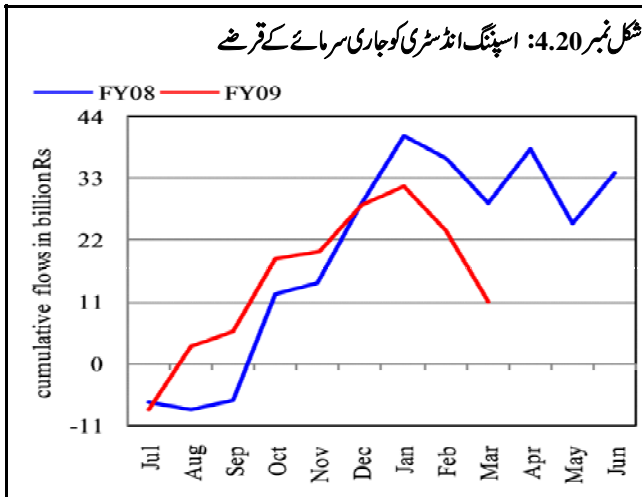
<sup>17</sup> یہ بات قابل ذکر ہے کہ جولائی تا دسمبر مالی سال 09ء کے دوران نجی شعبے نے کپاس کے حصول کے لیے 13.7 ارب روپے حاصل کیے جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں 0.6 ارب روپے کی خالص ادائیگی کی گئی تھی۔

<sup>18</sup> مالی سال کی دوسری ششماہی میں خالص قرضوں میں کمی قرضوں کے پکڑی گزشتہ چند برسوں سے روایتی خاصیت بن چکی تھی تاہم مالی سال 08ء کپاس کے شاید بلند نرخوں کے باعث ایک استثنائی صورت تھی۔



جدول 4.8: جاری سرمائے کے قرضے				
نمو فیصد میں				
جولائی تا مارچ		جنوری تا مارچ		
میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	
5.1	22.6	-7.5	7.4	ایشیائی سرمایہ کاری
18.6	10.7	7.6	13.6	i-غذائی اشیاء کی تیاری
41.7	86.2	-9.6	0.2	چاول کی پروسیسنگ
32.1	4.6	60.1	54.3	شکر
1.0	27.4	-11.5	3.3	ii-ٹیکسٹائل کی تیاری
8.3	29.6	-11.2	0.6	ریشہ سازی
-21.0	-18.4	-22.5	-16.5	iii-ضروری دھاتوں کی تیاری
-8.7	27.1	-6.4	-7.8	iv-گھریلو آلات کی تیاری
6.1	119.4	-6.9	18.2	v-صاف پٹرولیم کی تیاری
28.9	10.2	-22.9	69.0	vi-کھاد اور نائٹروجن مرکبات

عالمی کساد بازاری اور نتیجتاً برآمدات گرنے سے ٹیکسٹائل قرضوں میں کمی کی حد تک متوقع تھی، تاہم برآمدی آرڈر کی تعمیل میں تاخیر کی وجہ سے گوداموں میں مال بھرا رہ گیا اور صورتحال مزید بگڑ گئی۔ اس کے علاوہ بعض اسپننگ صنعتوں نے بجلی کے شدید تعطل، صنعت کی ساختی رکاوٹوں اور عائد بینک واجبات کی ادائیگی نہ کر پانے کی وجہ سے پیداواری سرگرمیاں حالیہ عرصے میں بند کر دی ہیں، چنانچہ زیر نظر عرصے میں جاری مالکاری کی اضافی طلب گھٹانے میں ان عوامل کا بھی حصہ ہے۔



رواں مالی سال جولائی تا مارچ ریفرنسری صنعت کو قرضوں میں 28.9 فیصد نمو آئی جبکہ گذشتہ مالی سال اسی عرصے میں یہ نمو سہ ہندی رہی تھی۔ زیادہ تر کمی مالکاری کی جاری ضروریات میں ہوئی جس کا بڑا سبب مالی رکاوٹوں کے باعث بعض ریفرنسریوں میں خام مال کی درآمد کا گھٹ جانا تھا۔

ضروری دھاتوں کی صنعت کو دیے جانے والے قرضے رواں مالی سال جولائی تا مارچ

9 فیصد کم ہو گئے جبکہ گذشتہ مالی سال اسی عرصے میں ان میں 13.8 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اس کی وجہ گوداموں میں مال کی موجودگی اور فولاد کی درآمدی قیمتوں کا کم ہونا تھا جس سے ملک کی درآمدات کم ہوئیں اور اس شعبے میں تجارتی مالکاری کی ضروریات بھی گھٹ گئیں۔<sup>19</sup>

مشینری اور آلات کی صنعت کو دیے گئے قرضے زیر نظر عرصے میں 3.9 فیصد کم ہو گئے حالانکہ گذشتہ مالی سال ان میں 20.3 فیصد کمی متحکم نمو ہوئی تھی۔ حالیہ کمی آلات سازی کی ملکی صنعت میں ہوئی۔ درحقیقت مستقل گرانی سے عوام کی قوت خرید کمزور پڑ گئی ہے جس سے ملکی آلات کی طلب گر

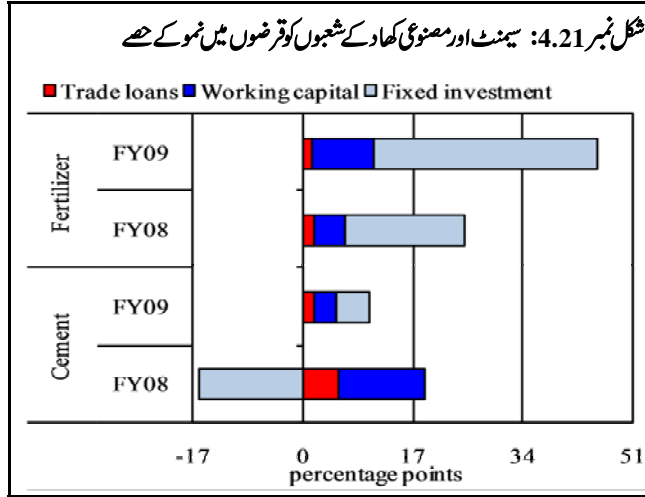
<sup>19</sup> تفصیلات کے لیے دیکھئے ”جہاز کی کھانہ“۔



گئی ہے۔ اس شعبے میں صنعتی سرگرمیاں کمزور طلب، بجلی کی قلت اور گودام بھرے ہونے کی وجہ سے ویسے بھی کم ہو چکی ہیں جس سے صورتحال مزید پیچیدہ ہو گئی۔ یہ تمام عوامل اس شعبے کی مالکاری کی جاری ضروریات کو کم کرنے کا باعث بنے۔

دوسری طرف بعض شعبوں خصوصاً خوراک اور مشروبات، سیمنٹ اور مصنوعی کھاد کے قرضوں میں بلند نمودیکھی گئی۔ مالی سال 09ء کے جولائی تا مارچ عرصے میں خوراک اور مشروبات کے ذیلی شعبے کو قرضوں میں 17.5 فیصد نمو آئی جو کہ گذشتہ مالی سال اسی عرصے میں 13.8 فیصد تھی۔ زیادہ تر اضافہ چاول کی پروسیسنگ اور شکر کی صنعت میں ہوا (دیکھئے جدول 4.5)۔ چاول کی پروسیسنگ کو قرضے جاری سرمائے کی مد میں دیے گئے کیونکہ چاول کی فصل بہت عمدہ ہوئی تھی اور چاول کی برآمدات میں نمایاں اضافہ ہوا تھا۔ شکر کی صنعت کو قرضے مالکاری کی جاری ضروریات کے لیے گئے کے حصول کی غرض سے دیے گئے۔<sup>20</sup> حکومت نے نئی شوگر ملیں کھولنے کی چند صنعت کاروں کو حال ہی میں اجازت دی ہے جسے دیکھتے ہوئے قومی امکان ہے کہ معینہ سرمایہ کاری قرضوں کی طلب خاصی بلند ہو جائے گی۔

ذیلی شعبے سیمنٹ کو قرضوں میں نمو کا بڑا سبب معینہ سرمایہ کاری قرضے ہیں جو استعداد بڑھانے والے جاری منصوبوں کے لیے حاصل کیے گئے (دیکھئے شکل 4.21)۔<sup>21</sup> اس کے علاوہ بعض



سیمنٹ فیکٹریاں، خارج ہونے والی حرارت کی بازیافت کے ذریعے بجلی سازی کے منصوبے شروع کرنے پر بھی توجہ دے رہی ہیں۔<sup>22</sup> اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس شعبے میں معینہ سرمایہ کاری قرضوں کی طلب اگلے مہینوں میں بھی جاری رہے گی۔ اس کے برعکس جاری سرمائے کے قرضوں کی طلب رواں مالی سال جولائی تا مارچ تیزی سے کم ہو کر 11 فیصد رہ گئی جو کہ گذشتہ مالی سال اسی عرصے میں 78 فیصد رہی تھی۔

حکومت اب ڈیم تعمیر کر رہی ہے اور دیگر ترقیاتی منصوبوں پر کام جاری ہے، چنانچہ ملک میں سیمنٹ کی بلند طلب کی توقع کے پیش نظر اس صنعت نے اپنی استعداد کو حال میں نمایاں طور پر بڑھا لیا ہے۔ بد قسمتی سے، ترقیاتی اخراجات اور نجی تعمیراتی سرگرمیوں میں کمی کے باعث سیمنٹ کا اندرون ملک استعمال گھٹ گیا ہے۔ اس کے علاوہ عالمی کساد بازاری سے اگرچہ عرب امارت میں سیمنٹ کی طلب بری طرح متاثر ہوئی ہے،

<sup>20</sup> مالی سال 08ء میں اشیاء سازوں نے گئے کی بجلی کاری پچھلے ذخائر کی وجہ سے تاخیر سے کی تھی، جس کے باعث جاری سرمائے کے قرضوں کی طلب گھٹ گئی۔

<sup>21</sup> سیمنٹ بنانے والے چند اداروں نے مالی سال 08ء کے دوران توسیعی منصوبوں کی مالکاری کے لیے، اور بعض صورتوں میں طویل مدتی بینک واجبات ادا کرنے کے لیے ٹی ایفٹ سی جاری کیے۔

<sup>22</sup> بعض سیمنٹ ساز ادارے اپنے لیے بجلی بنانے کی غرض سے اس بھاپ کی ری سائیکلنگ پر توجہ دے رہے ہیں جو سیمنٹ سازی کے دوران پیدا ہوتی ہے۔



افریقہ، بھارت اور مشرق وسطیٰ میں اس کی برآمدی طلب اب بھی مستحکم ہے۔ چنانچہ سیمنٹ کی برآمد کم ہونے کے باوجود جولائی تا مارچ اس میں 59.8 فیصد کی مستحکم نمو دیکھی گئی۔ اس کے علاوہ ایک بڑے سیمنٹ ساز ادارے نے اپنے مہنگے بینک قرضوں کی ادائیگی کے لیے حصص جاری کیے ہیں۔ زیر جائزہ عرصے کے دوران سیمنٹ کی صنعت میں جاری سرمائے کے قرضوں کی کم طلب کی وضاحت ان تمام عوامل سے ہوتی ہے۔ اندرون ملک سیمنٹ کی نقل و حمل کے ماہانہ رجحانات حالیہ عرصے میں بحالی کی علامات ظاہر کرتے ہیں، جس سے، کچھ عرصہ گزرنے پر جاری سرمائے کی طلب میں معمولی اضافہ ہو سکتا ہے۔<sup>23</sup>

مصنوعی کھاد ایک اور ذیلی شعبہ ہے جہاں جولائی تا مارچ عرصے میں بینک قرضوں کی بلند طلب کی بڑی وجہ استعداد بڑھانے والے بعض منصوبوں پر ہونے والا کام ہے (دیکھئے شکل 4.21)۔ مالی سال 09ء کے ابتدائی چند مہینوں میں، جاری سرمائے کے قرضوں کی طلب بڑھنے کی ایک وجہ بعض اداروں کی طرف سے فرق کو پورا کرنے کے لیے مختصر مدتی مالکاری تھی۔ یہ فرق ڈی اے پی زراعت کے دعووں کے تصفیے میں حکومت کی طرف سے تاخیر کی وجہ سے پیدا ہوا تھا۔<sup>24</sup> تاہم، یہ غیر معمولی بلند قرض گیری مالی سال کے اگلے مہینوں میں اس وقت کم ہو گئی جب ایک بڑے ادارے نے مذکورہ دعووں کے تصفیے کے نتیجے میں اپنا بینک قرضہ ادا کر دیا۔

## بجلی

بجلی کے شعبے کو قرضوں میں نمو مالی سال 09ء کے جولائی تا مارچ عرصے میں 20 فیصد رہی جبکہ گزشتہ مالی سال اس عرصے میں اس نے 88 فیصد کی مستحکم نمو حاصل کی تھی (دیکھئے جدول 4.5)۔ تاہم یہ بات مدنظر رہنی چاہیے کہ جاری سرمائے کے قرضوں کے تحت گزشتہ مالی سال کی طاقتور نمو کی ایک وجہ بعض آئی پی پیز کی طرف سے بلند قرض گیری تھی۔ قرضوں کے چکر کے دعووں کے تصفیے میں تاخیر کی وجہ سے پیدا ہونے والے مالکاری خلا کو بھرنے کے لیے یہ قرضے لیے گئے تھے۔ ان آئی پی پیز کی طرف سے قرضوں کی طلب رواں مالی سال جولائی تا ستمبر بھی طاقتور رہی، تاہم اگلے مہینوں میں یہ طلب کم ہو گئی۔ اس کی اہم وجہ، بڑھتی ہوئی مالی لاگت سے بچنے کے لیے، بعض آئی پی پیز کی طرف سے بینک قرضوں کی ادائیگی تھی۔ مارچ 09ء میں قرضوں کے چکر کے دعووں کا جزوی تصفیہ ہونے سے ان قرضوں میں مزید کمی آگئی (دیکھئے شکل 4.22)۔ نتیجتاً جاری سرمائے کے قرضوں میں مجموعی نمو تیزی سے کم ہو گئی۔ معینہ سرمایہ کاری قرضوں کے معاملے میں قرضوں میں اضافہ بجلی کی پیداوار اور تقسیم کے اداروں میں توسیع کی وجہ سے متوقع تھا۔ نیز اس صنعت میں چند بینکوں کو مزید مالی سودوں کی توقع ہے چنانچہ اگلے مہینوں میں قرضے کی طلب مزید بڑھنے کا امکان ہے۔

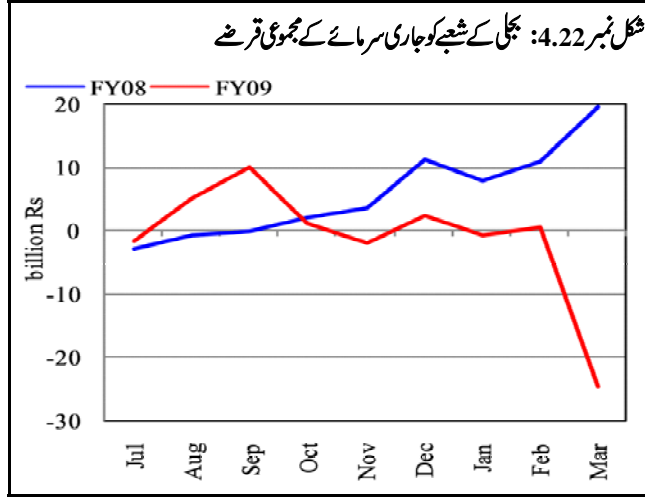
## تعمیرات

رواں مالی سال جولائی تا مارچ تعمیراتی شعبے کو قرضے 8.6 فیصد کم ہو گئے جبکہ گزشتہ مالی سال اس عرصے میں 27.3 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اس کمی کی وجہ مکانات اور انفراسٹرکچر کی تعمیر، دونوں کی سرگرمیوں کے لیے مالکاری کی کم ضروریات تھیں (دیکھئے شکل 4.23)۔ ایک سبب اکتوبر

<sup>23</sup> سیمنٹ سازی میں استعمال ہونے والے کوئلے اور ایندھن جیسے خام مال کی بڑی مقدار درآمد کی جاتی ہے۔ عالمی منڈی میں کوئلے اور ایندھن کے نرخ حال ہی میں گرنے سے سیمنٹ ساز اداروں کی لاگت کم ہو گئی ہے جس سے جاری سرمائے کی طلب بھی کمی حد تک کم ہو جائے گی۔

<sup>24</sup> تفصیل کے لیے دیکھئے ”پاکستانی معیشت کی کیفیت، دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 09ء“۔





08ء سے سریے کی قیمت میں کمی، اور سرکاری اور نجی دونوں شعبوں میں تعمیراتی سرگرمیوں کا فقدان تھا۔ ان میں سے مؤخر الذکر وجہ نے زیر جائزہ عرصے میں نہ صرف اس شعبے کی بلکہ سیمنٹ، خام لوہے اور فولاد جیسی دیگر متعلقہ صنعتوں میں بھی قرضے کی طلب کو گھٹایا۔

#### ٹیلی مواصلات

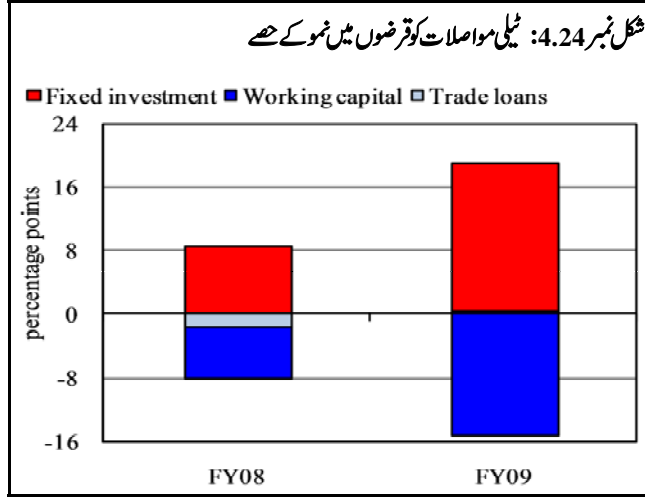
مالی سال 09ء کے جولائی تا مارچ عرصے میں ٹیلی مواصلات کے شعبے کو قرضوں میں نمو 3.7 فیصد رہی جبکہ گذشتہ مالی سال اس عرصے میں یہ 0.6 فیصد رہی تھی۔ جاری سرمائے کے قرضوں میں نمو اگرچہ تیزی سے کم ہوئی، طویل مدتی مالکاری کی بلند طلب وہ سبب ہے جس سے اس شعبے میں نمو کی وضاحت ہوتی ہے (دیکھئے شکل 4.24)۔ جاری سرمائے کے قرضوں میں کمی ممکنہ طور پر بلند ٹیکسوں اور شہری منڈیوں کی سیرشدگی (saturation) کی بنا پر صارف کی کم طلب، اور اس کے باعث شعبے کی سرگرمیوں میں آنے والی سست روی ہے۔<sup>25</sup> صارف کی طلب میں کمی موبائل فون سیٹ کی، گذشتہ سال کی نسبت جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران درآمد کرنے سے بھی ظاہر ہے۔<sup>26</sup>

معینہ سرمایہ کاری قرضوں کی طلب کی بنیادی وجہ بعض ٹیلی مواصلات کمپنیوں میں توسیع تھی جس کا مقصد خدمات کا دائرہ دور دراز علاقوں تک پھیلانا اور وائرلیس انٹرنیٹ کی سہولت فراہم کرنا تھا۔

اب جبکہ ملک میں موبائل فون صارفین کی تعداد 8.8 ملین سے بڑھ چکی ہے اور منڈی سیرشدگی کے مرحلے پر پہنچ چکی ہے، اس شعبے میں معینہ

<sup>25</sup> مالی سال 09ء کے بجٹ میں ٹیلی مواصلات کے شعبے پر جی ایس ٹی کی شرح 15 فیصد سے بڑھ کر 16 فیصد ہوگئی، نیز ہر موبائل سیٹ پر 500 روپے کسٹم ڈیوٹی عائد کر دی گئی۔ ماخذ: پی ٹی اے۔  
<sup>26</sup> رواں مالی سال جولائی تا مارچ موبائل فون کی درآمد میں 76 فیصد کی نمایاں کمی آگئی جبکہ مالی سال 08ء کے اسی عرصے میں یہ کمی 12 فیصد رہی تھی۔





سرمایہ کاری قرضوں کی طلب اگلے مہینوں میں نمایاں طور پر بڑھنے کا بظاہر امکان نہیں۔<sup>27</sup> تاہم موبائل بینکاری<sup>28</sup> ٹیلی مواصلات صنعت کا ایسا پرکشش شعبہ ہو سکتا ہے جس میں وسعت کی گنجائش موجود ہے۔ اس سلسلے میں ایک بڑی ٹیلی مواصلات کمپنی نے موبائل بینکاری شروع کرنے کے لیے اقدامات کیے ہیں۔

تجارت اور کاروبار کے شعبے میں قرضوں میں نموروں مالی سال جولائی تا مارچ 3

فیصد کم ہو گئی جبکہ گزشتہ مالی سال 13.7 فیصد کی مستحکم نمو ہوئی تھی۔ حالیہ کمی کی اہم وجہ تجارتی حجم گھٹنے کے سبب جاری مالکاری کی ضروریات کا کم ہونا تھا۔ آخری بات یہ کہ اسٹاک مارکیٹ کی سرگرمیوں پر پابندی اگرچہ دسمبر 08ء میں ہٹا لی گئی، تاہم اسٹاک بروکروں/ایجنٹوں کی جانب سے قرضوں کی طلب نے زور نہیں پکڑا۔ بظاہر اس کا سبب یہ ہے کہ بینک، اسٹاک مارکیٹ کی سرگرمیوں میں اضافی اکتشاف سے ہچکچا رہے ہیں۔ پس، اس مد میں قرضوں کی نموروں مالی سال جولائی تا مارچ 3.1 فیصد کم ہو گئی جبکہ گزشتہ مالی سال زیر نظر عرصے میں 11.7 فیصد کی عمدہ نمو ہوئی تھی۔

#### 4.4 امانتیں جمع کرنا<sup>29</sup>

بینکوں میں امانتیں جمع کرنے کی مجموعی نمومسلسل کم رہی ہے (دیکھئے شکل 4.25)۔ بیرونی جاری حسابات پر دباؤ میں معقول کمی کے باوجود ایسا ہوا، جو کہ امانتوں کی بنیاد میں کمی کا اہم ذریعہ تھا۔<sup>30</sup>

اکتوبر 08ء میں رقوم نکلوانے کا جوسلسلہ زور و شور سے چلا تھا، بینکوں نے اسے بخوبی برداشت کر لیا تھا تاہم کچھ ایسی تبدیلیاں وقوع پذیر ہوئی ہیں جن سے امانتوں میں نمورک گئی ہے، مثلاً (1) اقتصادی سرگرمیوں میں کمی جیسا کہ نجی شعبے کے قرضوں کی نمومک ہونے سے ظاہر ہے، (2) مرکزی بینک سے میزانیہ قرض گیری کم ہونے کے بعد بینکوں میں اسٹیٹ بینک کی طرف سے سیالیت کا کم ادخال، (3) قومی بچت

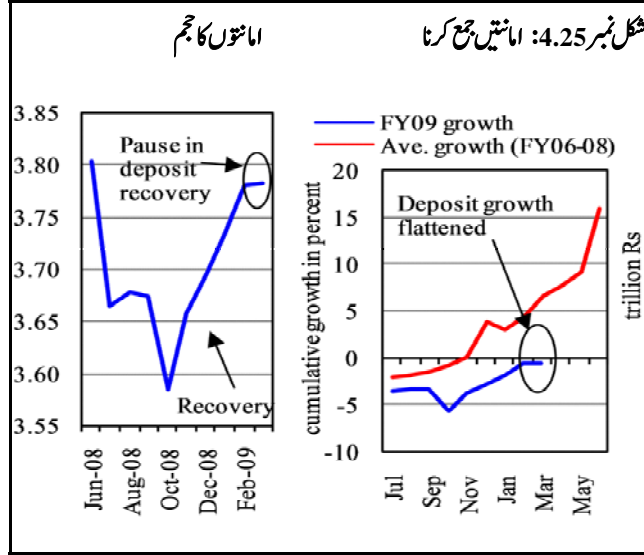
<sup>27</sup> تفصیل کے لیے دیکھئے پی ٹی اے کی سالانہ رپورٹ 2007-08ء۔

<sup>28</sup> موبائل بینکاری اس طریقے کو کہا جاتا ہے جس میں کسی موبائل آلے مثلاً موبائل فون کے ذریعے اپنے کھاتے کا بیلنس معلوم کیا جاسکتا ہے، کھاتے میں رقوم کالین دین اور ادائیگی وغیرہ کی جا سکتی ہے۔ موبائل بینکاری کے پہلے مرحلے میں کھاتے میں رقوم کے لین دین کی سہولت دی جاتی ہے۔ دوسرے مرحلے میں پیش کی جانے والی سہولتوں میں رقم کا کاغذ/پلاسٹک سے آزاد لین دین، رقوم کی منتقلی، موبائل طریقے سے فروخت، بیلامیاں، اور بروکرینج وغیرہ شامل ہیں۔

<sup>29</sup> اس بحث میں بینکاری نظام کی تمام امانتوں، بشمول سرکاری امانتوں کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

<sup>30</sup> امانتوں میں نمومیں، زرمبادلہ کی صورت میں بھیجی گئی کارکنوں کی ترسیلات بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ رواں مالی سال جولائی تا مارچ ان ترسیلات میں 19.7 فیصد اضافہ ہوا۔





اسکیموں کی طرف سے مسابقت کا بڑھنا، (دیکھئے جدول 4.9) اور امانتوں پر بہ وزن اوسط منافع میں کمی۔ چنانچہ رواں مالی سال جولائی تا مارچ بینکوں کی مجموعی امانتوں میں 0.6 فیصد کمی دیکھی گئی۔

تاہم مارچ 09ء کے دوران امانتوں میں ہونے والی نمو میں کمی کی توجیہ احتیاط کا تقاضہ کرتی ہے۔ اس مہینے چند کارپوریشن کی جانب سے درآمدات کی ادائیگی کرنے کے لیے بینکوں کی سرکاری امانتوں سے اور غیر ملکی کرنسی امانتوں سے رقوم (خالص) نکلوائی گئیں، چنانچہ مارچ کے دوران نجی اور کاروباری امانتوں میں ہونے والے اضافے کے اثرات زائل ہو گئے۔

**جدول 4.9: امانتوں کی نمو کو متاثر کرنے والے عوامل**

جولائی تا مارچ		
میں 09ء	میں 08ء	
-2.1	10.4	زر بنیاد
3.4	13.9	نئی شے کے قرضہ جات
17.2	7.1	قومی بچت اسکیموں کے تحت وصولیاں

**جدول 4.10: زمروں کے لحاظ سے بینک امانتوں میں نمو (جولائی تا مارچ)**

میں 09ء میں تبدیلی		میں 08ء میں تبدیلی		
مطلق تبدیلی ارب روپے میں	نومیں فیصد حصہ	مطلق تبدیلی ارب روپے میں	نومیں فیصد حصہ	
-0.17	-6.6	0.66	22.0	سرکاری بینک
-1.14	-43.3	2.04	68.1	بچکاری شدہ بینک
-0.05	-1.7	0.95	31.8	ضم شدہ بینک <sup>1</sup>
-0.08	-3.2	0.29	9.7	نجی بینک
0.32	12.3	0.51	16.9	غیر ملکی بینک
0.63	23.8	0.92	30.7	اسلامی بینک
-0.57	-21.5	5.36	179.1	تمام بینک

<sup>1</sup> گزشتہ پانچ برسوں کے دوران ضم شدہ بینک شامل ہیں

نوٹ: تمام بینکوں میں خصوصی بینک شامل ہیں۔

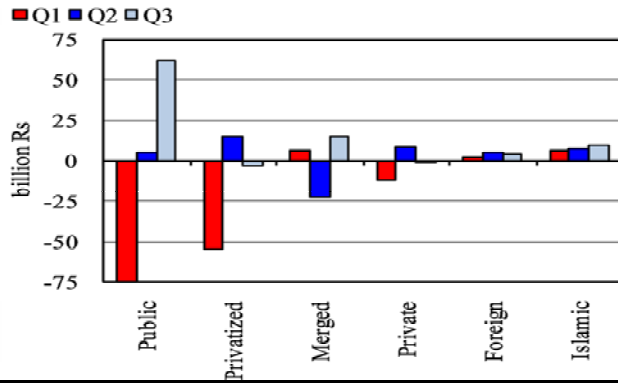
امانتوں کی نمو میں کمی نے تقریباً تمام بینکوں کو متاثر کیا۔ پانچ بڑے بینکوں<sup>31</sup> کی امانتوں میں سال بسال نمو (امانتی بنیاد کے لحاظ سے) جون 08ء میں 16.4 فیصد تھی جو مارچ 09ء میں 8.2 فیصد ہو گئی۔

گروپ وار تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ سرکاری اور نجی دونوں طرح کے بینکوں میں امانتیں جون 08ء والی سطح اب تک حاصل نہیں کر پائی ہیں، بالخصوص نجی بینکوں کی امانتی بنیاد میں نسبتاً زیادہ کمی آئی ہے (دیکھئے جدول 4.10)۔ مالی سال کی

<sup>31</sup> بینکاری نظام کی مجموعی امانتوں میں ان بینکوں کا حصہ 51.8 فیصد ہے۔



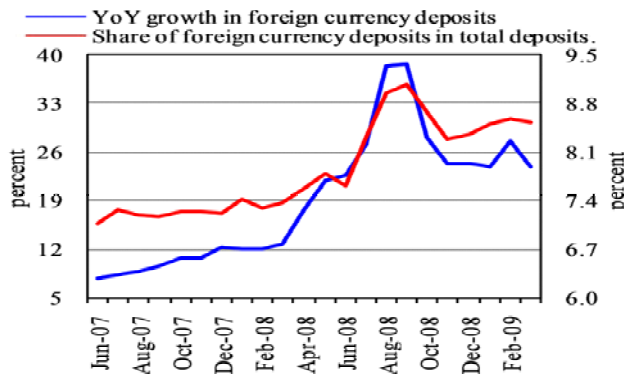
شکل نمبر 4.26: م س 09ء کے دوران امانتیں جمع ہونے کی سہ ماہی صورتحال



تیسری سہ ماہی کے دوران سرکاری بینکوں کی بازیافت کا عمل قابل لحاظ رہا (دیکھئے شکل 4.26)۔

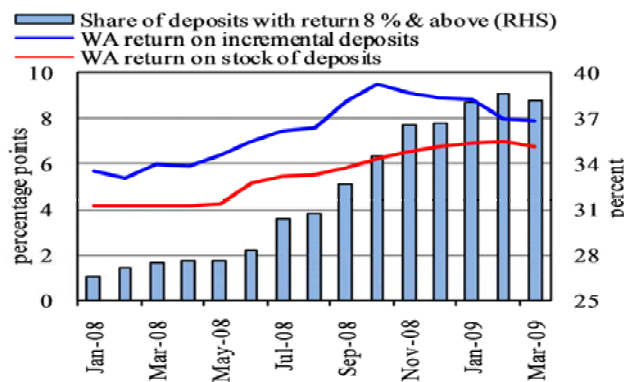
اسلامی بینکوں اور غیر ملکی بینکوں کی کارکردگی خاصی عمدہ رہی اور جون 08ء کے مقابلے میں ان کی امانتی بنیاد میں خالص اضافہ ہوا، تاہم امانتی نمو گزشتہ سال کے مقابلے میں اب بھی کم ہے۔

شکل نمبر 4.27: غیر ملکی کرنسی امانتوں میں رجحانات



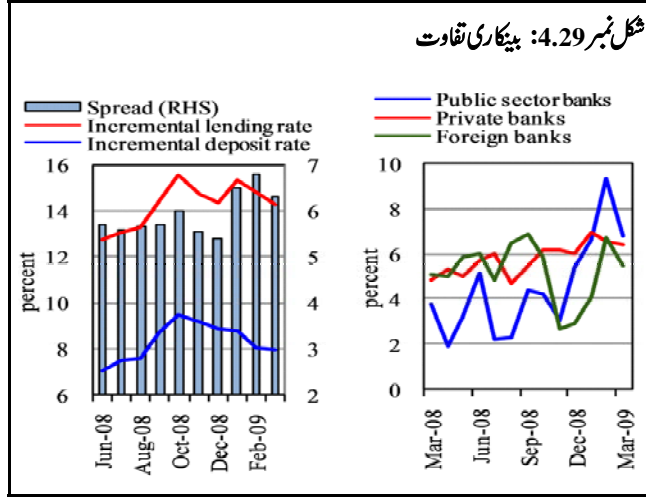
مجموعی امانتوں میں غیر ملکی کرنسی امانتوں کا حصہ اکتوبر 08ء کے بعد سے بتدریج بڑھ رہا ہے اور اپنی بلند ترین سطح پر معلوم ہوتا ہے کیونکہ ان امانتوں کی سال بسال نمو مارچ 09ء میں گر گئی (دیکھئے شکل 4.27)۔ مارچ 09ء کے دوران بینکوں سے 86 ملین ڈالر کی خالص رقوم ڈالر اور یورو والی غیر ملکی کرنسی امانتوں سے نکلائی گئیں۔

شکل نمبر 4.28: امانتوں پر منافع



مجموعی امانتی نمو میں کمی کی وجہ امانتوں پر اوسط منافع میں کمی ہے۔ بالخصوص امانتوں پر زیادہ سے زیادہ بہ وزن اوسط منافع اکتوبر 08ء کی 9.5 فیصد جیسی بلند سطح سے گر کر مارچ 09ء میں 8 فیصد تک آ گیا۔ اس کی وجہ غالباً یہ تھیں: (1) سیالیت میں اسٹیٹ بینک کے تعاون کا منحرف (perverse) اثر، اور (2) منڈی کی یہ توقعات کہ شرح سود بلند ترین سطح تک پہنچ چکی۔ اول الذکر صورت میں، ملکی بینکاری





نظام کے استحکام کو یقینی بنانے کے لیے اکتوبر 08ء میں اور اس کے بعد اسٹیٹ بینک کی جانب سے سیالیت میں زبردست تعاون سے بینکوں نے غالباً یہ اثر لیا کہ انہیں اپنی امانتوں میں اضافے کی ضرورت نہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ نئی شعبے کے قرضے میں نمو کم ہو گئی۔ چنانچہ مجموعی امانتوں میں بلند یافتہ والی امانتوں کا حصہ بھی حالیہ مہینوں میں کم ہوا ہے تو یہ حیران کن نہیں ہے (دیکھئے شکل 4.28)۔

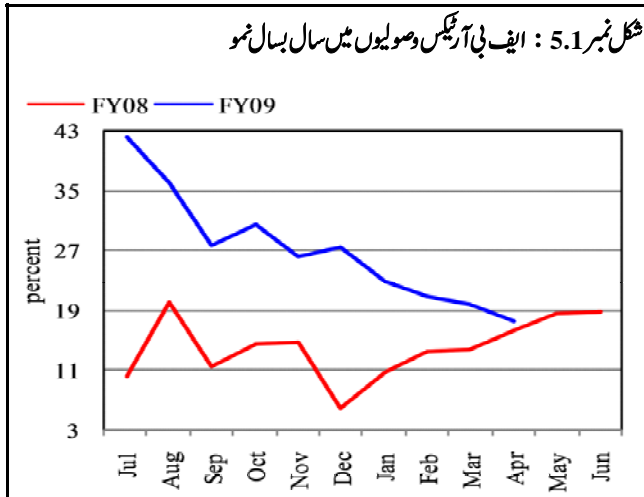
امانتی شرحوں کی حالیہ تخفیف کے باوجود مارچ 09ء میں بیکاری تفاوت میں معمولی کمی دیکھی گئی جس کی وجہ شرح سود میں ہونے والی نسبتاً بڑی کمی ہے (دیکھئے شکل 4.29)۔ اس سے قطع نظر، بیکاری تفاوت جون 08ء کے مقابلے میں 60 بی پی ایس بڑھ گیا ہے، اور اس میں بڑا حصہ سرکاری بینکوں اور غیر ملکی بینکوں کا ہے۔



### 5.1 عمومی جائزہ

وزارت خزانہ<sup>1</sup> کی جانب سے مالیاتی صورتحال کے بارے میں تازہ ترین جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ سال کے تخمین شدہ جی ڈی پی کی فیصد کے طور پر جولائی تا مارچ م س 09ء کا بجٹ خسارہ 3.1 فیصد رہنے کا امکان ہے جبکہ م س 08ء کے اسی عرصے میں یہ 4.7 فیصد تھا۔ اگرچہ یہ بہتری م س 09ء کے سالانہ بجٹ خسارے کے ہدف سے ہم آہنگ ہے تاہم اس کے معیار کا تعین مجموعی مالیاتی کھاتے جاری ہونے کے بعد ہی ہو سکتا ہے۔

جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران مالیاتی لین دین کے بارے میں محدود معلومات کی بنیاد پر بھی کچھ تبصرہ کیا جاسکتا ہے۔ اول، م س 09ء کے لیے 12.5 کھرب روپے کے ٹیکس محاصل کا ہدف پورا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ وفاقی بورڈ آف ریونیو کی وصولیوں میں آخر جون 2009ء



تک 24.1 فیصد کی سال بسال نمو ہو۔ ٹیکس وصولیوں (دیکھئے شکل 5.1) کی نمو میں کمی کے رجحان کے پیش نظر م س 09ء کے لیے ٹیکس محاصل کے ہدف کا حصول مشکل ہوگا۔ دوم، وفاقی بورڈ آف ریونیو کی وصولیاں کم ہونے کے باوجود جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران حکومتی محاصل کی نمو میں استحکام کا وہ رجحان متوقع طور پر برقرار رہے گا جو م س 09ء کی پہلی سہ ماہی میں دیکھا گیا تھا۔ اس کی وجہ تیسری سہ ماہی کے دوران غیر ٹیکس محاصل میں ہونے والا بڑا اضافہ ہے۔ علی الخصوص:

(1) اسٹیٹ بینک کے فاضل منافع کی منتقلی کی مد میں حکومت کو 63.3 ارب روپے ملے مارچ 09ء میں جس سے حکومت کو منتقل ہونے والا مجموعی منافع جولائی تا مارچ 135.3 ارب روپے ہو گیا (2) تیل کی بین الاقوامی اور ملکی قیمتوں کے درمیان جاری بڑے فرق کی بنا پر حکومت کو مزید سہارا ملا، اور (3) لاجسٹک سپورٹ کی مد میں 10 کروڑ ڈالر تیسری سہ ماہی کے دوران ملے۔

### 5.2 ملکی میزانیہ قرض گیری<sup>2</sup>

جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران ملکی ذرائع سے حکومت کو حاصل ہونے والا مجموعی قرض 353 ارب روپے تھا جو م س 08ء کی اسی مدت کی ملکی

<sup>1</sup> اقتصادی صورتحال کا جائزہ (جولائی تا مارچ 2008-09ء) جو وزارت خزانہ کی ویب سائٹ پر جاری کیا گیا۔ (www.finance.gov.pk)

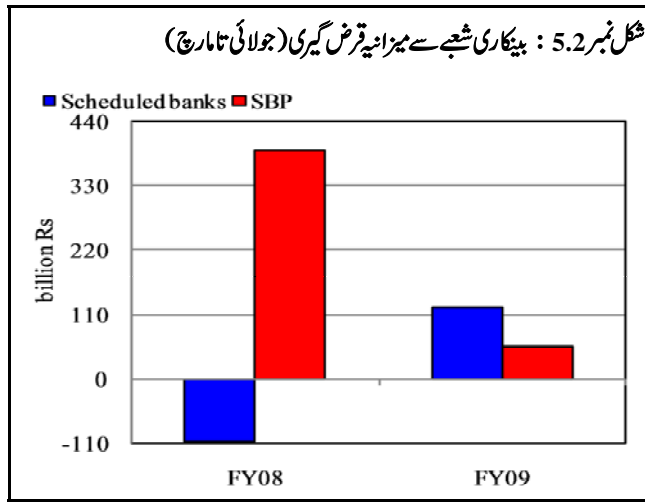
<sup>2</sup> اسٹیٹ بینک کے حساب کے مطابق حکومتی قرض گیری کے اعداد و شمار میں بینکوں میں حکومتی امانتوں کا لحاظ رکھا گیا ہے جبکہ قرضہ جات کے اعداد و شمار میں نہیں رکھا گیا۔ یہاں قرض گیری کے دیئے گئے اعداد و شمار میں غیر بینک مالکاری کے تحت امانتوں اور ریزرو فنڈ کے اثرات کو بھی شامل کیا گیا ہے۔



میزانیہ ضروریات سے خاصا کم ہے۔ اعانت میزانیہ کے لیے بیرونی قرض گیری میں واضح کمی کی بنا پر جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران بجٹ کی ملکی ذرائع سے قرض گیری میں کمی مالیاتی توازن میں بہتری کو ظاہر کرتی ہے۔

#### بینکاری نظام سے حاصل ہونے والی مالکاری

جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران بجٹ کی ضروریات پوری کرنے کے لیے بینکاری نظام سے لیا گیا خالص قرض 176.2 ارب روپے تھا جبکہ پچھلے سال اسی مدت میں 283.1 ارب روپے قرض لیا گیا تھا۔ مزید برآں بینکاری نظام سے حاصل ہونے والے قرض کی ساخت جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران بہتر ہوئی



کیونکہ اسٹیٹ بینک سے قرض پر انحصار میں خاطر خواہ کمی آئی (دیکھئے شکل 5.2)۔

جولائی تا مارچ م س 09ء میں اسٹیٹ بینک نے میزانیہ مالکاری کے لیے 55.7 ارب روپے فراہم کیے جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 390.9 ارب روپے دیے گئے تھے۔ زیر غور عرصے کے دوران اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض گیری کا تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ اگرچہ 174.4 ارب روپے نئے ٹی بلز کے اجرا کے ذریعے فراہم کیے گئے تاہم اسٹیٹ بینک کے پاس حکومتی امانتوں میں اضافے کی بنا پر اسٹیٹ بینک سے خالص مالکاری گھٹ گئی۔

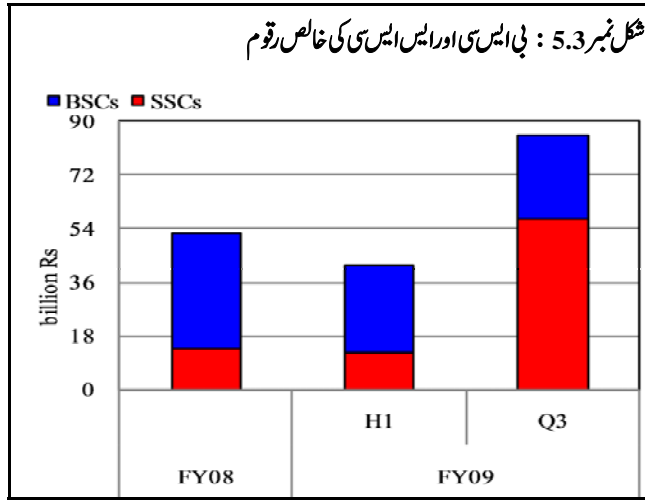
#### غیر بینک اداروں سے مالکاری

جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران غیر بینک اداروں سے (خالص) قرض گیری 176.8 ارب روپے بڑھ گئی جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 109.4 ارب کا قدرے کم اضافہ ہوا تھا۔ بینکوں سے حاصل ہونے والی مالکاری میں کمی کی وجہ سے میزانیہ مالکاری کے ملکی ذرائع میں غیر بینک اداروں کا حصہ بہت بڑھ گیا۔

غیر بینک مالکاری کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران حکومت نے بچت اسکیموں کے ذریعے 163.6 ارب روپے اکٹھا کیے جو پچھلے برس کی اسی مدت میں جمع کردہ 67.4 ارب روپے سے خاصے زیادہ ہیں۔

دلچسپ امر یہ ہے کہ جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران بچت اسکیموں سے حاصل ہونے والی مالکاری م س 09ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران رقوم کی غیر معمولی آمد کا نتیجہ تھی۔ اس سہ ماہی میں بہبود سیونگ سرٹیفکیٹس اور اسپیشل سیونگ سرٹیفکیٹس سے حاصل ہونے والی خالص رقم 85.1 ارب روپے بڑھ





گئی جو پورے م س 08ء کے دوران ان دونوں اسکیموں میں ہونے والی سرمایہ کاری سے بھی زیادہ ہے (دیکھئے شکل 5.3)۔ تیسری سہ ماہی کے دوران بہبود سیونگ سرٹیفکیٹس میں سرمایہ کاری میں اضافہ اس کی شرح منافع بڑھانے جانے کے بعد ہوئی لیکن مارچ 2009ء کے اواخر میں اسپیشل سیونگ سرٹیفکیٹس سے حاصل شدہ رقوم میں حیرت انگیز اضافہ غالباً ایک سرکاری ادارے کی جانب سے سرمایہ کاری کی بنا پر تھا جو اس نے شرح منافع میں فوری کمی کی توقع پر کی تھی۔

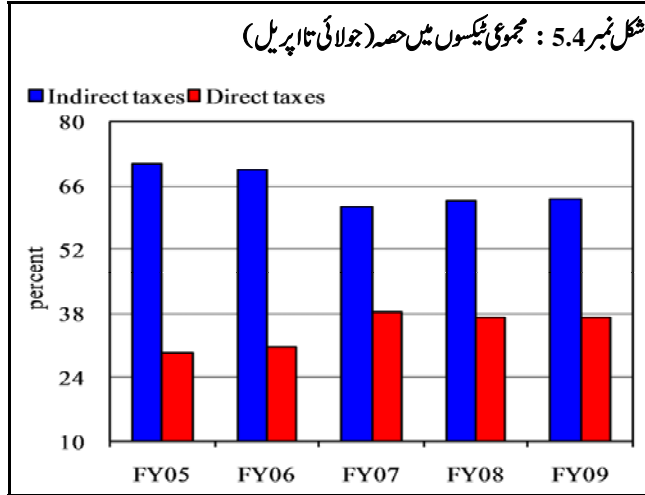
### 5.3 وفاقی بورڈ آف ریونیو کے ٹیکس محاصل

ٹیکس کے حوالے سے کارکردگی کے اظہاریوں سے پتہ چلتا ہے کہ م س 09ء کے لیے ٹیکس محاصل (بجٹ) کے ہدف میں کمی کا امکان ہے۔ جولائی تا اپریل م س 09ء کے دوران ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں 898.6 ارب روپے تھیں جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں یہ رقم 763.6 ارب روپے تھی۔ اس طرح 17.7 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا (دیکھئے جدول 5.1)۔ اگرچہ جولائی تا اپریل م س 09ء کے دوران ٹیکس وصولیوں میں ہونے والی سال بسال نمو م س 08ء کے اسی عرصے کے 16.3 فیصد سے کسی قدر زیادہ ہے تاہم ماہانہ رجحان پورے مالی سال 2008-09ء کے دوران ایف بی آر کے ٹیکس وصولیوں میں کمی ظاہر کرتا ہے (دیکھئے شکل 5.1)۔ اگر ایف بی آر م س 09ء کے بقیہ مہینوں کے دوران ٹیکس محاصل کی نمو میں کمی کا رجحان روکنے میں کامیاب ہو جائے تب بھی ٹیکس وصولیوں میں اضافے کی موجودہ رفتار اس 24.1 فیصد سال بسال نمو سے کم رہے گی جو م س 09ء کے سالانہ بجٹ کے ہدف 1250 ارب روپے کو پورا کرنے کے لیے درکار ہے۔

جدول 5.1: وفاقی بورڈ آف ریونیو کا جمع کردہ ٹیکس (جولائی تا اپریل)								
ارب روپے								
سالانہ ہدف فیصد			سال بسال تبدیلی (فیصد)		جمع کردہ خالص ٹیکس			
م س 07ء	م س 08ء	م س 09ء	م س 07ء	م س 08ء	م س 07ء	م س 08ء	م س 09ء	
25.9	284.6	332.5	12.5	16.9	25.9	284.6	332.5	پلاؤ-ٹیکس
403.6	479	566.1	18.7	18.2	403.6	479	566.1	بالو-ٹیکس
245.8	293.7	358.9	19.5	22.2	245.8	293.7	358.9	سیلز ٹیکس
54.7	70.6	90.0	28.9	27.6	54.7	70.6	90.0	وفاقی ایکسائز ڈیوٹی
103.1	114.8	117.2	11.4	2.1	103.1	114.8	117.2	سکسٹم
656.5	763.6	898.6	16.3	17.7	656.5	763.6	898.6	کل
ماخذ: وفاقی بورڈ آف ریونیو								



سالانہ ہدف کی فیصد کے لحاظ سے مجموعی ٹیکس وصولیاں اواخر اپریل 2009ء تک 71.9 فیصد ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ م س 08ء اور م س 07ء کی اسی مدت کے دوران سالانہ بجٹ کے اہداف بالترتیب 74.5 فیصد اور 78.6 فیصد حاصل کر لیے گئے تھے۔ یہ واضح رہے کہ م س 08ء میں ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں 17.8 ارب روپے کم رہی تھیں۔ م س 09ء کا 1250 ارب روپے کا ہدف حاصل کرنے کے لیے ایف بی آر کو بقیہ دو ماہ میں ہدف



کا تقریباً 28 فیصد جمع کرنا ہوگا جس کا مطلب یہ ہوا کہ ملک کی موجودہ معاشی صورتحال کے پیش نظر م س 09ء کے لیے حاصل کا ہدف حاصل کرنا مشکل ہوگا۔

جولائی تا اپریل م س 09ء کے دوران براہ راست ٹیکسوں کی وصولی سال بسال 16.9 فیصد بڑھ کر 332.5 ارب روپے ہو گئی جبکہ م س 09ء کے سالانہ بجٹ کا ہدف 499 ارب روپے تھا۔ دوسری جانب بالواسطہ ٹیکسوں میں مذکورہ عرصے کے دوران 18.2 فیصد نمو ہوئی

جبکہ پچھلے سال کے اسی عرصے میں 18.7 فیصد نمو ہوئی تھی۔ نتیجے کے طور پر مجموعی ٹیکس وصولیوں میں بالواسطہ ٹیکسوں کے حصے میں مسلسل دوسرے برس اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 5.4)۔

#### 5.4 ملکی قرضہ

جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران ملکی قرضے میں 484.4 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ م س 08ء کی اسی مدت میں 433 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا (دیکھئے جدول 5.2)۔ ملکی ذرائع سے حکومتی میزانیہ قرض گیری میں کمی کے باوجود جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران مطلق ملکی قرضے میں اضافہ ہوا۔ ملکی وغیرہ ملکی ذرائع سے آنے والی رقوم کے باعث حکومتی امانتیں بڑی مقدار میں جمع ہو گئیں جس سے مذکورہ خلا پُر ہوا۔

جدول 5.2: ملکی قرضوں میں اہم پیش رفت		
ارب روپے		
جولائی تا مارچ		
م س 09ء	م س 08ء	
14.8	16.7	ملکی قرضوں میں نمو (فیصد)
484.4	433.0	مطلق
		جس میں
198.3	111.5	طویل مدتی
286.1	321.6	قلیل مدتی
3,750.5	3,033.7	ملکی قرضوں کا اسٹاک (آخرا مارچ)

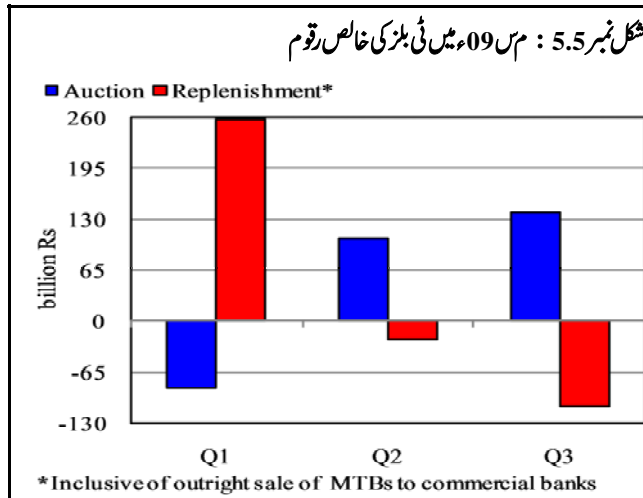
ملکی قرضے کی ہیئت ترکیبی جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران مستقل قرضے کا واجب الادا حجم 44 ارب روپے کے اضافے کے باعث 7.2 فیصد بڑھ گیا۔ اس حجم کو اجزاء میں تقسیم کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ اضافہ زیادہ تر اجارہ صکوک بانڈ سے ہونے والی وصولیوں کی بنا پر تھا



جدول 5.3: اہم مستقل قرضہ جاتی آلات کی مجموعی اور خالص وصولیاں (جولائی تا مارچ)				
ارب روپے				
م 09ء		م 08ء		
خالص	مجموعی	خالص	مجموعی	
9.7	25.9	57.5	68.8	پی آئی بی
27.8	27.8	-	-	اجارہ سکوٹ
7.0	75.8	8.7	78.5	پرائز بانڈ
-0.5	0.0	-11.9	0.0	دیگر
44.0	129.5	54.3	147.4	کل

(دیکھئے جدول 5.3)۔ جولائی تا مارچ م 09ء کے دوران اجارہ سکوٹ بانڈ کی تین کامیاب نیلامیوں سے حکومت نے 27.8 ارب روپے اکٹھا کیے۔ اگرچہ اس عرصے میں حکومت کو پی آئی بی کی تین نیلامیوں سے 25.9 ارب روپے ملے تاہم پی آئی بی کے میعاد پوری کرنے والے حجم پر کمرشل بینکوں کو ادائیگی سے خالص وصولیاں گھٹ کر 9.7 ارب روپے رہ گئیں۔

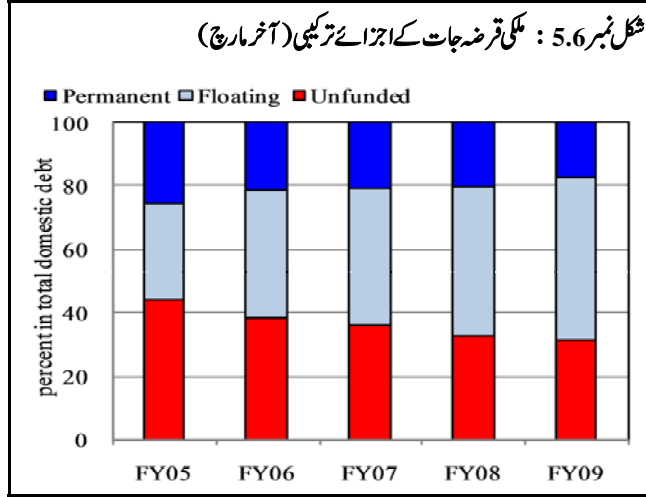
جولائی تا مارچ م 09ء کے دوران رواں قرضے میں 17.5 فیصد کی نمو ہوئی جبکہ پچھلے سال 29 فیصد ہوئی تھی۔ رواں قرضے کی نمو کم ہونے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت میزانیہ مالکاری کے لیے اب مرکزی بینک پر کم انحصار کر رہی ہے۔



رواں قرضے کا ایک نمایاں پہلو ٹی بلز کی ملکیتی ساخت میں تبدیلی ہے۔ حکومتی تمسکات میں کمرشل بینکوں کی دلچسپی بڑھنے کی وجہ سے ٹی بلز (نیلامی) کے واجب الادا حجم میں جولائی تا مارچ م 09ء کے دوران 29.6 فیصد کا اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 5.5)۔ ٹی بلز کی جانب رجحان اس لیے پیدا ہوا کہ قرض کے معیار کے خطرات میں اضافے کے ساتھ نجی شعبے میں بینکوں کے قرضے کی طلب کم ہو گئی جس سے نجی شعبے کو دیا جانے والا قرض گھٹ گیا۔ دوسری جانب میعاد پوری کرنے والے قرضوں کا حجم جولائی تا مارچ 11.5 فیصد بڑھ گیا جبکہ م 08ء کے اسی عرصے میں 87.1 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

نمو میں 11.5 فیصدی درجے کی باوجود، 31 مارچ 09ء تک رواں قرضہ مجموعی ملکی قرضے کا سب سے بڑا جز ہے۔ طویل میعاد کے قرضے بے قاعدگی کے ساتھ جاری کیے جانے سے، ملکی مجموعی قرضے میں مستقل قرضوں کا حصہ م 04ء سے متواتر کم ہونے لگا ہے۔ خصوصاً مارچ 09ء کے اختتام پر مستقل قرضوں کا حصہ کم ہو کر 17.4 فیصد رہ گیا جبکہ ایک سال قبل یہ 20 فیصد پر تھا۔ اسی طرح، رواں مالی سال جولائی تا مارچ کے

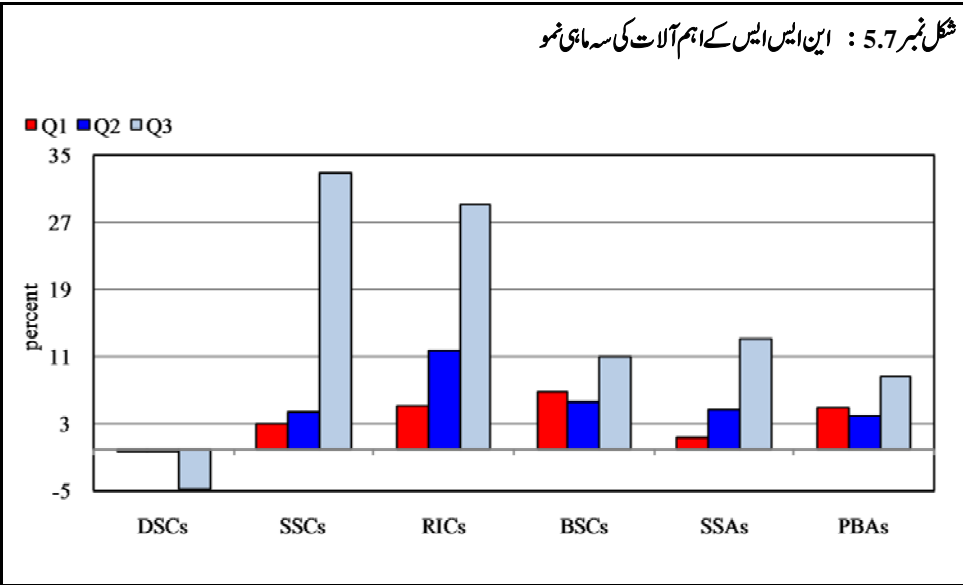




دوران 15.1 فیصد کی معقول نمو کے باوجود، مجموعی ملکی قرضے میں غیر فنڈ قرضے کا حصہ 1.6 فیصدی درجے کم ہو گیا۔ نتیجتاً مجموعی ملکی قرضے میں رواں قرضے کا حصہ زیر نظر عرصے کے دوران 4.2 فیصدی درجے بڑھ گیا (دیکھئے شکل 5.6)۔

میں 09ء کی دوسری سہ ماہی سے بچت اسکیموں کی سہ ماہی نمو سے ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس کے سوا تمام اسکیموں میں نمایاں بہتری دکھائی دیتی ہے (دیکھئے شکل 5.7)۔ اگرچہ جولائی تا مارچ میں

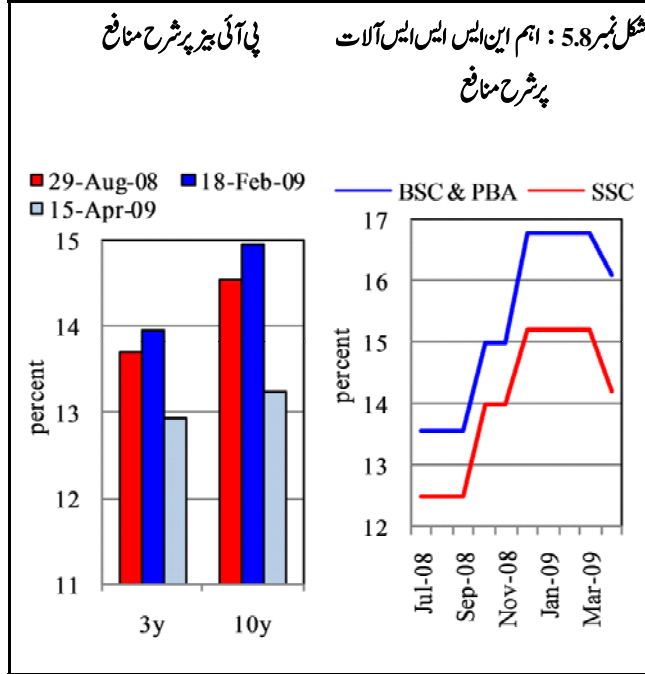
09ء کے دوران بہود سیونگ سرٹیفکیٹس کی مجموعی فروخت خاصی زیادہ تھی تاہم بھاری ادائیگیوں کے باعث خالص سرمایہ کاری کافی کم ہو گئی۔ میں 09ء کی



تیسری سہ ماہی میں اسٹیشنل سیونگ سرٹیفکیٹس کی مد میں بہت رقم آئی۔ اس میں صرف مارچ 2009ء کے دوران 39.6 ارب روپے کا خالص اضافہ ہوا۔ یہ غیر معمولی اضافہ غالباً صرف ایک سرکاری ادارے کی جانب سے ہونے والی سرمایہ کاری کی بنا پر تھا جسے توقع تھی کہ جلد ہی شرح منافع کم کر دی جائے گی۔

حکومت کی بجٹ ضروریات پوری کرنے کے لیے بینکوں کی آمادگی کے ساتھ طویل مدتی حکومتی تہسکات پر شرح سود میں کمی سے وفاقی حکومت کے لیے کم

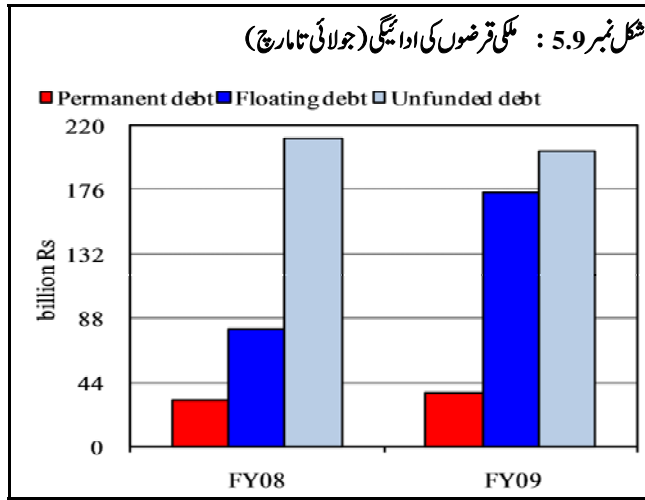




اپریل 2009ء سے اہم بچت اسکیموں پر شرح منافع میں 70 سے 140 بیس پوائنٹس کی کرنا ممکن ہو گیا (دیکھئے شکل 5.8)۔<sup>3</sup>

#### ملکی قرضوں کی واپسی

جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران ملکی قرضوں کی واپسی کی لاگت سال بسال 27.2 فیصد بڑھ کر 412.2 ارب روپے ہو گئی۔ اس حوالے سے اعداد و شمار کا تجزیہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ مستقل قرضوں کی واپسی کی لاگت واجب الادا رقم کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوئی ہے۔ ملکی قرض کی مجموعی واپسی میں ابھی تک سب سے بڑا جز غیر فنڈ قرض کی لاگت ہے (دیکھئے شکل 5.9) گو



کہ اس کا حصہ کم ہو کر جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران 49 فیصد رہ گیا ہے جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 65.2 فیصد تھا۔

اس کے برعکس ملکی قرض کی مجموعی واپسی میں رواں قرض کا حصہ جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران بڑھ کر 42.1 فیصد ہو گیا جبکہ پچھلے برس کے اسی عرصے میں 24.8 فیصد تھا۔ یہ صورتحال م س 08ء سے رواں قرض کے اسٹاک اور اس کے ساتھ شرح سود میں اضافے سے مطابقت رکھتی ہے۔

<sup>3</sup> بہود سیونگ سرٹیفکیٹس اور پی بی اے کی میعادوں سال جبکہ سیونگ سرٹیفکیٹس کی تین سال ہے۔



## 6.1 عمومی جائزہ

جدول 6.1: بیرونی حسابات کا خلاصہ ارب امریکی ڈالر				
نمبر تا اپریل		جولائی تا اپریل		
م س 09ء	م س 08ء	م س 09ء	م س 08ء	
-2.5	-8.2	-8.55	-11.2	الف۔ جاری حسابات کا توازن
-4.9	-9.0	-10.8	-12.3	(i) تجارتی توازن
8.8	10.2	16.0	16.4	برآمدات
-13.2	16.3	-2.6	16.9	سال ہساں نمو (فیصد)
13.8	19.2	26.8	28.7	درآمدات
-28.2	43.2	-6.8	28.5	سال ہساں نمو (فیصد)
2.4	0.8	2.2	1.1	(ii) نادیدہ رقم
4.0	3.2	6.4	5.3	ترسیلات
2.7	2.5	3.6	6.3	ب۔ مالی سرمایہ کاری
1.9	2.1	3.2	3.7	(i) بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
-0.8	-0.2	-1.0	0.1	(ii) بیرونی جزدانی سرمایہ کاری
1.6	0.5	1.3	2.4	(iii) دیگر سرمایہ کاری
0.2	1.0	0.3	0.4	ج۔ اخلاط اور بھول چوک
0.4	-4.8	-4.6	-4.5	د۔ مجموعی توازن

پاکستان کے بیرونی حسابات میں م س 09ء کے نومبر کے بعد سے جو بہتری شروع ہوئی تھی وہ آنے والے مہینوں میں بھی جاری رہی ہے جس کی بنیادی وجہ م س 09ء کے نومبر تا اپریل کے عرصے کے دوران جاری حسابات کے خسارے میں مسلسل کمی ہے جبکہ عالمی بحرانوں کی وجہ سے مالی رقوم کی آمد بدستور محدود رہی ہے (دیکھئے جدول 6.1)۔ چونکہ م س 09ء کے نومبر تا اپریل عرصے کے دوران جو اضافی رقوم پیدا ہوئی تھیں وہ صرف ابتدائی چار ماہ کے لیے خسارے کے اثر میں کمی لاسکیں تاہم مجموعی طور پر م س 09ء کے جولائی تا اپریل عرصے میں بیرونی جاری حسابات کے مجموعی خسارے میں خاصا بگاڑ نظر آیا ہے۔

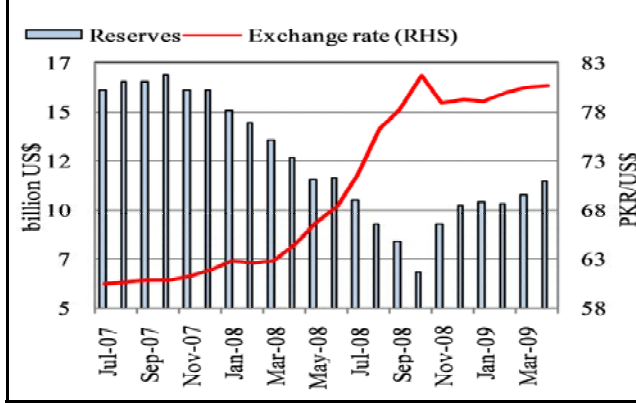
جولائی تا اپریل مالی سال 09ء کے دوران درآمدات میں کمی اور ترسیلات زر میں اضافے کی وجہ سے جاری حسابات کے خسارے میں کمی ہوئی ہے۔ زری تختی اور شرح مبادلہ میں کمی کی وجہ سے مجموعی طلب میں کمی واقع ہوئی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ درآمدی اشیا کی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے درآمدات کم ہوئی ہیں۔ خاص طور پر مالی سال 09ء جولائی تا اپریل کے درمیان درآمدات میں 6.8 فیصد کمی واقع ہوئی ہے جبکہ گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے کے دوران اس میں 28.5 فیصد نمو ہوئی تھی۔

شدید عالمی کساد بازاری کی وجہ سے برآمدات کی کمزور نمو اور ملک میں بجلی کی کمی نے زرمبادلہ کی آمدنی میں خاطر خواہ کمی پیدا کر دی جس سے گزشتہ سال کے زیر جائزہ مدت کے مقابلے میں جاری حسابات کے خسارے میں کمی پر منفی اثر پڑا۔

جاری حسابات، سرمایہ اور مالی کھاتے میں بہتری کے باوجود مالی سال 09ء جولائی تا اپریل کے دوران اس میں تیزی سے بگاڑ آیا ہے۔ بیرونی سرمایہ کاری اور قرضوں دونوں میں کمی کی وجہ سے یہ بگاڑ پیدا ہوا ہے۔ تاہم پاکستان کے اقتصادی پروگرام کے لیے آئی ایم ایف کی امداد کے بعد غیر



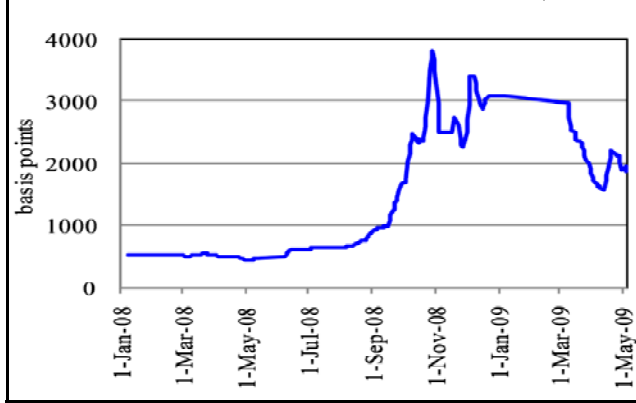
شکل نمبر 6.1: شرح مبادلہ اور زرمبادلہ کے ذخائر



ملکی رقوم کی آمد بحال ہوگئی جبکہ عالمی مالی بحران کی خراب صورتحال کی وجہ سے بیرونی سرمایہ کاری میں مسلسل کمی آئی ہے۔ درحقیقت مالی رقوم کی آمد میں بہتری کی بنیادی وجہ گزشتہ دو برسوں میں نجی سرمایہ کاری کی آمد کے حصے کے مقابلے میں دو طرفہ اور کثیر طرفہ بلند وصولیوں کی عکاسی ہے۔

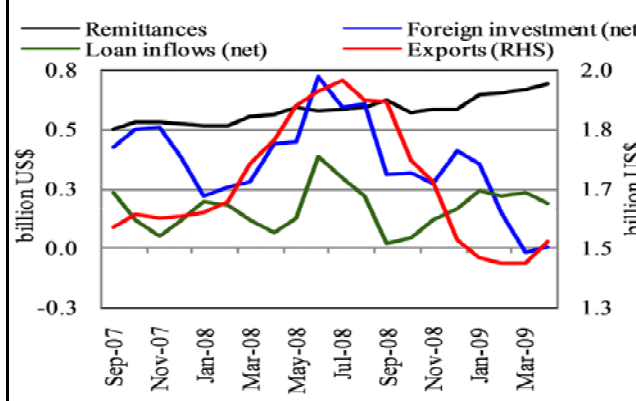
آئی ایم ایف سے امداد ملنے کی بعد کی مدت میں قرضوں کی آمد کی بحالی اور جاری حسابات کے خسارے میں کمی کی وجہ سے زرمبادلہ کے ذخائر اور شرح مبادلہ میں استحکام پایا گیا ہے (دیکھئے شکل 6.1)۔ اس لیے پاکستان کے پانچ سالہ بانڈ پر قرضہ تبدیل کے تفاوت (دیکھئے شکل 6.2) میں بھی گراوٹ آئی ہے (دیکھئے شکل 6.2)۔ تاہم یہ تفاوت تاریخی سطحوں کے لحاظ سے اب بھی زیادہ ہے۔

شکل 6.2: پاکستان کے قرضہ تبدیل کا تفاوت (5 سالہ عالمی بانڈ پر)



مندرجہ بالا بہتری کے باوجود کچھ ابھرتے ہوئے رجحانات ایسے ہیں جو کہ پریشانی کا باعث ہیں۔ ایشیا کی قیمتوں کے دباؤ میں کمی آئی ہے تاہم پاکستان کی بڑی برآمدی منڈیوں (امریکہ اور یورپی یونین) میں اس کی نمو کم ہوئی ہے جس سے ملکی برآمدات کو نقصان پہنچا ہے (دیکھئے شکل 6.3)۔ اسی طرح سے بدستور موجود مالی بحران کی وجہ سے پاکستان میں بیرونی سرمایہ کاری کی آمد میں کمی واقع ہوئی ہے (دیکھئے باکس 6.1)۔ مزید برآں وہ ممالک جہاں سے بھاری

شکل نمبر 6.3: زرمبادلہ کی آمد کے ماہانہ رجحانات (سہ ماہی حرکت پذیر اوسط)





مقدار میں ترسیلاتِ زر آ رہی تھیں وہاں ملازمتوں میں کٹوتی کی وجہ سے کارکنوں کی ترسیلات میں کمی کا خطرہ ہے جو کہ اس سے قبل بہت مضبوط رہی ہے۔

بیرونی رقوم کی آمد میں کمی کے علاوہ ان کے مابانہ رجحانات کی اجزائے ترکیبی میں بھی تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ بیرونی سرمایہ کی آمد میں کمی کے ساتھ پاکستان کا جاری حسابات کے خسارے میں ماکاری کے لیے قرضوں پر انحصار بڑھ گیا ہے (دیکھئے شکل 6.3)۔ قرضوں کے بڑھتے ہوئے حصے کی وجہ سے مجموعی سرمائے کی آمد طویل اور قلیل مدت میں بیرونی کھاتے کی پائیداری کے لیے اچھی پیش گوئی نہیں ہے۔

کہا جاسکتا ہے کہ گزشتہ دو برسوں میں بیرونی قرضوں میں تیزی کے ساتھ اضافہ ہوا ہے۔ خاص طور پر پاکستان کے بیرونی قرضے اور واجبات مالی سال 09ء کے آخر مارچ تک بڑھ کر تقریباً 150.1 ارب ڈالر ہو گئے ہیں۔ جو کہ دو سال قبل مالی سال 07ء کے اختتام پر 40.5 ارب امریکی ڈالر تھے۔

مزید شدید اور طویل عرصے تک جاری رہنے والے عالمی کساد بازاری (دیکھئے باکس 6.2) کی پیش گوئی کی وجہ سے آنے والے مہینوں میں بیرونی رقوم کی آمد میں خاطر خواہ بحالی کے امکانات بدستور کم ہیں۔ اس تناظر میں ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسی جامع حکمت عملی مرتب کی جائے جس سے ان بیرونی جھٹکوں کے ناموافق اثرات کو کم کیا جاسکے۔

خاص طور پر معاشی پالیسی کی طرف سے درآمدی طلب میں نمایاں کمی کے بعد بیرونی کھاتوں میں کمزوریوں کی وجوہات کو دور کرنے کی ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر بجلی، افرادی قوت کے جیسے انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری نہ صرف برآمدات میں فروغ کے لیے ضروری ہے بلکہ بیرونی سرمایہ کاری کے لیے پُرکشش ہوگی۔ اسی طرح سے گرتی ہوئی برآمدات کو بڑھانے کے لیے ہمیں اپنی برآمدات کو ترقی یافتہ ممالک سے تبدیل کر کے ابھرتی ہوئی معیشتوں کے ساتھ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اسی انداز میں برآمدی صنعتوں میں بیرونی سرمایہ فراہم کر کے برآمدات کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ امن و امان کی صورتحال بحال ہونے سے غیر ملکی خریدار اور سرمایہ کار دونوں پاکستان کی جانب راغب ہوں گے۔

#### باکس 6.1: ترقی یافتہ ممالک میں کساد بازاری اور ترقی پذیر ممالک اور ابھرتی ہوئی معیشتوں پر اس کے اثرات

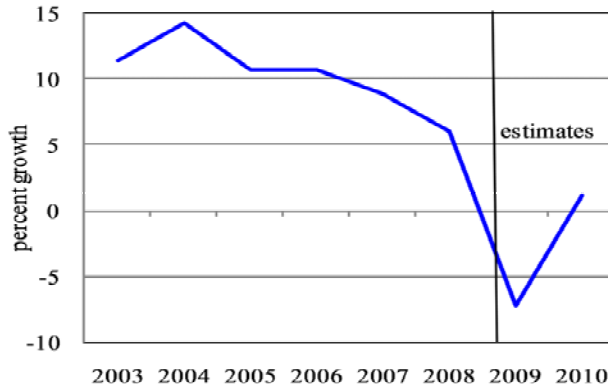
عالمی مالی ہیجان اور بڑھتی ہوئی کساد بازاری نے ترقی یافتہ ممالک کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے وہیں ابھرتی ہوئی معیشتیں بھی دو راستوں کے ذریعے اس سے متاثر ہو سکتی ہیں ایک تجارتی راستہ اور دوسرا سرمائے کی آمد کا راستہ۔ اس سے قبل ایشیائی ترقیوں اور طلب میں کمی کی وجہ سے ابھرتی ہوئی معیشتوں کی برآمدات کو نقصان پہنچا اور بعد میں ان معیشتوں میں سرمائے کی آمد میں بھی خاطر خواہ کمی آگئی۔

ترقیوں اور طلب میں کمی کے علاوہ تجارتی ماکاری میں کمی سے زیادہ تر ابھرتی ہوئی معیشتوں کی برآمدات پر بہت برے اثرات پڑے۔ تجارتی ماکاری کا حصول دشوار ہو گیا ہے کیونکہ مولڈ لائنز جیسے تجارتی بیرکاروں نے اپنی پبلش شپس پر مشکل اثاثوں کی اضافی رقوم کے باعث اپنی کاروباری سرگرمیوں میں کمی کر دی ہے۔

اس کے نتیجے میں 2008ء میں ابھرتی ہوئی معیشتوں کی برآمدی نمو میں کافی سست روی آگئی (دیکھئے شکل 6.1.1)۔ ترقی یافتہ ممالک میں کساد بازاری میں مزید شدت کا امکان ہے اس لیے آئی ایم ایف نے اپنی حالیہ عالمی اقتصادی جائزہ رپورٹ میں یہ پیش گوئی کی ہے کہ ترقی پذیر ممالک اور ابھرتی ہوئی معیشتوں کی برآمدات 2009ء میں 7.0 فیصد سے زائد گر جائے گی۔



شکل نمبر 6.1.1: ابھرتے ہوئے اور ترقی پذیر ملکوں کی برآمدات



Source: World Economic Outlook Data Base

عالمی مالی بحران کی وجہ سے ان معیشتوں میں نجی سرمائے کی آمد میں بہت کمی واقع ہوئی ہے۔ خصوصی طور پر براہ راست بیرونی سرمایہ کاری استقامت کا مظاہرہ کر رہی ہے جبکہ جزوئی اور دیگر سرمائے کی آمد میں مراجعت کی عکاسی ہو رہی ہے (دیکھئے شکل 6.1.2)۔ سرحد پار قرض گیری اچانک بند ہونے کی وجہ سے دیگر سرمائے کا اخراج بینکوں سے منتقلی کی عکاسی کرتا ہے اور بیرونی بینکوں نے ابھرتی ہوئی منڈیوں میں موجود ذیلی اداروں کی مالکاری ختم کر دی۔

آئی ایم ایف کی عالمی مالی استحکام کی رپورٹ کے مطابق ابھرتی ہوئی معیشتوں میں سرمائے کی آمد میں کمی کے رجحان میں 2009ء میں مزید تقویت کا امکان ہے۔ رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ ان معیشتوں میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں کمی آئے گی جس کی کئی وجوہات ہیں (الف) نجی انکوبینی قرضوں کی طلب کا ختم ہونا، (ب) اداروں کی مالکاری کے لیے قرضوں کی عدم دستیابی اور (ج) ابھرتی ہوئی معیشتوں کی نمو میں سست روی۔ اسی طرح جزوئی اور دیگر سرمایہ کاری میں مزید اخراج آئے گا جس سے پختہ منڈیوں پر دباؤ پڑے گا۔

عالمی رجحان کے لحاظ سے ترقی پذیر ممالک میں پاکستان بھی ان دو راستوں کے ذریعے کساد بازاری کے زیر اثر ہے۔ خاص طور پر پاکستان کی برآمدات میں کمی بڑا کردار اہم برآمدی منڈیوں میں جاری کساد بازاری کا ہو سکتا ہے۔

اسی طرح عالمی مالی بحران سے پاکستان میں نجی سرمائے کی آمد میں شدید کمی واقع ہوئی ہے۔ ملک میں سرمائے کی آمد کی ہیئت ترکیبی سے ظاہر ہوتا ہے کہ جزوئی اور دیگر سرمایہ کاری بری طرح متاثر ہوئی ہیں۔ تاہم دیگر ابھرتی ہوئی معیشتوں کے

مقابلے میں پاکستان میں دیگر سرمایہ کاری کی آمد کی ہیئت ترکیبی مختلف ہے۔ دیگر ابھرتی ہوئی معیشتوں میں سرمائے کا اخراج بیرونی بینکوں سے اچانک قرض گیری بند ہوجانے کی وجہ سے ہوئی جبکہ پاکستان کے بینکوں کا بیرونی بینکوں سے قرض گیری کا رجحان محدود ہے۔ پاکستان میں دیگر سرمایہ کاری کی آمد میں کمی کی بنیادی وجہ سرمایہ کاری اور نجی شعبے کے قرضوں کی کم آمد ہے۔

حوالہ

آئی ایم ایف کی عالمی مالی استحکام رپورٹ، اپریل 2009ء

## بکس 6.2: عالمی کساد بازاری 2009ء میں مزید شدت اختیار کر سکتی ہے

عظیم کساد بازاری دور کے بعد سب سے شدید عالمی مالی بحران اور مالی منڈیوں پر کم بھروسے کی وجہ سے عالمی معیشت میں کساد بازاری میں شدت آگئی ہے۔ امریکی معیشت مالی دباؤ کا شکار ہے اور مکاناتی شعبے میں مسلسل کمی آ رہی ہے۔ مغربی یورپ اور جدید ایشیا عالمی تجارت میں کمی کا شکار ہیں۔ دوسری طرف ابھرتی ہوئی معیشتیں تجارتی اور مالی بحران دونوں کے ہی ذریعے بری طرح متاثر ہیں۔



خراب اثاثوں پر نقصانات کی غیر یقینی صورتحال اور مالی منڈیوں پر کم بھروسے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس دفعہ کا مالی دباؤ گزشتہ حالات کے مقابلے میں زیادہ دیر تک چلے گا۔ مثلاً آئی ایم ایف نے اپنی عالمی مالی استحکام رپورٹ (اپریل 2009ء) میں 2007-10ء کے دوران تمام مالی اداروں کے امریکی اثاثوں میں نقصانات کے تخمینے میں مزید اضافہ کر دیا ہے اور اسے جنوری 2009ء کی سطح 22 کھرب ڈالر سے بڑھا کر اپریل 2009ء میں 27 کھرب ڈالر کر دیا ہے۔

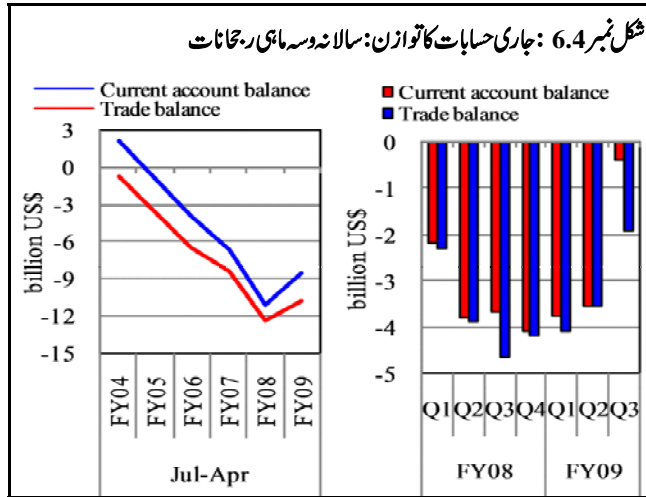
اس کے نتیجے میں آئی ایم ایف نے اپنے عالمی اقتصادی جائزے (اپریل 2009ء) میں عالمی معیشت کے لیے اپنی ابتدائی پیچیدگی (جنوری 2009ء) میں نظر ثانی کر کے پست ہی رکھی ہے۔ جدید معیشتیں سکونے کی وجہ سے عالمی معیشت 2009ء میں 1.3 فیصد سکونے جائے گی۔ اسی طرح ابھرتی ہوئی معیشتوں میں 2008ء میں 6.1 فیصد کے مقابلے میں 2009ء میں تیزی کے ساتھ 1.6 فیصد پست رہنے کی پیچیدگی کی گئی ہے۔

اس موضوع پر ملنے والے مواد سے معلوم ہوتا ہے کہ کساد بازاری میں پائی جانے والی شدت اور اس کا دورانیہ ابھی جاری رہے گا۔ کساد بازاری پر مشاہداتی کام سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی بحرانوں سے جڑی یہ کساد بازاری غیر معمولی طور پر شدید ہے اور اس کی بحالی بہت سست روی کے ساتھ ہوگی۔ مثال کے طور پر کلاسٹرز، اسٹائن، ایم ایان کوزے اور میکرو میٹرز (2008ء) نے 1960ء تا 2007ء کی مدت میں اداسی سی ڈی کے 21 ممالک میں 122 کساد بازار یوں میں کساد بازار یوں، قرضوں کی قلت اور اثاثہ جاتی نرخ میں کمی کے اہم معاشی و مالی متغیرات کے رویے کا جامع انداز میں جائزہ لیا ہے۔ ان کی تحقیق کے مطابق قرضوں کی قلت اور ممالکوں کے نرخ میں کمی سے متصل کساد بازار یاں دیگر کساد بازار یوں کی نسبت شدید اور لمبے عرصے تک چلیں گی۔ خاص طور پر مالی قلت کے بغیر کساد بازار یوں کی نسبت پیداوار کے نقصانات دو سے تین گنا زیادہ ہیں۔

#### حوالہ جات

- 1۔ کلاسٹرز، اسٹائن، ایم ایان کوزے اور میکرو میٹرز (2008ء) "What Happens During Recessions, Crunches, and Busts?" آئی ایم ایف ورکنگ پیپر 08/274۔
- 2۔ آئی ایم ایف عالمی اقتصادی جائزہ (اپریل 2009ء)

## 6.2 جاری حسابات کا توازن



م س 09ء کی دوسری سہ ماہی میں جاری حسابات کے خسارے میں آنے والی کمی اس سہ ماہی میں بھی جاری رہے گی (دیکھئے شکل 6.4)۔ اس لیے م س 09ء کی تیسری سہ ماہی میں جاری حسابات کا خسارہ گزشتہ چودہ سہ ماہیوں میں سب سے پست سطح پر ہے۔ خاص طور پر م س 09ء جولائی تا اپریل کے لیے جاری حسابات کے خسارے میں 23.5 فیصد کمی واقع ہوئی ہے جب جاری حسابات کا خسارہ گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے کی نسبت 68.6 فیصد بڑھ گیا تھا۔

گزشتہ سال کے رجحان کی طرح رواں مالی سال جولائی تا اپریل میں جاری حسابات کے خسارے میں کمی کی بنیادی وجہ تجارتی خسارے میں ہونے والی کمی ہے (دیکھئے شکل 6.4)۔ تجارتی خسارے میں کمی کی وجہ سے جاری حسابات کے خسارے میں تقریباً 58 فیصد کمی واقع ہوئی جبکہ باقی



ماندہ کمی نا دیدہ کھاتے میں فاضل رقم آنے کی وجہ سے ہوئی۔ درآمدات میں کمی کی وجہ سے تجارتی خسارے میں کمی آئی ہے جبکہ نا دیدہ کھاتے میں فاضل رقم آنے کی وجوہات میں ترسیلات زر میں زیادہ اضافہ اور نقل و حمل کی سہولتوں کے معاوضے کی وصولیابی ہیں۔

درآمدی قیمتوں میں کمی اور طلب کے دباؤ میں کمی کے ساتھ ترسیلات زر کی آمد اور نقل و حمل کی سہولتوں کے معاوضے کی مزید وصولیابی کی توقع سے م س 09ء کے باقی مہینوں میں بھی جاری حسابات کا خسارہ کم ہونے کا امکان ہے۔ تاہم شدید عالمی کساد بازاری کی وجہ سے درآمدی نمو میں مزید کمی آنے والے مہینوں میں جاری حسابات کے خسارے میں آنے والی بہتری میں کچھ حد تک مزاحمت کر سکتی ہے۔ اس کے نتیجے میں اسٹیٹ بینک کی حالیہ پیش گوئی کے مطابق م س 09ء میں جاری حسابات کے خسارے اور جی ڈی پی کے تناسب میں 5 سے 5.5 فیصد تک کمی ہوگی جو گزشتہ م س میں 8.4 فیصد تھا۔

## 6.2.1 تجارتی کھاتہ<sup>1</sup>

مالی سال 08ء جولائی تا اپریل کے عرصے میں تجارتی خسارہ 48.2 فیصد بڑھ گیا تھا۔ اس کے مقابلے میں مالی سال 09ء کے اسی عرصے میں یہ گھٹ کر 12.3 فیصد رہ گیا ہے۔ برآمدات میں کمی کے ساتھ تجارتی خسارے میں ہونے والی تمام کمی درآمدات میں کمی کی وجہ سے ہے۔

گزشتہ مالی سال جولائی تا اپریل کے دوران برآمدی نمو 16.9 فیصد رہی تھی جبکہ رواں مالی سال اسی عرصے کے دوران یہ تیزی سے کم ہو کر 2.6 فیصد تک پہنچ گئی ہے۔ برآمدی نمو میں ہونے والی کمی کا بنیادی سبب بڑی برآمدی منڈیوں میں کساد بازاری کی وجہ سے طلب کا گھٹنا اور برآمدی قیمتوں میں کمی ہے۔ اس کے علاوہ ملک میں بجلی کی کمی اور امن و امان کی خراب صورتحال برآمدات کی ناقص کارکردگی کے اہم عناصر ہیں۔

دوسری طرف مالی سال 09ء جولائی تا اپریل کے دوران درآمدی بل میں 6.8 فیصد کمی واقع ہوئی جو سخت زری پالیسی اور شرح مبادلہ میں تخفیف کی وجہ سے درآمدی قیمتوں میں گراؤ اور ملکی طلب کے دباؤ میں کمی کی عکاسی کرتا ہے۔

## 6.2.2 خدمات (خالص)

م س 09ء جولائی تا اپریل کے دوران خدمات کی تجارت میں خسارہ 41.3 فیصد کم ہو گیا جس میں گزشتہ سال اسی عرصے کے دوران 42 فیصد کی توسیع ہوئی تھی۔ اس کمی کا 90 فیصد درآمدی خدمات میں کمی کی وجہ سے جبکہ باقی 10 فیصد کمی برآمدی خدمات میں اضافے کی وجہ سے ہوئی ہے۔

نقل و حمل کی سہولتوں کے معاوضے کی زیادہ وصولیابی اور پاکستان کی فضائی کمپنیوں کی بیرونی آمدنی (دیکھئے جدول 6.2) برآمدی خدمات میں نمو کی عکاسی کرتے ہیں۔

دوسری جانب درآمدی خدمات میں کمی کی بنیادی وجہ زرمبادلہ کمپنیوں کی طرف سے رقوم کی منتقلی کی پست سطح ہے۔ جیسا کہ گزشتہ رپورٹوں میں بتایا

<sup>1</sup> یہ سیکشن اسٹیٹ بینک کے مرتب کردہ زرمبادلہ ڈیٹا پر مبنی ہے جو کہ وفاقی محکمہ شماریات کے اعداد و شمار کے مطابق نہیں، کیونکہ محکمہ شماریات اپنے اندراجات میں درآمدات میں بار برداری اور نیٹے کی لاگت، کوریج میں موجود فرق، بروقت اور نقل از وقت بحال چیسے امور کو مد نظر رکھتا ہے۔



گیا ہے کہ مبادلہ کمپنیوں سے بیرون ملک اخراج میں خاصی کی واقع ہوئی ہے جس کا اہم سبب اسٹیٹ بینک کے قواعد و ضوابط میں تبدیلی ہے جس کے تحت مبادلہ کمپنیوں کے قانونی لین دین کو گزشتہ مہینوں کے دوران آنے والی ترسیلات زر کے 75 فیصد تک محدود کر دیا گیا ہے۔<sup>2</sup>

جدول 6.2: خدمات کی تجارت کی تفصیلات (جولائی تا اپریل) ملین ڈالر		
خدمات کی برآمدات میں اضافے کے اہم ذرائع		
میں 09*	میں 08	
1,002.0	858.0	نقل و حمل
386.0	354.0	دیگر کاروباری خدمات
927.0	864.0	حکومتی خدمات
465.0	282.0	جس میں لاجسٹک سپورٹ
2,914.0	2,672.0	کل
خدمات کی درآمدات میں کمی کے اہم ذرائع		
میں 09*	میں 08	
907.0	1,340.0	سفر
		جس میں: ادائیگی بذریعہ
632.0	1,074.0	مبادلہ کمپنیاں
1,367.0	2,975.0	دیگر کاروباری خدمات
		جس میں: ادائیگی بذریعہ
506.0	2,220.0	مبادلہ کمپنیاں
6137.0	8,165.0	کل
* عبوری		

### 6.2.3 آمدنی (خالص)

جولائی تا اپریل میں 09ء کے دوران آمدنی کھاتے کے خسارے میں 16.9 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں یہ 6.6 فیصد بڑھا تھا (دیکھئے جدول 6.3)۔ اس ابتری میں بڑا حصہ (71.1 فیصد) زرمبادلہ کی آمدنی میں کمی ہے۔ اس کے علاوہ (33.9 فیصد) اس میں خام تیل اور معدنیات کی خریداری میں بلند ادائیگیوں کا بھی کردار ہے۔ زرمبادلہ کی آمدنی میں کمی کی بنیادی وجہ زرمبادلہ کے ذخائر کی پست سطح ہے جبکہ خام تیل اور معدنیات بھاری خریداری کی عکاسی کرتی ہے۔<sup>3</sup>

جولائی تا اپریل میں 09ء کے دوران غیر ملکی

جدول 6.3: جاری حسابات کا توازن ملین ڈالر				
میں 09*		میں 08		
نمبر تا اپریل	جولائی تا اپریل	نمبر تا اپریل	جولائی تا اپریل	
-4931.0	-10794.1	-8995.0	-12313.0	1۔ تجارتی توازن
8825.0	15980.5	10168.0	16402.0	برآمدات
13756.0	26774.6	19163.0	28715.0	درآمدات
-1497.0	-3223.0	-3383.0	-5493.0	2۔ خدمات (خالص)
-966.0	-1953.0	-1351.0	-2056.0	نقل و حمل
-183.0	-721.0	-743.0	-1113.0	سفر

<sup>2</sup> تفصیلات کے لیے دیکھئے ایف ای سرکرنر نمبر 04 تا رنچ 09 مئی 2008ء۔

<sup>3</sup> واقعاتی شاہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ خام تیل کی قیمتوں میں کمی کے باوجود خام تیل اور معدنیات کی خریداری کی ادائیگی میں اضافہ ہوا ہے جس سے (الف) مجموعی خریداری میں گیس کا حصہ زیادہ ہونے اور (ب) تیل اور گیس کی زائد مقدار نکالے جانے کی عکاسی ہوتی ہے۔



1.0	-5.0	-11.0	12.0	مواصلاتی خدمات
-29.0	-34.0	-11.0	-13.0	تعمیراتی خدمات
-47.0	-63.0	-37.0	-90.0	بیرہ خدمات
-59.0	-93.0	-92.0	-110.0	مالی خدمات
22.0	52.0	14.0	8.0	کمپیوٹر اور اطلاعیاتی خدمات
-53.0	-70.0	-25.0	-63.0	رائٹنگ اور انسٹیشن فیس
-392.0	-981.0	-1660.0	-2621.0	دیگر تجارتی خدمات
2.0	2.0	2.0	2.0	ذاتی، ثقافتی و تفریحی خدمات
207.0	643.0	531.0	551.0	حکومتی خدمات
100.0	465.0	282.0	282.0	جس میں: لاجسٹک سپورٹ
<b>-2157.0</b>	<b>-3612.0</b>	<b>-1863.0</b>	<b>-3090.0</b>	<b>3۔ آمدنی (خالص)</b>
-2165.0	-3624.0	-1869.0	-3097.0	سرمایہ کاری آمدنی (خالص)
-1573.0	-2697.0	-1522.0	-2587.0	براہ راست سرمایہ کاری
-278.0	-501.0	-284.0	-546.0	جس میں: نفع اور منافع منقسمہ
-846.0	-1403.0	-740.0	-1226.0	خام تیل اور معدنیات کی خریداری
-208.0	-362.0	-116.0	-204.0	جزدانی سرمایہ کاری
-106.0	-155.0	-149.0	-189.0	جس میں: منافع منقسمہ
-377.0	-525.0	-390.0	-532.0	بیرونی قرض پر آئی ایم ایف چارٹرز اور سود
-45.0	-93.0	-114.0	-169.0	نئی بیرونی قرض پر سود
46	65	279	402	دیگر (خالص)
<b>6041.0</b>	<b>9082.0</b>	<b>6011.0</b>	<b>9723.0</b>	<b>4۔ جاری منتقلی (خالص)</b>
5990.0	8936.0	5603.0	9296.0	نئی منتقلی
4011.0	6356.0	3238.0	5317.0	کارکنوں کی ترسیلات
85.0	-230.0	148.0	351.0	بیرونی کرنسی کھاتے - رہائشی
1894.0	2810.0	2217.0	3628.0	دیگر
72.0	247.0	1296.0	2040.0	جس میں: مبادلہ کمپنیاں
51.0	146.0	408.0	427.0	سرکاری منتقلی
<b>-2544.0</b>	<b>-8547.1</b>	<b>-8230.0</b>	<b>-11173.0</b>	<b>جاری حسابات کا توازن</b>
<b>-636.0</b>	<b>-1068.4</b>	<b>-2057.5</b>	<b>-1396.6</b>	<b>ماہانہ اوسط</b>
				* عبوری

سرمایہ کاری پر منافع کی ترسیل اور منافع منقسمہ گزشتہ مالی سال کے اس عرصے کے مقابلے میں کم رہا (دیکھئے جدول 6.4)۔ یہ کمی مالی کاروبار اور مواصلات میں کم منافع کی عکاسی کرتی ہے۔ اول الذکر میں کم منافع کی وجہ معیشت میں سست روی کی وجہ سے بینکوں کے نفع یابی میں کمی اور غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافہ ہے تاہم مؤخر الذکر کی پٹی سی ایل کورضاً کارانہ علیحدگی اسکیم (وی ایس ایس) کے کم منافع کے باعث ہوئی۔



جدول 6.4: منافع و منافع منقسمہ کی شعبہ وار بیرون ملک ترسیل (جولائی تا مارچ) <sup>1</sup> ملین ڈالر						
میں 09ء			میں 08ء			
کل	بیرونی جز دانی سرمایہ کاری	برہ راست بیرونی سرمایہ کاری	کل	بیرونی جز دانی سرمایہ کاری	برہ راست بیرونی سرمایہ کاری	
71.3	12.8	58.5	54.9	7.0	47.9	پٹرولیم کی صفائی
63.8	42.9	20.8	60.5	34.0	26.5	تیل و گیس کی تلاش
141.0	7.4	133.7	126.5	15.7	110.8	بجلی
60.1	3.6	56.5	17.8	7.1	10.7	تجارت
44.7	5.2	39.5	88.1	9.2	78.9	مواصلات
43.5	16.5	27.1	56.4	17.1	39.3	مالی کاروبار
140.7	24.8	115.8	183.1	42.5	140.6	دیگر
565.1	113.1	452.0	587.2	132.4	454.8	کل
<sup>1</sup> جولائی تا اپریل مالی سال 09ء کے اعداد و شمار دستیاب نہیں ہیں۔						
<sup>2</sup> عبوری						

#### 6.2.4 جاری منتقلیاں

گزشتہ سال کے ابتدائی دس ماہ کے دوران 15.1 فیصد کی نمو کے مقابلے میں میں 09ء جولائی تا اپریل عرصے کے دوران جاری منتقلیاں 6.6 فیصد کم ہو گئیں۔ جبکہ سال بسال کارکنوں کی ترسیلات میں 19.5 فیصد اضافہ ہوا اس لیے جاری منتقلیوں میں کمی کی بنیادی وجہ دیگر نجی منتقلیوں کی کمی اور اقامتی بیرونی کرنسی کھاتے سے رقوم کا اخراج ہے۔ مبادلہ کمپنیوں کی جانب سے رقوم کی کم آمد کی وجہ سے دیگر نجی منتقلیوں کی سطح پست رہی ہے۔<sup>4</sup>

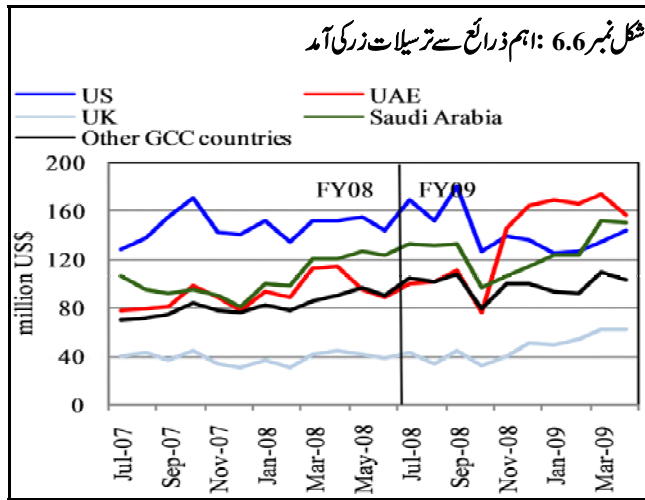
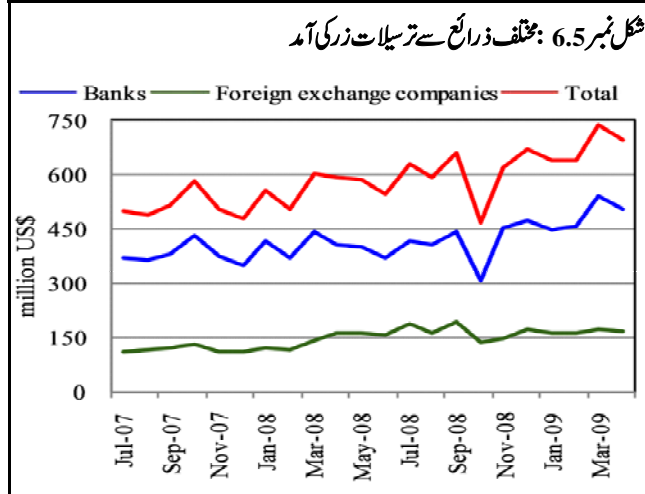
#### کارکنوں کی ترسیلات

کارکنوں کی ترسیلات میں مسلسل اضافے کا یہ پانچواں سال ہے۔ مالی سال 09ء جولائی تا اپریل عرصے کے دوران ترسیلات زیر میں سال بسال 19.5 فیصد نمو ہوئی جو گزشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران 19.5 فیصد نمو پر اضافہ ہے۔ تاہم رواں سال ترسیلات کے ذرائع اور اجزائے ترکیبی گزشتہ سال کے مقابلے میں کچھ مختلف تھے۔ مثال کے طور پر جولائی تا اپریل مالی سال 09ء کے دوران زیادہ تر ترسیلات بینکوں کی جانب منتقل کی گئیں جبکہ گزشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران مبادلہ کمپنیوں کی طرف بلند رقوم کی آمد ہوئی تھی۔ اسی لحاظ سے رواں مالی سال کے ابتدائی دس ماہ کے دوران ترسیلات میں نمو کا بڑا حصہ (88.8 فیصد) خلیج ممالک کا ہے جبکہ گزشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران تمام خطوں کی جانب سے ترسیلات میں اضافہ ہوا تھا۔

یہ تبدیلی مابانہ رجحانات میں زیادہ واضح ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر مالی سال 09ء اکتوبر کے بعد سے مبادلہ کمپنیوں کے مقابلے میں بینکوں کے ذریعے ترسیلات میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے (دیکھئے شکل 6.5)۔ جیسا کہ پچھلی رپورٹوں<sup>5</sup> میں بتایا گیا ہے اس کی وجہ رقوم کی غیر دستاویزی

<sup>4</sup> چونکہ ایسی رقوم کی آمد کو مبادلہ کمپنیوں کی جانب سے رقوم کی بیرون ملک منتقلی کی کوئٹہ اندراج میں شامل کیا جاتا ہے (خدمات کھاتے میں درج) اس لیے ان کا جاری حسابات پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔  
<sup>5</sup> تفصیلات کے لیے دیکھئے اسٹیٹ بینک کی دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے 09-2008ء۔





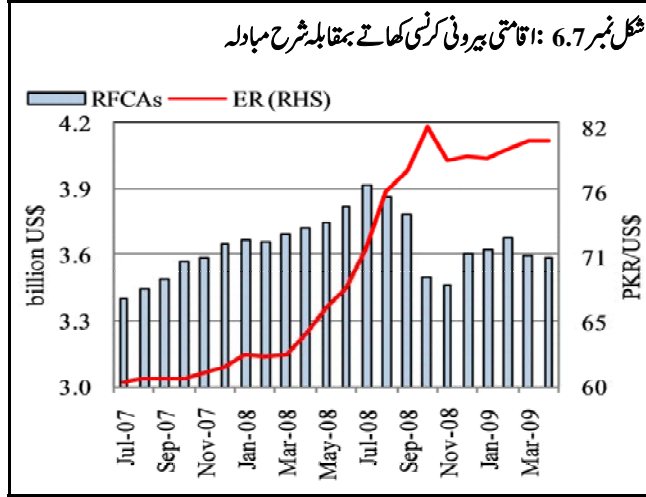
منتقلی کے خلاف کیا گیا اقدام ہو سکتا ہے۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس اقدام سے کچھ فنڈز بینکاری نظام کے ذریعے منتقل کیے گئے ہیں جو کہ اس سے قبل غیر دستاویزی ذرائع سے بھیجے جا رہے تھے۔

اسی طرح مالی سال 09ء اکتوبر کے بعد سے ملکوں کے لحاظ سے ماہانہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ خلیجی ممالک (خاص طور پر متحدہ عرب امارات) سے بھیجی جانے والی رقوم میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے جبکہ امریکہ سے آنے والی رقم میں کمی آئی ہے (دیکھئے شکل 6.6)۔ متحدہ عرب امارات سے آنے والی ترسیلات میں اضافے کی وجہ رقوم کی غیر دستاویزی منتقلی کی بجائے دستاویزات کے ساتھ منتقلی کا اقدام ہے اور معاشی سست روی کی وجہ سے لوگوں نے اپنا سرمایہ پاکستان منتقل کیا ہے۔ امریکہ سے ترسیلات میں کمی کا ایک سبب معاشی کساد بازاری اور ملازمتوں سے نکالا جانا ہو سکتا ہے اور دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ کچھ تارکین وطن نے دیگر مبادلہ کمپنیوں کے خلاف مزید کریک ڈاؤن کے خدشے کے پیش نظر فنڈز کی منتقلی کو عارضی طور پر روک دیا ہو۔

#### اقامتی بیرونی کرنسی کھاتے (آر ایف سی ایز)

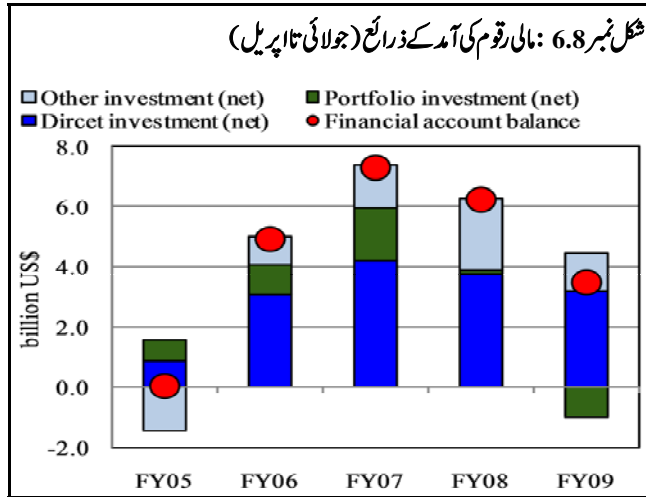
جولائی تا اپریل مالی سال 09ء میں اقامتی بیرونی کرنسی کھاتوں سے خالص 230 ملین ڈالر نکالے گئے جبکہ ان کھاتوں میں گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے کے دوران 351 ملین ڈالر آئے تھے۔ ماہانہ رجحان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کی کا بڑا حصہ مالی سال 09ء اکتوبر میں اس وقت ہوا جب شرح مبادلہ میں کمی واقع ہوئی اور لوگوں نے بیرونی کرنسی کھاتے منجمد ہونے کی افواہوں کے پیش نظر اپنی رقوم نکالوالیں۔ تاہم آئندہ مہینوں میں شرح مبادلہ میں استحکام آنے سے ان میں کچھ رقوم واپس آگئیں (دیکھئے شکل 6.7)۔





### 6.3 مالی کھاتے

مالی سال 06ء اور 07ء میں مالی کھاتے میں تیزی سے اضافے کے بعد مالی سال 08ء سے اس میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی ہے (دیکھئے شکل 6.8)۔ جولائی تا اپریل مالی سال 09ء میں مالی کھاتے میں فاضل رقم میں 44.1 فیصد کمی آئی ہے جبکہ گزشتہ مالی سال اس میں 14.8 فیصد کمی ہوئی تھی۔ اس بگاڑ کی وجہ عالمی بحران کے باعث بیرونی سرمایہ کاروں کی غیر آمدگی اور دیگر وجوہات میں امن و امان کی خراب صورتحال، کمزور ملکی نمو، معاشی عدم توازن اور اسٹاک مارکیٹ کی خراب کارکردگی شامل ہیں۔



اقتصادی استحکام کے لیے آئی ایم ایف کے تعاون سے غیر ملکی رقوم کی آمد بحال ہوئی ہے۔ مثلاً شرح مبادلہ میں استحکام سے ایک طرف ایف ای 25 قرضوں کی ادائیگی میں کمی آئی جبکہ دیگر ذرائع سے قرضوں کا حصول ممکن ہو گیا۔ تاہم اس حمایت کے باوجود عالمی مالی بحران کی شدت کی وجہ سے سرمایہ کاری رقوم کی آمد مسلسل گر رہی ہے۔

مالی بحران کی وجہ سے سرمایہ کاری رقوم پر دباؤ بدستور رہنے کا امکان ہے جبکہ فرینڈز آف ڈیموکریٹک پاکستان (FODP) کانفرنس میں 5.28 ملین ڈالر کے وعدوں کے بعد قرضوں کے حصول میں مزید استحکام آ سکتا ہے۔

### 6.3.1 خالص بیرونی سرمایہ کاری

گزشتہ سال کی طرح رواں سال کے دوران بھی خالص بیرونی سرمایہ کاری میں تیزی سے کمی آئی ہے۔ خاص طور پر مالی سال 09ء جولائی تا اپریل عرصے کے دوران بیرونی سرمایہ کاری میں 42.7 فیصد کمی واقع ہوئی جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے کے دوران اس میں 35 فیصد کمی آئی تھی۔

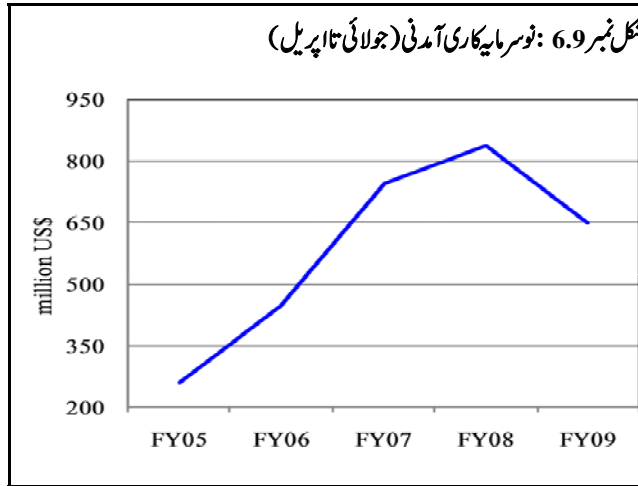


جدول 6.5: پاکستان میں غیر ملکی سرمایہ کاری کی خالص آمد (جولائی تا اپریل) ملین امریکی ڈالر			
مہ 08ء	مہ 09ء	عمو (%)	
3,862.5	2,212.9	-42.7	بیرونی سرمایہ کاری
3818.0	2,753.9	-27.9	الف۔ نجی سرمایہ کاری
3,719.1	3,205.4	-13.8	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
133.2	0	-	جس میں: نجکاری آمدنی
98.9	-451.5	-556.5	جزدانی سرمایہ کاری
98.9	-451.5	-556.5	ایکویٹی تسکات
0	0	0.0	قرضہ تسکات
44.5	-541	-1,315.7	ب۔ سرکاری سرمایہ کاری
44.5	-541	-1,315.7	جس میں: قرضہ تسکات *
* خصوصی دالر بانڈ، یورو بانڈ، ایف ای بی سی، ڈی بی سی، ٹی بلز اور پی آئی بی کی خالص خرید و فروخت			

گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی تمام کمی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری اور جزدانی سرمایہ کاری سے سرمائے کے خالص اخراج کی وجہ سے ہوئی (دیکھئے جدول 6.5)۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے پاکستان کے معاشی اظہار یوں اور بین الاقوامی مالی منڈی کی صورتحال میں بہتری سے بیرونی سرمایہ کاری خاطر خواہ بحال ہو جائے گی۔

**براہ راست بیرونی سرمایہ کاری**  
رواں مالی سال جولائی سے اپریل کے

دوران براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں 13.8 فیصد کمی واقع ہوئی ہے جبکہ گزشتہ سال کے اسی عرصے میں 11 فیصد کمی آئی تھی۔ اس کمی کے کئی اسباب ہو سکتے ہیں جیسے ملک میں امن و امان کی خراب صورتحال، نجکاری کے عمل میں تعطل، قلیل نفع یابی کی وجہ سے نو سرمایہ کاری آمدنی میں کمی اور عالمی منڈی میں سیالیت کے مسائل۔

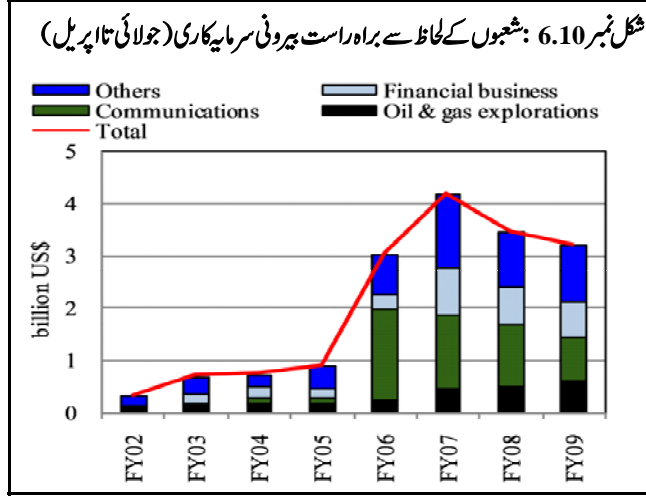


براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں 36.6 فیصد کمی نو سرمایہ کاری آمدنی میں کمی کی وجہ سے ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ گزشتہ پانچ برسوں میں نو سرمایہ کاری آمدنی میں مسلسل اضافہ ہوا تھا اور اس میں کمی پہلی بار مالی سال 09ء جولائی تا اپریل عرصے کے دوران ہوئی ہے (دیکھئے شکل 6.9)۔ نو سرمایہ کاری آمدنی میں کمی کی وجہ اس میں کم منافع اور زیادہ نقصان ہے۔ مثال کے طور پر بینکوں کے کم منافع اور بجلی کے شعبے میں کم منافع اور نقصان کی وجہ سے مالی کاروبار میں نو سرمایہ کاری آمدنی میں کمی واقع ہوئی۔

دوسری طرف نجکاری کے عمل میں تعطل کی وجہ سے زیر جائزہ عرصے کے دوران براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں 25.9 فیصد کمی واقع ہوئی۔



مالی سال 09ء جولائی سے اپریل کے دوران شعبہ جاتی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں کمی کا بڑا سبب مالی کاروبار اور



مواصلات کے شعبے میں آنے والی سرمایہ کاری میں کمی ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ مالی سال 05ء سے 07ء کے دوران ان دو شعبوں کے ساتھ تیل و گیس کی دریافت میں زیادہ سرمایہ کاری کی گئی۔ چنانچہ ملکی و عالمی ناموافق حالات کی وجہ سے ان شعبوں میں سرمایہ کاری بہت کم ہو گئی (دیکھئے شکل 6.10)۔ باوجود اس کے جولائی تا اپریل مالی سال 09ء میں تیل و گیس کی دریافت میں سرمایہ کاری میں مسلسل اضافہ ہوا ہے۔

جولائی تا اپریل مالی سال 09ء کے دوران دیگر اہم شعبے جن میں کم سرمایہ کاری کی گئی ان میں سیمنٹ، ٹرانسپورٹ آلات اور سیاحت شامل ہیں۔ دوسری جانب بجلی، غذائی پیکیجنگ اور پٹرولیم کی صفائی میں سرمایہ کاری میں بلند نمودیکھی گئی۔

#### بیرونی جزدانی سرمایہ کاری

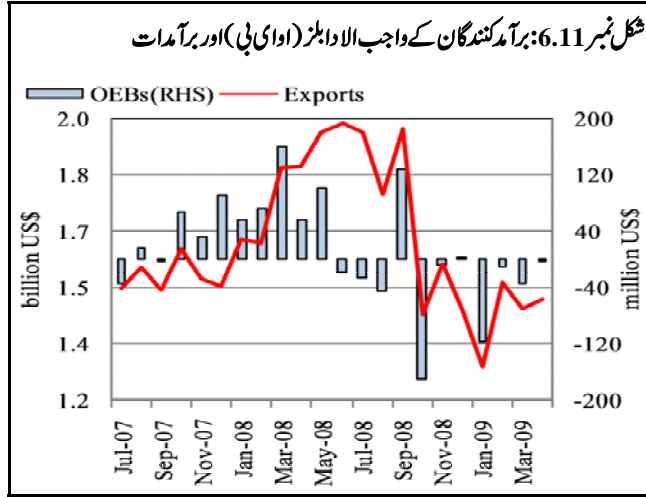
رواں مالی سال جولائی تا اپریل عرصے کے دوران جزدانی سرمایہ کاری سے ایک ارب ڈالر کا خالص اخراج ہوا جبکہ گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے کے دوران 142 ملین ڈالر کی خالص آمد ہوئی تھی۔ غیر ملکی سرمایہ کاروں کا اسٹاک مارکیٹ سے سرمایہ نکالنا اور 500 ملین ڈالر یورو بانڈز کی ادائیگی کے باعث سرمایہ نکالے جانے سے جزدانی سرمایہ کاری سے اخراج میں اضافہ ہوا۔

ملکوں کے لحاظ سے جمع کیے گئے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ تقریباً 70 فیصد رقوم کا اخراج امریکی اسٹاک مارکیٹ سے ہوا جو بدترین مالی بحران سے گزر رہی ہے (دیکھئے جدول 6.6)۔

جدول 6.6: ملکوں کے لحاظ سے اسٹاک مارکیٹ میں سرمایہ کاری (جولائی تا 15 مئی) ملین امریکی ڈالر			
خالص	رقوم کا اخراج	رقوم کی آمد	
-13.0	22.9	9.9	آسٹریلیا
11.0	9.9	20.9	چلی
-24.2	84.3	60.1	ہانگ کانگ
10.7	19.4	30.1	نکسبرگ
1.2	0.0	1.2	مارشیس
-37.6	47.2	9.6	سنگاپور
-46.1	91.0	44.9	سوئٹزرلینڈ
13.5	10.5	24.0	متحدہ عرب امارت
-102.0	169.0	66.9	برطانیہ
-397.5	673.3	275.7	امریکہ
8.1	15.2	23.3	دیگر
-576.0	1142.7	566.7	کل



### 6.3.2 واجب الادا برآمدی بلز



جولائی تا اپریل م س 09ء کے دوران مجموعی برآمدی بلز میں 532 ملین ڈالر کی کمی واقع ہوئی جبکہ گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے کے دوران ان میں 432 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا تھا۔ اس کی بڑی وجہ کمزور برآمدی نمو ہے (دیکھئے شکل 6.11)۔ مزید برآں آئی ایم ایف کی امداد کے بعد شرح مبادلہ میں استحکام اور عرصے سے واجب الادا بلز کی مرکزی بینک کی طرف سے سخت نگرانی نے برآمدی بلز کی صورتحال کو بہتر بنایا ہے۔

### 6.3.3 کرنسی اور امانتیں (اثاثے)

رواں مالی سال جولائی تا اپریل عرصے میں کرنسی اور امانتوں میں 64 ملین ڈالر کی کمی واقع ہوئی جبکہ گزشتہ مالی سال اسی عرصے میں ان میں 1375 ملین ڈالر کی کمی ہوئی تھی۔ اس کی بنیادی وجہ بینکوں کے اثاثے کم ہونا ہے۔

یہ بات اہم ہے کہ نئے طریقہ کار<sup>6</sup> کے تحت بینکوں کے اثاثوں میں ایف ای 25 نوٹرز کے ساتھ تجارتی نوٹرز بھی شامل ہیں۔ اگرچہ ایف ای 25 قرضوں کی ادائیگی کی وجہ سے ایف ای 25 نوٹرز میں اضافہ ہوا، رواں مالی سال جولائی تا اپریل عرصے میں تجارتی نوٹرز میں کمی کی وجہ سے اس اضافے کا اثر زائل ہو گیا۔

### 6.3.4 طویل مدتی سرکاری قرضے

گزشتہ مالی سال جولائی تا اپریل 664 ملین ڈالر کے طویل مدتی قرضے وصول کیے گئے جبکہ رواں مالی سال اسی عرصے میں قرضوں کی بڑی قسطیں ادا کرنے کے باوجود ان قرضوں کی خالص آمد بڑھ کر 718 ملین ڈالر ہو گئی۔ ان قرضوں کی آمد میں بڑا حصہ عالمی بینک کی جانب سے 485 ملین ڈالر اور ایشیائی ترقیاتی بینک سے 693 ملین ڈالر کا ہے۔ دوسری طرف عالمی بینک، ایشیائی ترقیاتی بینک اور اسلامی ترقیاتی بینک کو قرضوں کی نسبتاً بڑی قسطیں ادا کی گئیں۔

### 6.3.5 مختصر مدتی سرکاری قرضے

رواں مالی سال جولائی تا اپریل عرصے میں مختصر مدتی قرضوں میں 45 ملین ڈالر کی خالص ادائیگی کی گئی جبکہ گزشتہ مالی سال اسی عرصے میں

<sup>6</sup> نظریاتی شدہ طریقہ کار کے تحت تجارتی نوٹرز کو اسٹیٹ بینک کے اثاثوں کے ذخائر سے نکال کر کرنل بینکوں کے اثاثوں میں شامل کیا گیا ہے۔



559 ملین ڈالر خالص نکلوائے گئے تھے۔ اس عرصے کے دوران اسلامی ترقیاتی بینک کو 590 ملین ڈالر اور 150 ملین ڈالر کے دیگر کمرشل قرضوں کی ادائیگی کی گئی۔ تاہم رواں مالی سال نومبر تا اپریل عرصے میں اسلامی ترقیاتی بینک سے 292 ملین ڈالر کے مختصر مدت کے خالص قرضے لیے گئے۔

### 6.3.6 نجی قرضے

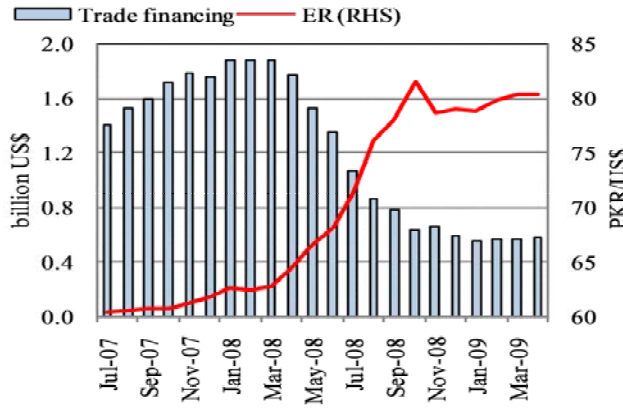
نجی قرضوں میں خالص آمد رواں مالی سال جولائی تا اپریل بڑھ کر 529 ملین ڈالر ہو گئی جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں یہ 262 ملین ڈالر تھی۔ اس میں 90 فیصد سے زائد خالص آمد رواں مالی سال آخر اکتوبر میں اقتصادی استحکام پروگرام کے لیے آئی ایم ایف کی امداد کے بعد کی عکاسی کرتی ہے (دیکھئے جدول 6.7)۔ اس خالص آمد میں بڑا کردار اینگروکیمیکل، وارد ٹیلی کام، موبی لنک اور کے ای ایس سی کا ہے۔

جدول 6.7: مالی کھاتہ ملین ڈالر				
م 09*		م 08		
نومبر تا اپریل	جولائی تا اپریل	نومبر تا اپریل	جولائی تا اپریل	
2657.4	3476.4	2434.0	6224.0	مالی کھاتہ (خالص)
14.0	14.0	-32.0	-41.0	براہ راست سرمایہ کاری بیرون ملک
1876.0	3206.0	2143.0	3719.0	براہ راست سرمایہ کاری پاکستان میں
1571.0	2557.0	1627.0	2882.0	اینکپی سرمایہ
0.0	0.0	133.0	133.0	جس میں: نجکاری آمدنی
305.0	649.0	516.0	837.0	نوسرمایہ کاری آمدنی
-821.0	-1002.0	-169.0	142.0	جزدانی سرمایہ کاری
-296.0	-461.0	-244.0	98.0	اینکپی تسکات
-525.0	-541.0	75.0	44.0	قرضہ تسکات
1069.0	2218.0	1942.0	3820.0	خالص بیرونی سرمایہ کاری
1588.0	1258.0	492.0	2404.0	دیگر سرمایہ کاری
-41.0	596.0	130.0	943.0	اثاثے
170.0	286.0	-467.0	-512.0	1۔ واجب الادا برآمدی بل (برآمد کنندگان)
21.0	246.0	54.0	80.0	2۔ واجب الادا برآمدی بل (ذمی ایملی)
-232.0	64.0	543.0	1375.0	3۔ کرنسی اور مانتیں
-333.0	-66.0	505.0	1269.0	جس میں بینک
1629.4	662.4	362.0	1461.0	واجبات
475.4	718.4	216.0	664.0	1۔ بیرونی طویل مدتی سرکاری قرضے (خالص)
378.4	638.4	484.0	929.0	منصوبہ جاتی قرضے
736.0	1301.0	296.0	643.0	غیر منصوبہ جاتی قرضے
639.0	1221.0	564.0	908.0	بالاقساط ادائیگی
491.0	529.0	159.0	262.0	2۔ نجی قرضے
692.0	870.0	362.0	525.0	جس میں: فراہم کنندگان کے قرضے



201.0	341.0	203.0	263.0	فراہم کنندگان کے قرضوں کی ادائیگی
292.0	-45.0	394.0	559.0	3۔ قلیل مدتی سرمایہ (سرکاری)
292.0	55.0	410.0	675.0	جس میں: آئی ڈی پی (خالص)
-16.0	-440.0	2.0	233.0	4۔ کرنسی اور امانتیں
387.0	-100.0	-409.0	-307.0	5۔ دیگر واجبات
* عبوری				

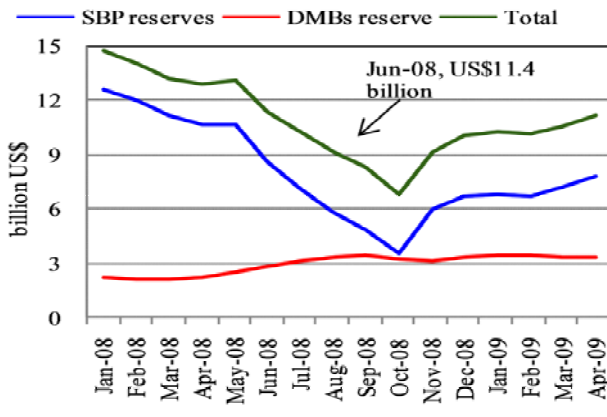
شکل نمبر 6.12: ایف ای۔ 25 قرضے اور شرح مبادلہ



### 6.3.7 کرنسی اور امانتیں (واجبات)

رواں مالی سال جولائی تا اپریل میں کرنسی و امانتوں کی مد میں 440 ملین ڈالر کا خالص اخراج ہوا جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران اس میں 233 ملین ڈالر کی خالص آمد ہوئی تھی۔ یہ خالص اخراج درآمد اور برآمد کنندگان کی طرف سے ایف ای 25 قرضوں کی واپسی کی وجہ سے ہوا۔ ان قرضوں کی واپسی کا بڑا حصہ رواں مالی سال جولائی تا اکتوبر میں شرح مبادلہ میں تیزی سے تخفیف کے دوران ہوا۔ بہر حال اقتصادی استحکام پروگرام کے لیے آئی ایم ایف کی امداد اور شرح مبادلہ میں پائیداری کے ساتھ ایف ای 25 قرضوں میں آئندہ مہینوں (نومبر تا اپریل 09ء) میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی (دیکھئے شکل 6.12)۔

شکل نمبر 6.13: زیرمبادلہ کے ذخائر



### 6.4 زیرمبادلہ کے ذخائر

پاکستان کے بیرونی کھاتوں میں زیرمبادلہ کے ذخائر میں نومبر 08ء کے بعد سے پائیدار بہتری آئی ہے۔ 30 اپریل 2009ء تک پاکستان کے زیرمبادلہ کے ذخائر تقریباً آئندہ سال کی سطح 11.4 ارب ڈالر تک پہنچ گئے ہیں جبکہ اکتوبر 2008ء میں یہ 6.8 ارب ڈالر تھے (دیکھئے شکل 6.13)۔

تک پاکستان کے زیرمبادلہ کے ذخائر تقریباً آئندہ سال کی سطح 11.4 ارب ڈالر تک پہنچ گئے ہیں جبکہ اکتوبر 2008ء میں یہ 6.8 ارب ڈالر تھے

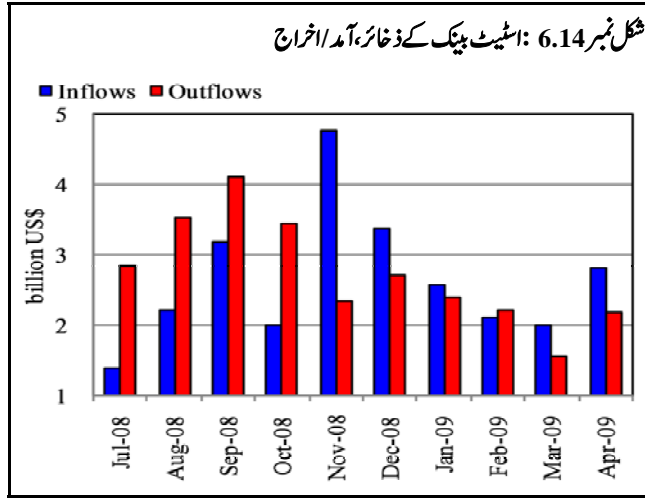


جدول 6.8: اسٹیٹ بینک کے ذخائر سے رقوم کی اہم آمد/ اخراج ملین امریکی ڈالر		
جولائی تا اپریل		
م 09ء	م 08ء	
26458.7	12157.6	رقوم کی آمد
5984.8	1975.4	قرضے
465.5	281.7	لاجنک سپورٹ
0	643.5	نچکاری آمدنی
1309.1	161.4	متفرق وصولیاں
27296.7	15777.5	رقوم کا اخراج
1822	1015.1	قرض کی ادائیگی
609.4	169.2	یوروبانڈ
866.8	808.9	گندم مراسلہ اعتباری سی پی
741.7	214.3	متفرق ادائیگیاں
ماخذ: شعبہ ملکی منڈیاں اور زرعی انتظام		

ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں رقوم کی آمد اور اخراج دونوں میں گزشتہ سال جولائی تا اپریل عرصے کے مقابلے میں اس سال مستحکم اضافہ ہوا ہے (دیکھئے جدول 6.8)۔

رقوم کی بیرونی منتقلی میں بڑا حصہ پیشگی تبدل کی مدت کے باعث اسٹیٹ بینک کا تھا جسے تیل کی خریداری اور منڈی کی اعانت کے لیے استعمال کیا گیا۔ مالی سال 09ء جولائی تا اپریل عرصے میں قرضے سے متعلق اور دیگر متفرق ادائیگیاں گزشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں نمایاں طور پر بلند رہی ہیں۔

مزید برآں رواں مالی سال کے ابتدائی مہینوں میں رقوم کی بیرونی منتقلی زیادہ رہی جبکہ جولائی تا اپریل وسط مدت میں رقوم کی آمد زیادہ رہی



(دیکھئے شکل 6.14)۔ رقوم کی آمد اور اخراج میں اس بڑے فرق اور اسی عرصے کے دوران جاری حسابات کے خسارے میں اضافہ ہونے کی وجہ سے اکتوبر تک ذخائر میں تیزی کے ساتھ کمی واقع ہوئی اور شرح مبادلہ پر دباؤ رہا۔ اس کے بعد آئندہ مہینوں میں آئی ایم ایف اور دیگر امداد دینے والی ایجنسیوں کی طرف سے سرمائے کی آمد سے اسٹیٹ بینک ذخائر میں اضافہ کرنے کے قابل ہو سکا۔ اس کے ساتھ ہی شرح مبادلہ پر دباؤ کم کرنے اور اسے 78.8 اور 80.8 کے درمیان رکھنے میں مدد ملی۔<sup>7</sup>

اگرچہ کمرشل بینکوں کے ذخائر میں رواں مالی سال جولائی تا اپریل کے دوران 0.5 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا لیکن زرمبادلہ کے مجموعی ذخائر میں اضافے کا بڑا حصہ اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں بہتری کی وجہ سے ہوا جس میں رواں مالی سال نومبر تا اپریل عرصے میں تقریباً 121.1 فیصد

<sup>7</sup> یکم دسمبر 2008ء اور 30 اپریل 2009ء کے درمیان

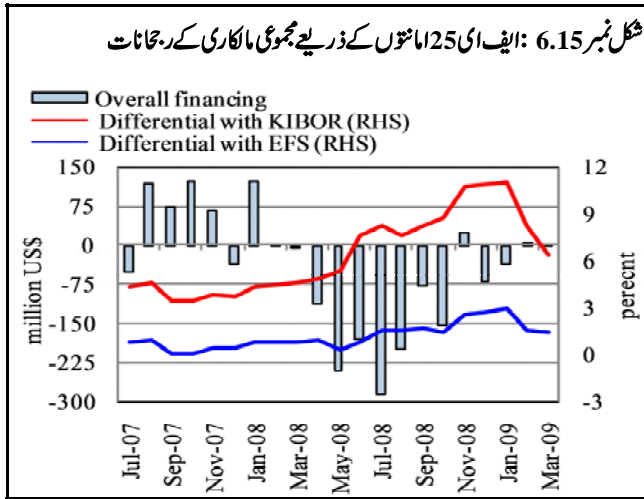


جدول 6.9: زرمبادلہ کے ذخائر ملین امریکی ڈالر			
اپریل 09ء	اکتوبر 08ء	جون 08ء	
7,805.2	3,529.7	8,577.0	اسٹیٹ بینک
3,366.7	3,231.9	2,822.0	کمرشل بینک
11,171.9	6,761.6	11,399.0	کل

اضافہ ہوا اور آخر اپریل 2009ء تک یہ 17.8 ارب ڈالر تک جا پہنچے جبکہ گزشتہ سال آخر اکتوبر میں یہ 13.5 ارب ڈالر تھے (دیکھئے جدول 6.9)۔

رواں مالی سال جولائی تا اپریل عرصے کے دوران اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں اضافے کا بڑا حصہ امدادی ایجنسیوں کی جانب سے دیے جانے والے طویل مدتی قرضے اور نقل و حمل کی سہولتوں کے تحت وصولی ہے۔ زیر جائزہ مدت کے دوران قرضوں کی واپسی اور یورو بانڈ کی ادائیگی میں سال بسال نمونہ 79.5 فیصد رہنے کی وجہ سے مرکزی بینک کے ذخائر پر دباؤ رہا (دیکھئے جدول 6.8)۔

کمرشل بینکوں کے ذخائر میں 10.5 ارب ڈالر اضافے کا بڑا حصہ تاجروں کی جانب سے بیرونی قرضوں کی ادائیگی ہے۔ رواں مالی سال جولائی تا



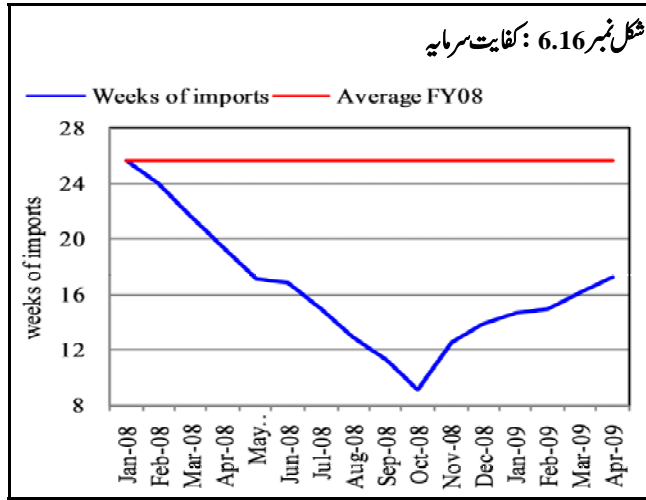
مارچ عرصے میں تجارتی مالکاری کم ہو کر 0.6 ارب ڈالر رہ گئی جبکہ گزشتہ سال آخر جون میں یہ 1.3 ارب ڈالر ہوئی تھی۔

مالی سال 09ء کے ابتدائی مہینوں میں بیرونی اور مقامی کرنسی کی اوسط شرح سود (برآمدی مالکاری اسکیم اور کابور دونوں) کے درمیان بڑھے ہوئے تفرق کے باوجود زرمبادلہ کی واپسی کا سبب ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر گرنے کی توقعات تھیں کیونکہ ان قرضوں کی واپسی نومبر 08ء کے بعد شرح مبادلہ میں استحکام آنے کے ساتھ ہی کم ہو گئی (دیکھئے شکل 6.15)۔

### کفایت سرمایہ

درآمدات کی کوریج کا تناسب کفایت سرمایہ کو ناپنے کے طریقوں میں سے ایک ہے۔ آخر اپریل 2009ء میں یہ تناسب 17.1 ہفتے کی سطح پر پہنچ گیا جبکہ وہ اکتوبر 2008ء میں کم ہو کر 9.1 ہفتے کی پست سطح پر تھا۔ اگرچہ موجودہ سطح مالی سال 08ء کی اوسط سطح 25.6 ہفتوں سے اب بھی کم ہے تاہم اکتوبر 2008ء کی پوزیشن کے بعد سے اس میں نمایاں بہتری آئی ہے۔ درآمدات کی کوریج میں بہتری کی دو وجوہات ہیں ایک تو زرمبادلہ کے ذخائر میں بہتری اور دوسرا رواں مالی سال جولائی تا اپریل عرصے میں درآمدی بل میں ہونے والی کمی (دیکھئے شکل 6.16)۔





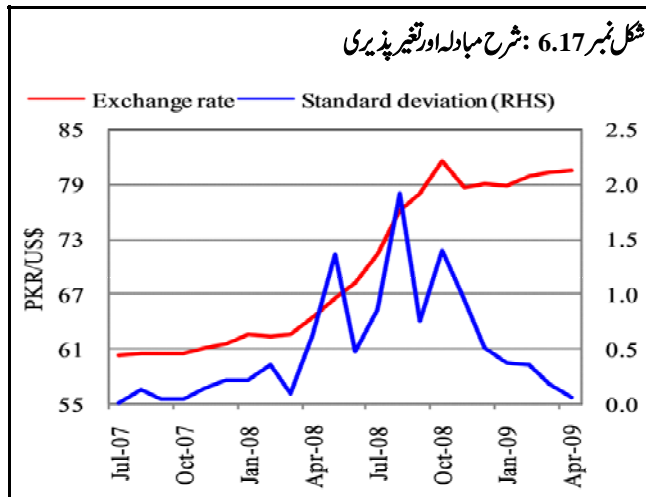
### 6.5 شرح مبادلہ

رواں مالی سال جولائی تا نومبر روپے کی قدر میں 13.3 فیصد کمی کے بعد دسمبر تا اپریل کے دوران ڈالر کے مقابلے میں روپیہ کسی قدر سنبھل گیا ہے۔ جولائی تا نومبر کے مقابلے میں دسمبر تا اپریل عرصے میں روپے کی تخفیف 2.2 فیصد تک محدود ہو گئی تھی۔

اکتوبر 2008ء کے بعد سے ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں استحکام کی کمی بنیادی وجوہات ہیں جیسے (1) مجموعی بیرونی

توازن میں بہتری، (2) سرمائے کی آمد میں تسلسل، (3) سرحد پار ڈالر کی اسمگلنگ میں ملوث اسٹاک کمپنیوں کے خلاف کارروائی اور (4) بازار مبادلہ میں تغیر پذیری کو کم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک کی طرف سے بین الینک منڈی میں مداخلت۔ مزید برآں پاکستان کے دوست ممالک کی جانب سے امداد کے وعدوں اور امریکہ کی جانب سے غیر فوجی امداد کے اشاروں کے بعد بازار مبادلہ میں مزید بہتری آگئی۔

اسی طرح نومبر تا اپریل شرح مبادلہ کی تغیر پذیری (اوسط سے انحراف کی پیمائش) میں نمایاں کمی واقع ہوئی۔ جولائی تا اکتوبر معیاری انحراف 3.87 فیصد رہا جبکہ اکتوبر کے بعد کے عرصے میں یہ 0.74 فیصد تک گر گیا (دیکھئے شکل 6.17)۔

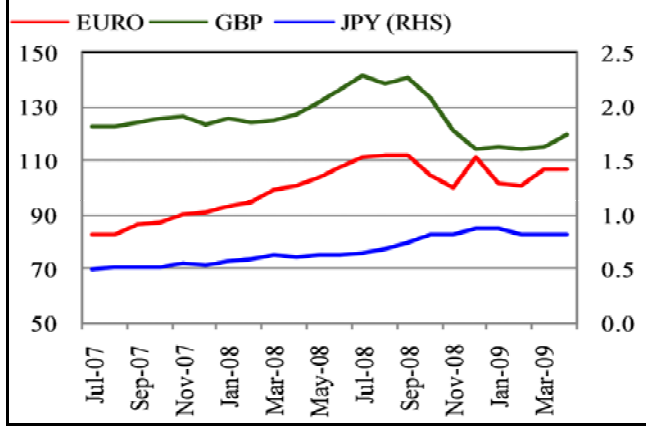


امریکی ڈالر کے مقابلے میں روپے کی کارکردگی کمزور رہی تاہم یورو اور پاؤنڈ کے مقابلے میں بہتر رہی۔ جاپانی ین کے مقابلے میں روپے میں نمایاں تخفیف ہوئی ہے۔ رواں مالی سال جولائی تا اپریل یورو کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 0.6 فیصد جبکہ پاؤنڈ کے مقابلے میں 14.2 فیصد اضافہ ہوا۔ دوسری طرف جاپانی ین کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 22.1 فیصد تخفیف ہوئی (دیکھئے شکل 6.18)۔



### حقیقی مؤثر شرح مبادلہ

### شکل نمبر 6.18: شرح مبادلہ۔ پاکستانی روپیہ بمقابلہ دیگر کرنسیاں



رواں مالی سال جولائی تا اپریل نامیہ مؤثر شرح مبادلہ میں 6.4 فیصد کی واقع ہوئی جبکہ گذشتہ سال کے مذکورہ عرصے میں اس میں 10.3 فیصد کمی ہوئی تھی۔ چونکہ نامیہ مؤثر شرح مبادلہ کرنسیوں کی باسکٹ کی بہ وزن اوسط شرح مبادلہ ہوتی ہے اس لیے اس کی مجموعی قدر تجارتی شراکت دار ممالک کی کرنسیوں کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی کارکردگی پر منحصر ہوتی ہے۔

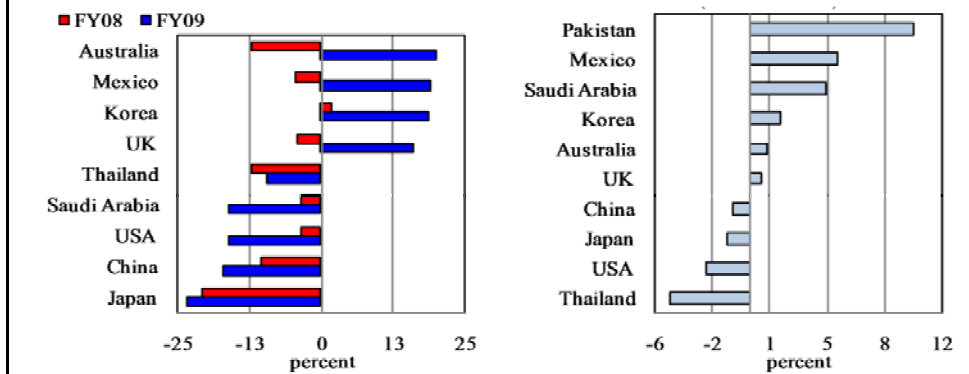
تجارتی شراکت دار ممالک کی باسکٹ میں موجود نصف سے زائد کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی قدر میں تخفیف ہوئی۔ اگرچہ چند تجارتی شراکت دار ممالک کی کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی قدر میں اضافہ ہوا تاہم اہم تجارتی شراکت دار ممالک کی کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی قدر میں تخفیف سے یہ اثر زائل ہو گیا کیونکہ ان کا تجارتی وزن نسبتاً زیادہ تھا۔

حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں ردوبدل نامیہ مؤثر شرح مبادلہ اور نسبی اشاریہ قیمت کی مجموعی حرکات کی عکاسی کرتا ہے۔ تجارتی شراکت داروں کے مقابلے میں ملک میں مسلسل بڑھتی ہوئی گرانی کی وجہ سے حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں اضافہ ہوا ہے۔ پاکستان میں تیزی سے کمی کے باوجود صارف اشاریہ قیمت گرانی اہم تجارتی شراکت داروں کے مقابلے میں اب بھی بلند ہے (دیکھئے شکل 6.19)۔ اس لیے

### شکل نمبر 6.19 الف: منتخب ممالک میں سال بسال

### صارف اشاریہ قیمت گرانی (مارچ 09ء)

### ب: منتخب کرنسیوں کے مقابلے میں پاکستانی روپے میں اضافہ / تخفیف قدر (جون۔ مارچ)

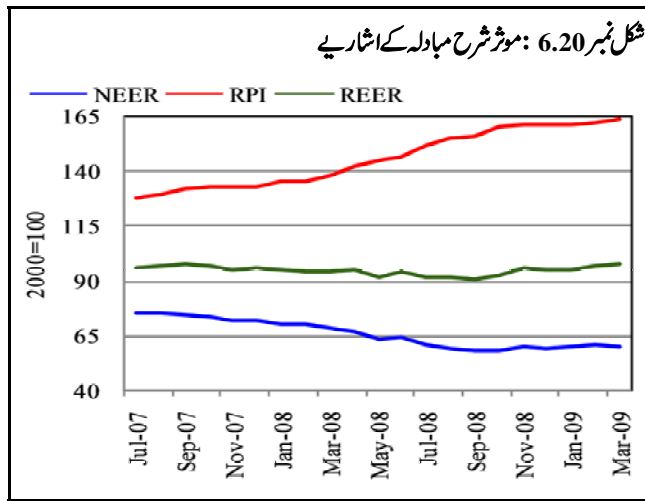




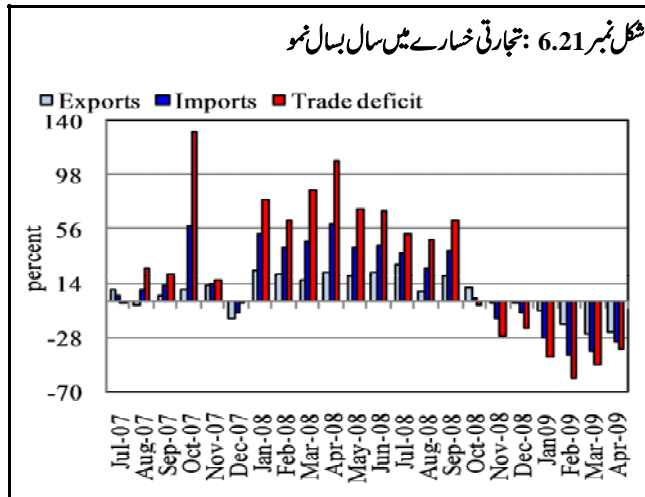
مذکورہ عرصے میں نسبی اشاریہ قیمت میں 11.2 فیصد نمو کی وجہ سے حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں اختتام جون 08ء کے مقابلے میں مارچ 09ء تک 4.1 فیصد اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 6.20)۔

## 6.6 تجارتی کھاتہ

جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران پاکستان کا مجموعی تجارتی خسارہ 15.9 فیصد کی خاطر خواہ کی کے بعد 14.1 ارب ڈالر کی سطح پر آ گیا۔



سات برسوں میں دس مہینوں کے دوران تجارتی خسارے میں پہلی بار اتنی کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ تجارتی توازن کی بہتری میں درآمدات میں ہونے والی 9.8 فیصد سال بسال کمی کا اہم حصہ ہے جس نے برآمدات میں 3 فیصد کمی کے اثرات کو زائل کر دیا۔ اکتوبر 2008ء کے بعد سے ملک کے تجارتی خسارے کی صورتحال مسلسل بہتر ہو رہی ہے؛ تاہم اس میں زیادہ تخفیف گذشتہ چار مہینوں کے دوران درآمدات میں تیزی سے کمی کے سبب ہوئی ہے (دیکھئے شکل 6.21)۔

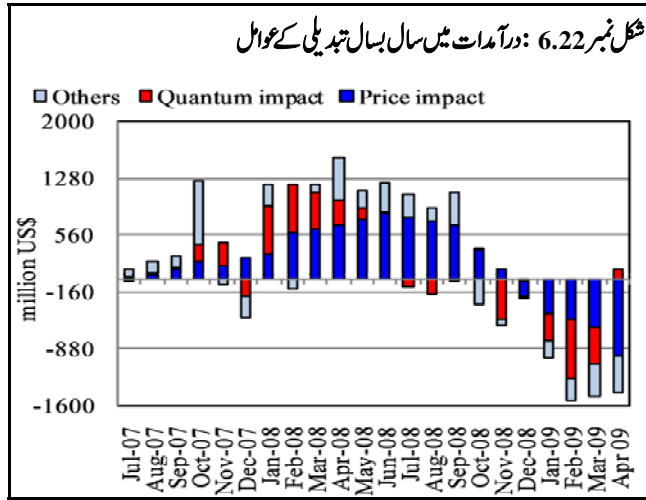


جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران درآمدات کی طلب کو کم کرنے میں سخت مالیاتی وزری پالیسیوں، درآمدات کے اہم زمروں کی بہتر ملکی رسد،<sup>8</sup> روپے کی قدر میں بھاری تخفیف اور معاشی سرگرمیوں میں سست روی نے بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ طلب کی پست سطح کے ساتھ ساتھ دسمبر 2008ء سے درآمدی اکائی کی قدروں میں کمی کا عمل شروع ہو گیا تھا (دیکھئے شکل 6.22)۔ مالی سال 2009ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران

درآمدی اکائی قدروں کے گرنے سے مالی سال 2009ء کے آغاز میں اجناس کے عالمی نرخوں میں تیزی سے کمی کے اثرات کی عکاسی ہوتی

<sup>8</sup> مثلاً خام کپاس اور تیار کھاد





ہے (دیکھئے جدول 6.10)۔ چونکہ رواں مالی سال کے باقی مہینوں کے دوران درآمدی قیمتوں اور مقدار میں کمی کا رجحان جاری رہنے کا امکان ہے، اس لیے توقع ہے کہ سالانہ درآمدی بل خاصاً کم ہو جائے گا۔

نومبر 2008ء کے بعد برآمدات کی نمو پر بیرونی طلب کی پست سطح اور متعدد ملکی مسائل خصوصاً توانائی کے بحران نے خاصے منفی اثرات مرتب کیے (دیکھئے شکل 6.21)۔

جولائی تا مارچ کے دوران چاول اور سیمنٹ

کے سوا برآمدات کے تمام اہم زمروں کی نمو میں کمی آئی ہے۔ امکان ہے کہ مالی سال 2009ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران بھی مذکورہ مسائل برآمدات کی نمو کو متاثر کرتے رہیں گے، جس کے نتیجے میں پورے مالی سال کی برآمدات پست سطح پر رہے گی۔

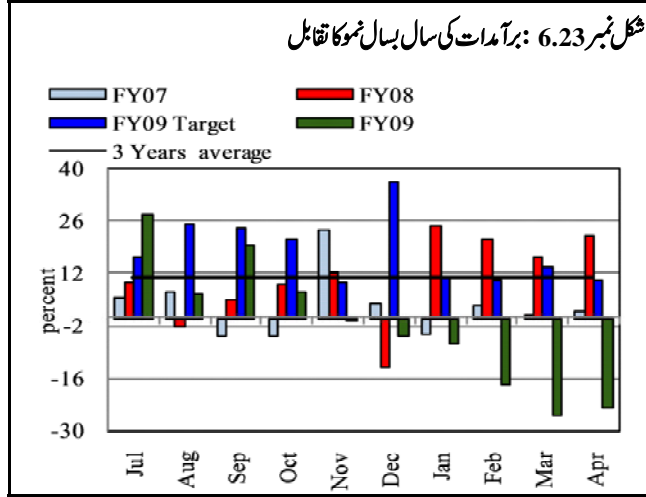
جدول 6.10: چٹاناس کی بین الاقوامی اوسط قیمتیں							
م 09ء				م 08ء			اکائی
تیسری سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	چوتھی سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	
38.8	54.9	113.8	117.2	93.7	85.2	71.3	عربین لائٹ آئل
536.3	453.3	828.4	1088.9	1081.1	861.6	746.4	پام آئل
362.2	663.3	1153.7	1191.6	860.2	522.1	432.5	ڈی اے پی
231.7	228.1	317.7	346.5	411.4	341.9	274.9	گندم

چونکہ برآمدات کے مقابلے میں درآمدات میں زیادہ کمی متوقع ہے، اس لیے امید ہے کہ مالی سال 2009ء کے باقی مہینوں کے دوران تجارتی خسارے میں کمی کا رجحان جاری رہے گا۔ اس لیے مالی سال 2009ء کا تجارتی خسارہ مالی سال 2008ء سے خاصاً کم ہوگا۔

#### برآمدات

جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران برآمدات کی نمو میں 3 فیصد کمی آئی ہے جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت کے دوران اس میں 8.5 فیصد کمی صحت مند نمو ہوئی تھی۔ ماہانہ کارکردگی کے لحاظ سے برآمدات میں کمی کا آغاز نومبر 2008ء سے ہوا تھا اور اپریل 2009ء میں ریکارڈ کی جانے والی کمی جون 1997ء کے بعد سے پست ترین سطح ہے۔ مزید برآں، اگست تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران برآمدات مقررہ ہدف سے کم رہی





ہیں (دیکھئے شکل 6.23)۔ پاکستان اور علاقائی ممالک کی برآمدات کی نمو کے تقابل سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہلی ششماہی میں ہماری کارکردگی کم از کم پہلی ششماہی میں چند دیگر حریفوں کے مقابلے میں خاصی بہتر رہی۔ تاہم 2009ء کے آغاز سے اس شعبے کو درپیش بعض رکاوٹوں کی شدت میں اضافے کے سبب پاکستان کی صورتحال میں بھی ابتری آنا شروع ہو گئی ہے (دیکھئے باکس 6.3)۔

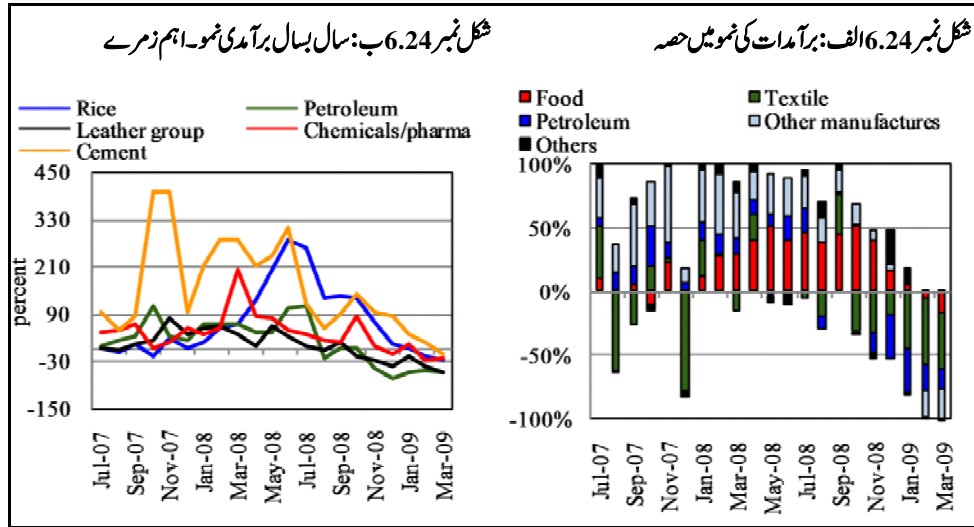
اہم زمروں کی برآمدات کی کارکردگی کے

تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ برآمدات کو توانائی کے بحران، قرضوں کے چکر کے مسئلے، امن وامان کی بگڑتی صورتحال اور چاول کی تجارت میں حکومتی مداخلت سے دھچکا لگا ہے۔ مزید برآں، اپریل مالی سال 2009ء کے دوران ملک میں سیاسی مسائل کے باعث اشیاء کی برآمدات کو پہنچنے والے نقصان نے اس کی نمو پر خاصے منفی اثرات مرتب کیے۔ مذکورہ ملکی عوامل کے علاوہ 2008ء کی چوتھی سہ ماہی سے شروع ہونے والی عالمی کساد بازاری کے شدت اختیار کرنے سے بھی ملک کی اہم برآمدات کے لیے بیرونی طلب میں مزید کمی آئی ہے۔

مذکورہ عوامل کے نتیجے میں جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران نہ صرف ٹیکسٹائل شعبے کی کارکردگی ابتری کا شکار ہو گئی بلکہ چاول، پیٹرولیم مصنوعات اور چمڑے جیسے مضبوط کارکردگی کے حامل غیر ٹیکسٹائل زمروں کی نمو بھی منفی ہو گئی (دیکھئے شکل 6.24)۔ سب سے زیادہ کمی ٹیکسٹائل اور پیٹرولیم مصنوعات میں ہوئی ہے، جس نے غذائی گروپ اور دیگر اشیاء سازوں کے بعض زمروں میں ہونے والی نمو کے مثبت اثرات کو زائل کر دیا (دیکھئے شکل 6.24 الف اور جدول 6.11)۔ غذائی گروپ میں ہونے والی نمو میں چاول کے برآمدی نرخوں کے اثرات کا اہم کردار تھا کیونکہ جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران چاول کی برآمدی مقدار میں کمی ہوئی ہے۔

اکتوبر 2008ء سے ٹیکسٹائل برآمدات میں مسلسل کمی کا رجحان ہے جبکہ جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران اس میں 9.3 فیصد سال بسال کمی واقع ہوئی ہے۔ اس کمزوری کا اہم سبب طلب و رسد کو متاثر کرنے والے وہ عوامل ہیں جنہیں مندرجہ بالا سطور میں بیان کیا گیا ہے۔ مذکورہ عوامل کے علاوہ اس شعبے کو درپیش سالیٹ کے مسائل بھی اس کی کارکردگی پر منفی اثرات مرتب کر رہے ہیں۔ یہ مسئلہ دو ذرائع سے پیدا ہو رہا ہے۔ (1) عالمی کساد بازاری میں گہرائی کے سبب عالمی خریدار یا توناد ہندگی ظاہر کرنے یا پھر ادائیگی کی مدت میں تاخیر کرنے کو ترجیح دے رہے ہیں (2) غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافے کی وجہ سے بینکوں نے ٹیکسٹائل کمپنیوں کو قرضوں کے اجرا میں محتاط رویہ اختیار کر لیا ہے۔





جدول 6.11: اہم برآمدات (جولائی تا اپریل)

ملین ڈالر

سال بسال فیصد تبدیلی	اکائی مالیت	مقدار	مالیت میں مطلق فرق	اکائی مالیت	مالیت	اکائی مالیت	مالیت	اکائی	
		24.9	510.3		2560.3		2050.0		غذائی گروپ
									جس میں
48.4	35.8	-8.5	443.3	810.5	1,680.3	546.2	1237.0	میٹرک ٹن	چاول
	-9.3		-807.5		7898.9		8706.4		ٹیکسٹائل گروپ
									جس میں
-8.8	-16.0	-7.9	-173.1	2120.1	909.9	2324.7	1082.9	میٹرک ٹن	سوتلی دھاگہ
-0.3	0.8	1.0	12.3	1002.1	1638.5	1004.8	1626.3	مرلح میٹر	سوتلی کپڑے
-9.6	-6.7	3.2	-102.6	16.8	1427.1	18.5	1529.1	درجن	بئے ہوئے کپڑے
-7.9	-12.2	-4.7	-193.1	5282.9	1390.8	5736.2	1583.9	میٹرک ٹن	چادریں
-9.8	3.3	14.5	16.3	3674.1	517.0	4074.0	500.7	میٹرک ٹن	تولے
12.0	-14.7	-23.8	-173.4	41.6	1010.2	37.1	1183.6	درجن	سلے سلائے ملبوسات
-5.0	-33.6	-30.2	-122.3	0.9	241.2	0.9	363.5	مرلح میٹر	سٹیکٹیک ٹیکسٹائل
---	-6.3	---	-27.3	---	408.7	---	436.0		دیگر ٹیکسٹائل مصنوعات
---	-15.4	---	-34.9	---	191.3	---	226.2		دیگر ٹیکسٹائل مواد
	-27.9		-271.6		702.4		974.0		پٹرولیم گروپ
	0.4		12.6		2938.8		2,926.2		دیگر مشین سازی گروپ
									جس میں:

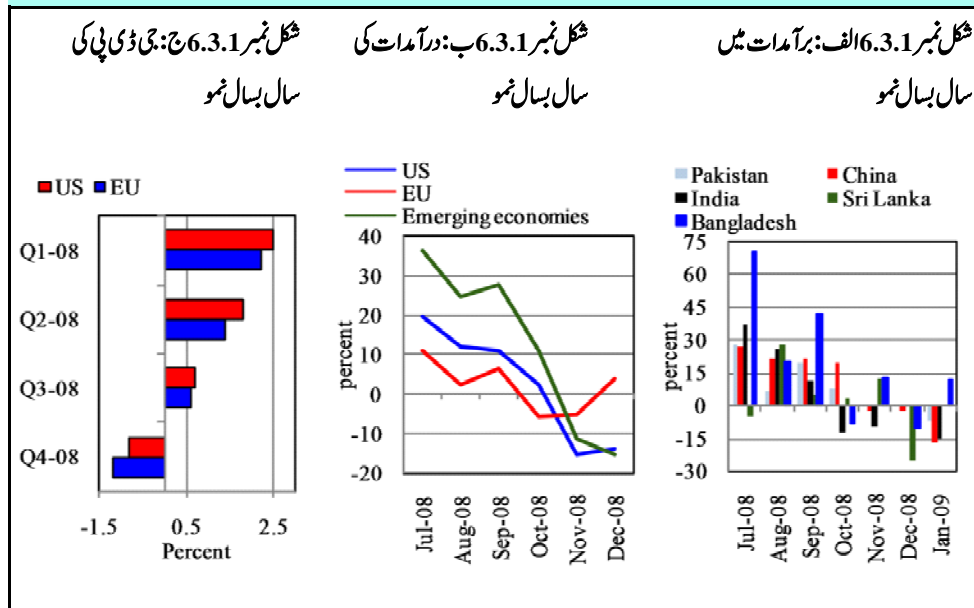


کمیکز اور ادویات	499.9	---	509.7	---	9.8	---	2.0	---
گڑ	37.5	64.1	85.5	102.0	48.0	43.3	127.9	59.1
سینٹ	308.1	53.8	470.1	58.2	162.0	41.0	52.6	8.2
دیگر اشیا	566.3	---	661.7	---	95.4	---	16.9	---
کل برآمدات	15222.9	---	14762.9	---	-460.7	---	-3.0	---

### بکس 6.3: علاقائی ممالک کے مقابلے میں پاکستانی برآمدات کی کارکردگی

جولائی تا اکتوبر مالی سال 2009ء کے دوران عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کے بعد نومبر 2008ء سے پاکستانی برآمدات مسلسل ابتری کا شکار ہیں۔ جولائی تا اکتوبر کے دوران برآمدات کی نمو 15.4 فیصد تھی جو کہ نومبر تا مارچ میں گزشتہ 10.4 فیصد تک پہنچ گئی ہے۔ برآمدات کی خراب صورتحال کی دو اہم وجوہات ہیں (1) بیرونی طلب میں کمی اور (2) ملکی مسائل میں شدت آنا، خصوصاً بجلی کا بحران۔

پاکستانی برآمدات کی کارکردگی کا دیگر علاقائی ممالک سے تقابل ظاہر کرتا ہے کہ برآمدات کے شعبے میں اپنے کچھ علاقائی مسابقت کاروں کے مقابلے میں پاکستان کی پوزیشن بہتر ہے۔ ترقی پذیر ملکوں کی برآمدات پر عالمی کساد بازاری کے منفی اثرات سال 2008ء کی آخری سہ ماہی میں مرتب ہونا شروع ہوئے۔ نتیجتاً، سال 2008ء کی آخری سہ ماہی سے ترقی یافتہ ممالک کی جی ڈی پی اور درآمدات میں کمی کے باعث زیادہ ترقیاتی معیشتوں کی برآمدات گھٹنا شروع ہو گئیں (دیکھئے شکل 6.3.1 الف، ب اور پ)۔<sup>9</sup> ایشیائی ترقیاتی بینک (2009ء) کے ایک جائزے کے مطابق ترقی پذیر ایشیائی ممالک اور جی تھری<sup>10</sup> کی غیر تیل درآمدات میں مضبوط مثبت ارتباط پایا جاتا ہے۔



بیرونی طلب میں کمی کے باعث پاکستان کے مقابلے میں چین اور بھارت کی برآمدات جنوری 2009ء تک بری طرح متاثر ہوئیں<sup>11</sup> جبکہ سری لنکا اور بنگلہ دیش کی صورتحال بہتر رہی۔ اس کی عکاسی نومبر تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران چین کی برآمدات میں 7.5 فیصد اور بھارت کی برآمدات میں 8.8 فیصد کمی سے ہوتی ہے، اس کے مقابلے میں مذکورہ مدت کے دوران

<sup>9</sup> نیٹلسٹل کے شعبے میں پاکستانی برآمدات کے ارتکاز کو مد نظر رکھتے ہوئے تجزیے میں ان ممالک کو شامل کیا گیا ہے جو نیٹلسٹل میں پاکستان کے اہم کاروباری حریف ہیں۔

<sup>10</sup> جی تھری میں امریکہ، یورپی یونین اور جاپان شامل ہیں۔

<sup>11</sup> بھارت، چین، پاکستان اور بنگلہ دیش کے جنوری 2009ء تک کے قابل موازنہ اعداد و شمار دستیاب ہیں، جبکہ سری لنکا کا تجزیہ دسمبر 2008ء کے ڈیٹا پر مبنی ہے۔

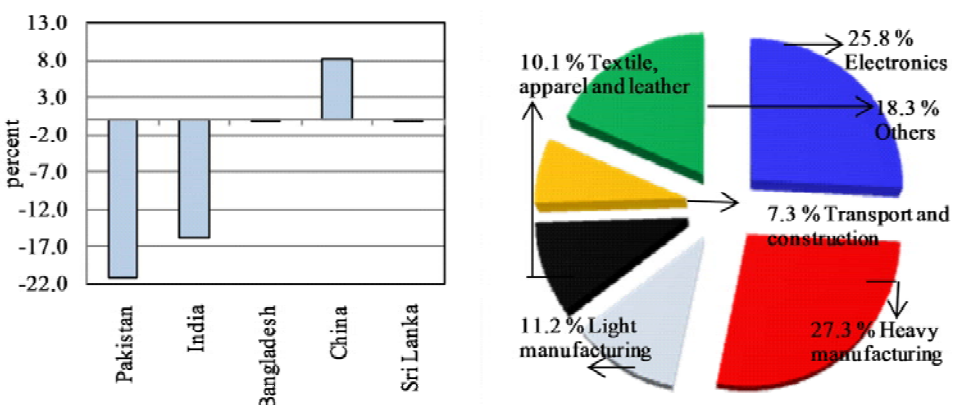


پاکستانی برآمدات میں 2.9 فیصد کمی واقع ہوئی۔ اس کی وضاحت برآمدات کے اجزائے ترکیبی کے جائزے سے ہوتی ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ برآمدات میں ہونے والی کمی ذریعہ ایجاد ہے اور پائیدار صارفی اور بھاری مینوفیکچرنگ اشیاء کے زمرے سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں (دیکھئے شکل 6.3.2 الف)۔<sup>12</sup> چین اور بھارت کی برآمدات میں ہونے والی بھاری کمی میں مذکورہ مصنوعات کا اہم حصہ ہے کیونکہ عالمی منڈی میں ان کی مضبوط طلب موجود تھی۔

مذکورہ حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے پاکستان کی صورتحال قدرے بہتر ہے کیونکہ پاکستان کو جولائی تا فروری مالی سال 2009ء کے دوران امریکی ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں ہونے والی نمایاں کمی سے ملک کی برآمدی نمو کو بڑھانے میں مدد ملی ہے (دیکھئے شکل 6.3.2 ب) تاہم فروری 2009ء سے پاکستانی برآمدات میں تیزی سے کمی کا عمل شروع ہو گیا جس میں بڑا حصہ ٹیکسٹائل برآمدات کا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملکی مسائل کی شدت میں اضافے نے عالمی مسابقت کا سامنا کرنے کے لیے ٹیکسٹائل شعبے کی صلاحیت کو کمزور کر دیا ہے۔ مزید برآں، سال 2009ء کے آغاز سے ٹیکسٹائل و ملبوسات کی طلب تیزی سے سکڑنا شروع ہو گئی ہے۔ دیگر ملکوں کے اعداد و شمار دستیاب نہیں ہیں، اس لیے اس مدت کے دوران ان کی تقابلی صورتحال کا تجزیہ نہیں کیا جاسکتا۔

شکل نمبر 6.3.2 الف: 09ء میں ترقی پذیر ایشیائی ممالک کی برآمدات میں متوقع کمی کے اجزائے ترکیبی

شکل نمبر 6.3.2 ب: جولائی تا فروری م س 09ء میں امریکی ڈالر کے مقابلے میں کرنسیوں میں اوسط تبدیلی

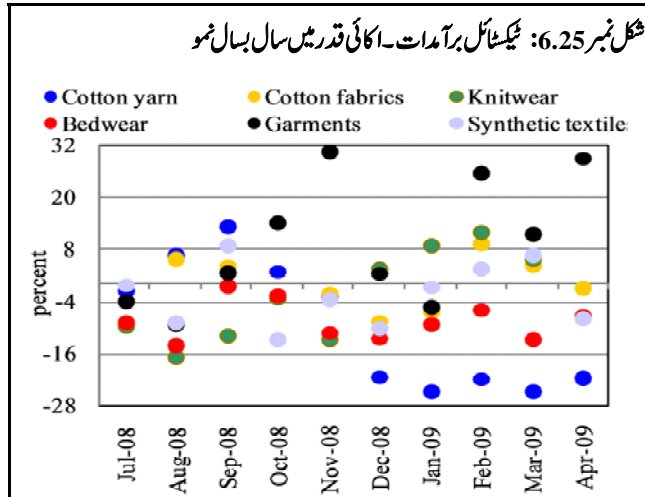


امکان ہے کہ 2009ء میں عالمی کساد بازاری کے باعث برآمدات کی طلب میں کمی کا رجحان جاری رہے گا۔ ایشیائی ترقیاتی بینک کی پیش گوئی کے مطابق رواں سال کے دوران اہم صنعتی ممالک کی جی ڈی پی میں 2.6 فیصد کمی ہو سکتی ہے۔ سکڑتی ہوئی بیرونی طلب کے ساتھ ساتھ بے شمار ملکی مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے برآمدات کے حوالے سے پاکستان کی پوزیشن خاصی کمزور ہے۔

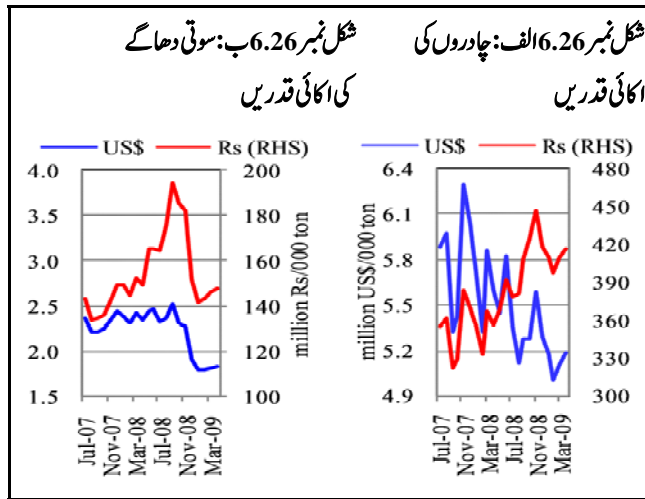
حالیہ عالمی کساد بازاری ترقی یافتہ ممالک پر زیادہ انحصار کرنے سے منسلک خطرات کی نشاندہی اور اس حقیقت کو اجاگر کرتی ہے کہ ملکی برآمدات کو بڑھانے کے لیے برآمدی منڈیوں کا تنوع بے حد اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ اس مقصد کو علاقائی ممالک کے ساتھ آزاد اور ترجیحی تجارت کے سمجھوتوں کے ذریعے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ ملکی برآمدات کے بیشتر حصے ٹیکسٹائل میں ارتکاز کو مد نظر رکھتے ہوئے ضروری ہے کہ اس کی ٹیکسٹائل اور ملبوساتی برآمدات کی رسائی کو مذکورہ سمجھوتوں کے ذریعے مزید بڑھایا جائے۔ خطے میں اس کا حصول ایسے ترجیحی تجارتی سمجھوتوں سے ممکن ہے، جن میں توجہ ایشیائی ممالک سے تجارت کو بڑھانے پر مرکوز ہو۔

<sup>12</sup> ماخذ: ایشیائی ترقی کے امکانات 2009ء: ایشیائی نمونہ دوبارہ متوازن کرنا۔





کی کے اجزائے ترکیبی: اجزائے ترکیبی کے لحاظ سے جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران ٹیکسٹائل برآمدات میں ہونے والی مذکورہ کمی تقریباً تمام اہم زمروں کی مقدار اور اکائی قدروں میں ہوئی ہے، جبکہ اکائی قدروں میں زیادہ کمی دیکھی گئی ہے (دیکھئے شکل 6.25)۔ یہ صورتحال بیرونی طلب میں کمی کی عکاس ہے، جس سے عہدہ براہونے کے لیے برآمد کنندگان اپنی برآمدی اکائی قدروں میں کمی کر رہے ہیں۔



جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر کے 15.2 فیصد تک گرنے سے برآمد کنندگان کو مسابقت کا حامل بننے میں مدد ملی ہے۔ اسی طرح برآمد کنندگان امریکی ڈالر کی برآمدی اکائی قدر میں کمی کر کے درآمد کنندگان کو روپے کی قدر میں کمی کے فوائد بہم پہنچا رہے ہیں جبکہ ان کی روپے میں برآمدی اکائی قدر یا تو گزشتہ سال کی سطح پر رہی یا اس میں اضافہ ہوا ہے (دیکھئے شکل 6.26 الف)

اور شکل 6.26 ب)۔ اس خصوصیت نے طلب گرنے کے باوجود یورپی اور امریکی منڈیوں کے لیے پاکستانی ٹیکسٹائل برآمدات میں بھاری کمی کو روکنے میں مدد دی ہے (دیکھئے جدول 6.12)۔ اس لیے امریکی ڈالر کی اکائی قدروں میں کمی اور روپے کی قدر میں تخفیف سے اس شعبے کو خاصا فائدہ پہنچا ہے۔<sup>13</sup>

زمرہ وار تجزیہ: جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران زمروں کے لحاظ سے برآمدات میں سب سے زیادہ کمی بستری چادروں، سوئی دھاگے اور تیارلبوسات میں ہوئی ہے۔ بستری چادروں کی برآمدات کی پست سطح امریکی اور یورپی منڈیوں کی طلب کے گرنے کا نتیجہ تھی۔ 2008ء کے دوران امریکہ اور یورپی یونین میں بستری چادروں کی درآمدات میں نمایاں کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ خصوصاً، مذکورہ دونوں منڈیوں میں پاکستانی مصنوعات کی

<sup>13</sup> روپے کے لحاظ سے جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران ٹیکسٹائل شعبے میں 14.7 فیصد نمو ہوئی ہے۔



جدول 6.12: ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی برآمدی کارکردگی - عالمی تجزیہ فیصد میں				
ملبوسات		ٹیکسٹائل		
میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	
				امریکہ (جولائی تا جنوری)
-3.4	-1.2	-8.9	4.8	دنیا
15.4	-0.8	4.3	9.5	بھارت
3.6	4.0	-4.5	10.3	چین
-4.8	-0.7	-2.4	3.2	بھارت
-10.7	-14.9	-18.2	3.0	میکسیکو
-1.4	-0.9	-3.3	-7.3	پاکستان
-3.0	-11.2	-19.6	5.5	سری لنکا
-28.2	-29.5	-19.6	12.3	ترکی
				یورپی یونین (جولائی تا دسمبر)
3.6	4.0	-5.8	4.4	دنیا
6.8	-2.4	5.7	13.0	بھارت
18.1	9.9	3.8	14.1	چین
3.1	3.4	-8.8	6.2	بھارت
3.5	3.3	-3.6	9.0	پاکستان
-14.8	7.7	-12.1	1.1	ترکی
6.1	35.8	-8.6	8.7	ویتنام

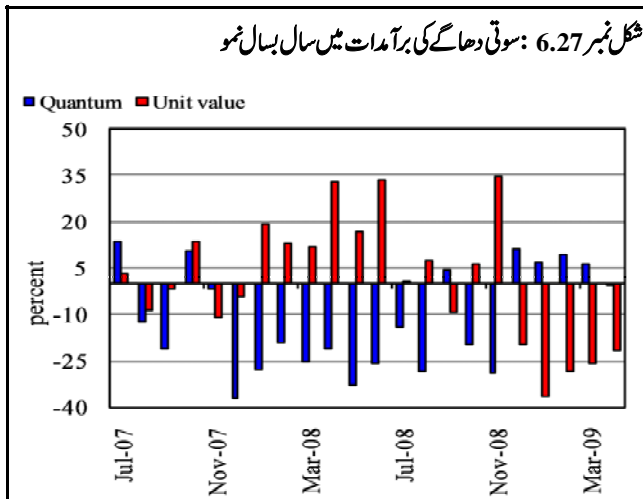
ماخذ: امریکی سٹینس بیورو اور یورو اسٹیٹ

جگہ چین لے رہا ہے (دیکھئے جدول 6.13) جبکہ بلند قدر اضافی کا حامل ہونے کے باعث امریکہ کی رنگین چادروں کی درآمدات میں بھارت کا حصہ بڑھ رہا ہے۔ چین پر عائد کی جانے والی تجارتی پابندیوں کی مدت جنوری 2009ء سے ختم ہونے کے باعث پاکستان کے لیے امریکی منڈی میں مقابلہ مزید سخت ہو گیا ہے۔

تاہم، مارچ 2009ء میں بستر کی چادروں کی برآمدات پر عائد اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی کے خاتمے سے یورپی یونین کی منڈی کے لیے پاکستانی برآمدات کی صورتحال بہتر ہونے کا امکان ہے۔

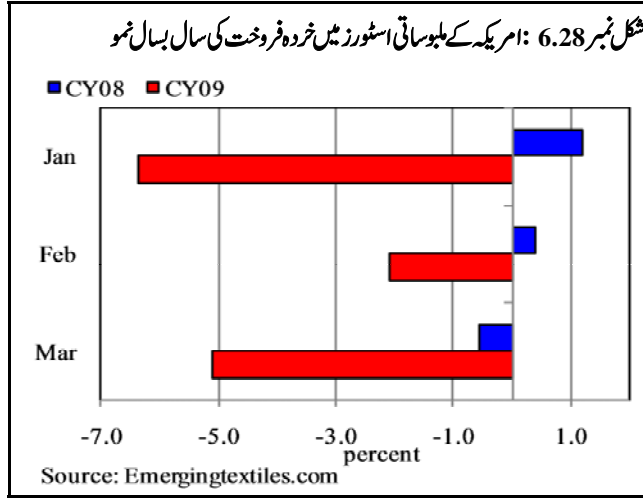
سسوتی دھاگے کی برآمدات میں کمی کا اہم سبب ترقی یافتہ ممالک کی منڈیوں اور مشرق بعید کے ممالک کی طلب میں کمی ہے۔ مالی سال 2008ء سے سوتی دھاگے کی برآمدی مقدار میں کمی کا رجحان ہے۔ اس کی وجہ عالمی سطح پر سوتی مصنوعات کی طلب کا گرنہا ہے۔ تاہم، دسمبر 2008ء سے اس زمرے کی برآمدی اکائی قدر کم ہوئی ہے جس سے اس کی مانگ میں کچھ اضافہ دیکھنے میں آیا ہے (دیکھئے شکل 6.27)۔

مالی سال 2009ء کے آغاز سے تیار ملبوسات کی برآمدات میں کمی کا رجحان ہے۔ اس کا اہم سبب برآمد کنندگان کو درپیش اندرونی مسائل کا شدت اختیار کرنا ہے جس کے نتیجے





جدول 6.13: چادروں کی برآمدات کا تجزیہ فیصد								
یورپی یونین منڈی		امریکی منڈی		تیم میں منڈی		تیم میں حصہ		
قدرت		اکائی قدرت		تیم میں منڈی		تیم میں حصہ		
2008ء	2007ء	2008ء	2007ء	2008ء	2007ء	2008ء	2005ء	
چھپائی دار چادریں								
2.7	17.7	3.2	-5.4	-17.5	9.9	100.0	100.0	دنیا
-0.5	21.4	-0.5	-1.5	-26.1	1.1	45.9	48.9	پاکستان
41.8	77.0	-1.1	-13.7	7.5	19.7	28.0	15.0	چین
4.0	-1.9	22.3	-8.1	-25.8	57.0	6.6	9.0	بھارت
سادے چادریں								
-3.0	17.9	-4.9	17.2	-7.0	-28.0	100.0	100.0	دنیا
7.1	55.0	-15.8	10.0	-45.3	-56.6	16.6	37.5	پاکستان
12.2	24.5	-14.1	1.6	31.1	-27.0	46.3	27.4	چین
18.8	1.6	24.6	7.0	-13.0	67.0	10.0	4.7	بھارت

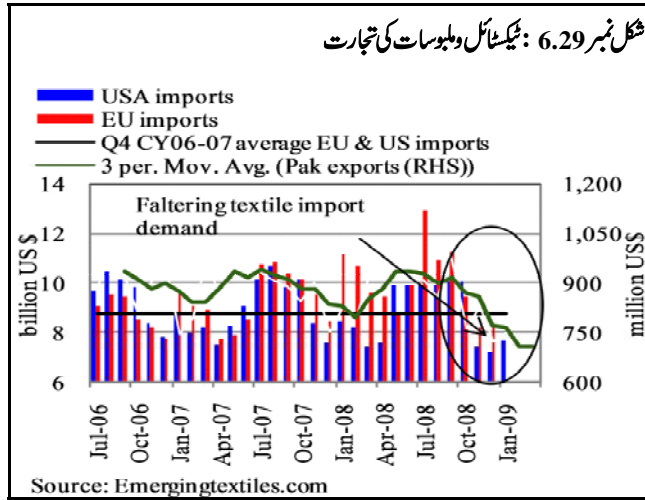


میں کئی آرڈرز چین اور بھارت جیسے دیگر رسد کنندگان کو منتقل ہو گئے۔ ملکی تیار ملبوسات کی برآمدات کا بڑا حصہ (40 فیصد) امریکہ بھیجا جاتا ہے۔ عالمی کساد بازاری کی گہرائی بڑھنے سے امریکہ میں کپڑوں کی طلب کو شدید دھچکا لگا ہے۔ اس کی تصدیق مالی سال 2009ء کی تیسری سہ ماہی کے لیے امریکہ میں کپڑوں کی فروخت کے دستیاب اعداد و شمار سے ہوتی ہے (دیکھئے شکل 6.28)۔ اس وجہ سے ملک کے تیار ملبوسات کی طلب مزید سکڑ گئی اور اس زمرے کی ملکی برآمدات میں بھاری کمی دیکھنے میں آئی ہے۔

آئندہ مہینوں کے دوران بیرونی طلب میں مسلسل کمی کے سبب اس شعبے کو درپیش مقابلے میں مزید سختی آنے کی توقع ہے۔ یہ امکان یورپی یونین اور امریکہ کے ماہانہ درآمدی رجحان کے تجزیے پر مبنی ہے۔ ان دونوں مقامات کو پاکستانی ٹیکسٹائلز کی اہم درآمدی منڈیوں کی حیثیت حاصل ہے۔ ہر سال کے آخر میں مذکورہ ممالک کی ٹیکسٹائل اور کپڑوں کی درآمدات موسم کے لحاظ سے سکڑ جاتی ہیں اور پہلی سہ ماہی کے دوران اس میں اضافے کا عمل ایک بار پھر شروع ہو جاتا ہے۔ تاہم، زیر جائزہ مدت میں 2008ء کی آخری سہ ماہی کے دوران



### شکل نمبر 6.29: ٹیکسٹائل و ملبوسات کی تجارت



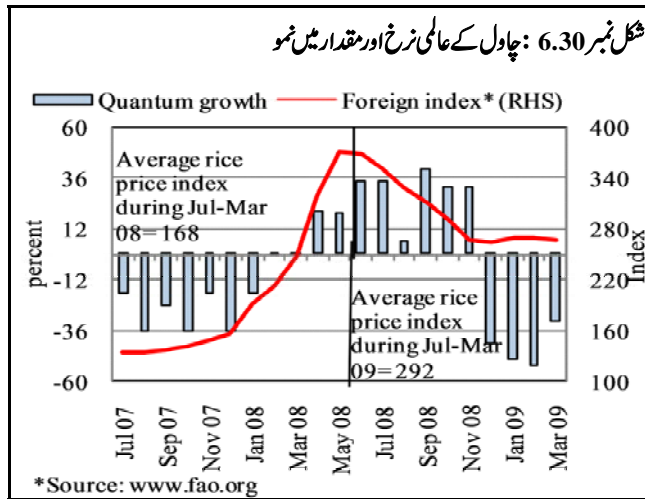
Source: Emergingtextiles.com

ہونے والی تخفیف گزشتہ دو سالوں کی اوسط کے مقابلے میں زیادہ تھی، جبکہ جنوری 2009ء میں بھی متوقع بحالی کے عمل کا آغاز نہیں ہو سکا (دیکھئے شکل 6.29)۔<sup>14</sup> اس لیے، پاکستانی ٹیکسٹائل برآمدات کی نمو میں اکتوبر 2008ء سے شروع ہونے والی کمی کا تسلسل برقرار رہنے کا امکان ہے۔

اسٹیٹ بینک ٹیکسٹائل شعبے کو درپیش مشکلات حل کرنے کے لیے وقتاً فوقتاً اقدامات کرتا رہا ہے۔<sup>15</sup> تاہم، مضبوط طلب کی عدم موجودگی اور

ساختی مسائل کی وجہ سے امکان ہے کہ 2009ء کی پیشتر مدت میں ٹیکسٹائل برآمدات کی سطح پست رہے گی۔

### شکل نمبر 6.30: چاول کے عالمی نرخ اور مقدار میں نمو

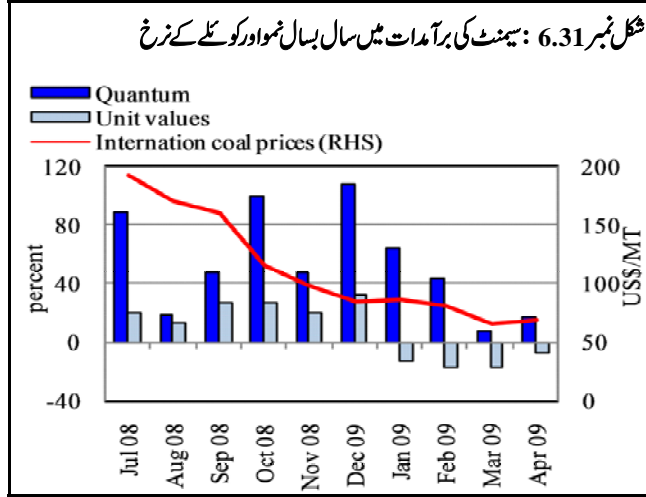


غیر ٹیکسٹائل برآمدات چاول کو ملک کی غیر ٹیکسٹائل برآمدات میں سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران چاول کی برآمدات میں 35.8 فیصد کی متاثر کن نمو ہوئی ہے، جس کا بنیادی سبب برآمدی اکائی قدروں کی بلند سطح ہے۔ اگرچہ مئی 2008ء سے چاول کی عالمی قیمتوں میں مسلسل کمی کا رجحان ہے، لیکن اوسط بنیادوں پر ان کی سطح اب بھی مالی سال 2008ء کی اوسط سطح سے بلند ہے (دیکھئے شکل 6.30)۔

<sup>14</sup> 2009ء کے لیے یورپی یونین کے اعداد و شمار دستیاب نہیں ہیں جبکہ امریکہ کے اعداد و شمار صرف جنوری 2009ء کے ہیں۔

<sup>15</sup> ان اقدامات میں اسپننگ کے شعبے کے مارک اپ زراعت میں ایک سال کی توسیع (ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 05، 2009ء ایس بی پی)، برآمد کنندگان کو فراہم کی جانے والی برآمدی مالکاری پر بینکوں کو 100 فیصد مالکاری کی فراہمی (ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 03، 2008ء ایس بی پی)، بطویل مدتی مالکاری کی سہولت کے تحت دیے گئے قرضوں پر ایک سال کا اتوا (ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 01، 2009ء ایس بی پی)، برآمدی مالکاری اسکیم کے تحت نو مالکاری کی مدت میں توسیع (ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 04، 2009ء ایس بی پی)، سوتی کپڑوں کے بعض زمروں کو برآمدی مالکاری اسکیم (ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 04، 2009ء ایس بی پی) اور اسپننگ کے مختلف شعبوں کو بطویل مدتی مالکاری سہولت (ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 08، 2009ء ایس بی پی)۔





جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران قیمتوں کے اثرات کے باعث 581.7 ملین ڈالرز زیادہ حاصل ہوئے ہیں۔

بدقسمتی سے 2008ء میں چاول کی عمدہ فصل ہونے کے باوجود دسمبر 2008ء سے چاول کی ملکی برآمدات کی مقدار میں کمی آئی ہے۔ اس کی متعدد وجوہات ہیں (1) پاکستان ایگریکلچرل سروسز اینڈ سپلائی کارپوریشن (پاسکو) کی جانب سے چاول کی خریداری کے نتیجے میں چاولوں کے ملکی نرخوں میں

نمایاں کمی نہیں ہو سکی، جس سے اس کی برآمدی مسابقت پر منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ تھائی لینڈ میں چاول کے برآمد کنندگان کو بھی کم و بیش ایسی ہی صورتحال کا سامنا ہے کیونکہ وہاں کی حکومت نے بھی کاشت کاروں کے تحفظ کے لیے مداخلت کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔<sup>16</sup> (2) 2008ء میں دنیا کے دھان درآمد کرنے والے بڑے ممالک میں اس کی بھرپور فصل ہوئی تھی، جس سے اس کی طلب سیکڑ گئی۔ ان ممالک میں بنگلہ دیش، انڈونیشیا، فلپائن، افریقہ اور ترکی<sup>17</sup> شامل ہیں۔

جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران سیمنٹ کی برآمدات میں 52.6 فیصد اضافہ ہوا ہے جس کا اہم سبب برآمدی مقدار کی بلند سطح ہے۔ بھارت کی جانب سے اس کی برآمدات پر 12 فیصد ڈیوٹی کا نفاذ حوصلہ افزا پیش رفت ہے کیونکہ ملک کے سیمنٹ کی مجموعی برآمدات میں بھارت کا حصہ 10-12 فیصد بنتا ہے۔

اس زمرے کی ماہانہ برآمدی کارکردگی کے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ بھارت کی جانب سے جنوری 2009ء میں ڈیوٹی کے نفاذ سے سیمنٹ کی برآمدی اکائی قدروں میں کمی کا رجحان ہے (دیکھئے شکل 6.31)۔ جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران کونسل کے عالمی نرخوں میں خاصی کمی آئی ہے۔<sup>18</sup> چونکہ کونسل کو سیمنٹ کی پیداواری لاگت کا اہم جز سمجھا جاتا ہے اس کی قیمتوں میں کمی سے سیمنٹ کے برآمد کنندگان کو اپنی برآمدی اکائی قدروں میں کمی کا موقع ملا۔ اسی لیے ڈیوٹی کے نفاذ کے باوجود سیمنٹ کے پاکستانی برآمد کنندگان کو بھارتی منڈی میں اپنا حصہ برقرار رکھنے میں مدد ملی ہے۔ علاوہ ازیں، سیمنٹ کی ملکی فروخت میں کمی سے بھی اس کی برآمدات کو بڑھانے کے لیے فاضل سیمنٹ دستیاب ہو سکا ہے۔

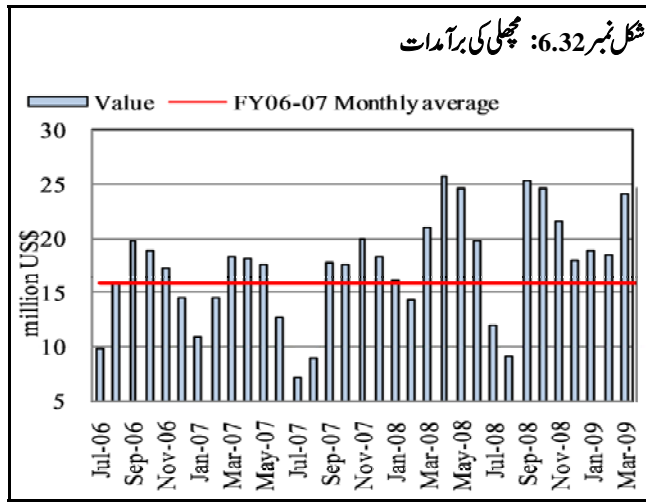
<sup>16</sup> <http://oryza.com/news/Asia-Pacific/Thailand-Market/9648.html>

<sup>17</sup> [http://www.fao.org/es/ESC/en/15/70/highlight\\_71.html](http://www.fao.org/es/ESC/en/15/70/highlight_71.html)

<sup>18</sup> مارچ 2009ء میں کونسل کے عالمی نرخوں میں ان کی جولائی 2008ء کی سطح کے مقابلے میں 66 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔



نومبر 2008ء سے پیٹرولیم مصنوعات کی برآمد میں شروع ہونے والی کمی کا عمل جاری ہے، جس کا اہم سبب نیفتھا کی برآمدات کی پست سطح ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران نیفتھا کی پیداوار میں 19 فیصد کمی آئی ہے۔ اس کی وجہ مالی مشکلات کے سبب ریفاٹریز کی جانب سے خام تیل کی درآمدات کی پست سطح ہے۔ تاہم، حالیہ مہینوں میں مالی مشکلات میں نرمی سے اس کی پیداوار میں اضافہ ہو سکتا ہے، جس سے آئندہ مہینوں میں نیفتھا کی پیداوار بھی بڑھ سکتی ہے۔



جولائی تا اپریل م س 09ء کے دوران مچھلی اور اس کی مصنوعات میں 17.3 فیصد کمی متاثر کن ہوئی ہے۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ اس کی نمو کے بڑھنے میں مقدار اور قدر دونوں کا اہم حصہ ہے۔ ملک کی مچھلی کی برآمدات کو عالمی تجارتی تنظیم کے حفظان صحت اور فائٹو حفظان صحت معیارات (ایس پی ایس ایس) کی عدم تکمیل کے باعث 2007ء سے یورپی یونین کی جانب سے پابندیوں کا سامنا ہے۔ تاہم مالی

سال 2007ء اور م س 08ء میں پست سطح پر رہنے کے بعد جولائی تا مارچ م س 09ء کے دوران اس زمرے کی پیداوار دوبارہ بڑھ گئی ہے (دیکھئے شکل 6.32)۔ اس بہتری میں دوزرائع کا اہم کردار ہے (1) 2008ء میں بلوچستان کوئلہ بانی وے کے ساتھ ساتھ مچھلی کی پروسیسنگ کے یونٹوں کا قیام، جس کے نتیجے میں مچھلیاں پکڑنے اور اس کی برآمد میں اضافہ ممکن ہو سکا اور (2) زیادہ نرخوں کی پیشکش کرنے والی ملائیشیا، انڈونیشیا، متحدہ عرب امارات اور تھائی لینڈ کی منڈیوں پر زیادہ توجہ مرکوز کرنا ہے۔<sup>19</sup> مزید برآں، روپے کی تخفیف قدر نے طلب کو بڑھانے کے لیے برآمد کنندگان کی قوت سودے بازی میں اضافہ کر دیا ہے۔

جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران گھڑی کی برآمدات میں 127.9 فیصد کا بلند اضافہ ریکارڈ کیا گیا، جس میں مقدار اور کائی قدروں دونوں کا اہم حصہ ہے۔ چونکہ گھڑی کو بلند قدر اضافی کی حامل مصنوع اتھنول کی تیاری میں بطور خام مال استعمال کیا جاتا ہے، اس لیے حکومت نے اس کی برآمد پر 15 فیصد ڈیوٹی عائد کر دی ہے تاکہ اتھنول کی پیداوار کو بڑھایا جاسکے۔ اتھنول کی برآمدات میں سہولت دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے جنوری 2008ء سے اس شعبے کے لیے طویل مدتی مالکاری کی سہولت (ایل ٹی ایف ایف) فراہم کی ہے۔<sup>20</sup>

<sup>19</sup> یورپی یونین کی جانب سے مچھلی کی برآمد پر پابندی کے وقت اس منڈی میں مچھلی کی برآمدی اکائی 2.31 تا 3.31 ڈالر فی کلوگرام تھی۔ اس کے مقابلے میں برآمد کنندگان کو جولائی تا نومبر مالی سال 2009ء میں ملائیشیا سے 1.7 ڈالر فی کلوگرام، تھائی لینڈ میں 1.4 ڈالر فی کلوگرام، انڈونیشیا میں 3 ڈالر فی کلوگرام اور متحدہ عرب امارات میں 3.2 ڈالر فی کلوگرام قیمت ملتی تھی۔

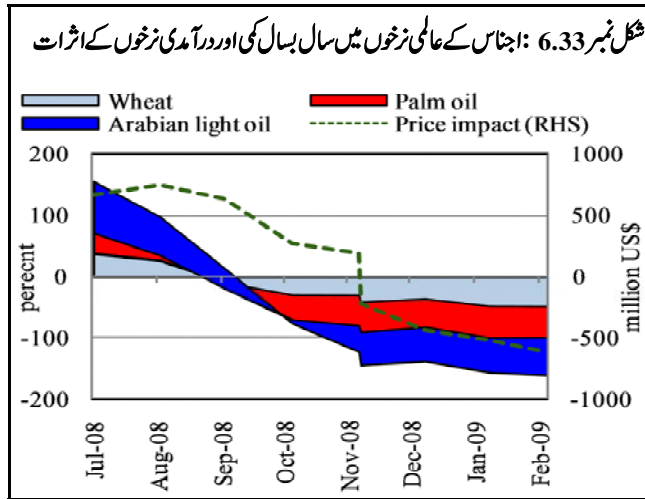
<sup>20</sup> ایس ایم ای ایف ڈی سرکر نمبر 2009ء، 02 ایس بی پی۔



ملک کا برآمدی شعبہ اس وقت آزمائش سے گزر رہا ہے۔ ایک جانب عالمی سطح پر طلب میں کمی ہو رہی ہے جبکہ دوسری جانب، کئی اندرونی مشکلات برآمدات کی نموکومتاثر کر رہی ہیں۔ اگرچہ کچھ زمرے اب بھی عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں، تاہم ان کی مجموعی برآمدات میں بڑا حصہ رکھنے والے زمروں کی خراب کارکردگی کے اثرات کو زائل کرنے کے لیے ناکافی ہے۔ آئندہ مہینوں کے دوران بیرونی طلب میں کمی کے باعث امکان ہے کہ مالی سال 2009ء کی باقی مدت میں برآمدات کی مجموعی نموک سطح پست رہے گی۔

### درآمدات

جولائی تا اپریل مہینے 09ء کے دوران ملکی طلب میں کمی اور اجناس کے عالمی نرخوں کے گرنے کے نتیجے میں درآمدی بل میں 9.8 فیصد کی ریکارڈ کمی ہوئی ہے۔ اگرچہ، درآمدات میں کمی کے عمل کا آغاز دوسری سہ ماہی سے ہو گیا تھا تاہم اس میں ہونے والی مجموعی کمی کا بڑا حصہ تیسری سہ ماہی میں مرکوز رہا ہے۔ درآمدات کی پست سطح میں نرخوں میں نمایاں کمی اور مقدار، دونوں کے اثرات نمایاں رہے ہیں۔ دراصل، مہینے 09ء کے آغاز سے ہی اجناس کے عالمی نرخوں میں کمی کا آغاز ہو گیا تھا، تاہم اس کے زیادہ اثرات دسمبر 08ء سے مرتب ہونا شروع ہوئے تھے (دیکھئے شکل 6.33)۔



جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران درآمدی مقدار میں کمی کا سبب طلب کی پست سطح تھی۔ اس کی وجوہات یہ ہیں (1) منظم پالیسی اقدامات۔ اسٹیٹ بینک کی سخت زری پالیسی، جسے حال ہی میں اپریل 2009ء میں نرم کیا گیا۔ اشیائے تیش پر درآمدی ڈیوٹیوں و سیلنگس میں اضافہ (2) شعبہ جاتی مسائل، جیسے پیٹرولیم کے شعبے کو درپیش مالی دشواریاں، جس نے اس شعبے کی درآمدی صلاحیت کو محدود کر دیا۔ ملک میں کپاس کی رسد و دستیابی میں بہتری کے باعث اس کی درآمدی ضروریات کا سکننا (3) روپے کی قدر میں بڑی کمی، جس نے درآمدات کی روپے میں لاگت کو بڑھا دیا (4) ملک میں جاری عمومی معاشی سست روی۔

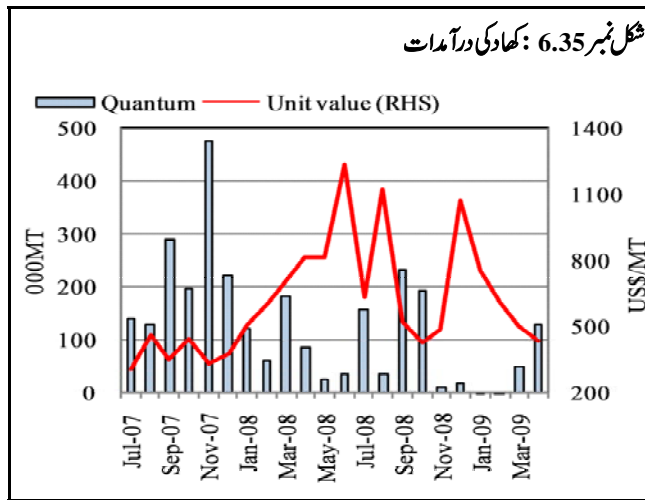
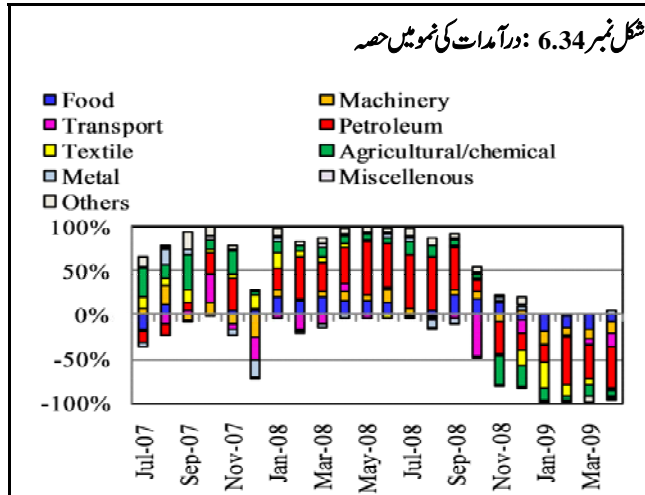
درآمدات میں ہونے والی کمی وسیع البینا تھی اور گندم، پیٹرولیم مصنوعات اور بجلی پیدا کرنے والی مشینری کے علاوہ جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران دیگر تمام اہم زمروں میں سال بسال کی ہوئی ہے۔ خصوصاً، زیر جائزہ مدت کے دوران درآمدات میں ہونے والی مجموعی کمی میں ٹرانسپورٹ اور ٹیکسٹائلز کا حصہ سب سے زیادہ ہے (دیکھئے شکل 6.34 اور جدول 6.14)۔ جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء میں ٹرانسپورٹ گروپ میں ہونے والی کمی طیاروں، بحری جہازوں اور کشتیوں کے زمرے میں کی جانے والی یکبارگی بھاری ادائیگی کی عدم موجودگی کو ظاہر کرتے ہیں جو کہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں ادا کی گئی تھی۔



جدول 6.14: اہم درآمدات (جولائی تا اپریل)									
ملین ڈالر									
		سال ہر سال فیصد تبدیلی		م 09ء		م 08ء			
		مقدار	مالیت	اکائی مالیت	مطلق تبدیلی	مالیت	اکائی مالیت	مالیت	اکائیاں
غذائی گروپ		-3.1			-107.9	3419.6		3527.4	
جس میں									
گندم		15.4	174.2	126.4	466.3	946.2	471.6	819.8	میٹرک ٹن
پام آئل		-7.7	-9.5	-93.3	819.2	1125.6	856.5	1218.9	میٹرک ٹن
مشینری گروپ		-6.7			-398.2	5503.9		5902.1	
جس میں									
بکلی پیدا کرنے والی مشینری		66.5			570.1	1427.3		857.2	
ٹیل مواصلات		-54.8			-1040.3	857.1		1897.4	
فرنیچر گروپ		-46.7			-913.6	1044.7		1958.3	
جس میں									
سڑکوں پر چلنے والی گاڑیاں		-30.3			-328.5	754.6		1083.1	
طیارے، بحری جہاز اور کشتیاں		-66.7			-568.0	283.0		851.0	
پیٹرولیم گروپ		-7.6			-657.6	8012.7		8670.4	
پیٹرولیم مصنوعات		-0.9	0.7	-42.6	540.1	4608.1	569.5	4650.7	میٹرک ٹن
خام پیٹرولیم		-15.3	-8.6	-615.0	541.2	3404.6	572.2	4019.7	میٹرک ٹن
ٹیکسٹائل گروپ		-36.0			-731.1	1300.7		2031.9	
جس میں									
خام کپاس		-59.1	-63.3	-689.4	1621.6	477.2	1430.2	1166.6	میٹرک ٹن
زرعی دیگر کیمیکل گروپ		-7.7			-364.6	4391.9		4756.4	
جس میں									
تیار کھاد		-40.4	-61.1	-332.6	494.5	491.2	425.7	823.9	میٹرک ٹن
دیگر کیمیکلز		3.1			73.1	2,429.4		2356.3	
دھات گروپ		0.1			2.6	2169.7		2167.1	
جس میں									
لوہا اور اسٹیل کا اسکرپ		-1.7	-24.3	-8.6	307.9	515.4	280.9	524.0	میٹرک ٹن
متفرق گروپ		-10.7			-65.2	542.2		607.5	
دیگر تمام اشیاء		4.0			98.6	2536.9		2438.3	
کل درآمدات		-9.8			-3137.0	28922.4		32059.4	
ع عبوری									

جولائی تا اپریل م 09ء کے دوران تیار کھاد کی درآمدات میں 40.4 فیصد کمی درآمدی مقدار گھٹنے سے آئی ہے (دیکھئے شکل 6.35)۔ اس زمرے کی درآمد میں سب سے بڑا حصہ ڈی اے پی کھاد کا ہے جبکہ ملکی ضروریات کے مطابق یوریا درآمد کی جاتی رہی۔ جولائی تا اپریل م 09ء





کے دوران کھاد کی درآمدی مقدار میں کمی کا اہم سبب اس مدت کے دوران ڈی اے پی کے ملکی ذخائر کی بلند سطح ہے۔<sup>21</sup> تاہم مالی سال 2009ء کی تیسری سہ ماہی<sup>22</sup> سے ڈی اے پی کھاد کے استعمال میں اضافہ ہو رہا ہے، جس سے اس کے ذخائر کی سطح پست ہو جائے گی۔ اس لیے توقع ہے کہ رینج کی آئندہ فصل کے بوائی کے موسم میں کھاد کی طلب بڑھنے کے باعث اس کی درآمد میں اضافہ ہوگا۔ مزید برآں، حکومت نے جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران یورپا کی درآمد شروع کر دی ہے۔ اس کا سبب، مذکورہ مدت کے دوران یورپا کی ملکی پیداوار کی پست سطح ہے کیونکہ یہ پیداوار ملکی ضروریات پوری کرنے کے لیے ناکافی ہے۔<sup>23</sup> نیشنل فرٹیلائزر ڈویلپمنٹ سینٹر (این ایف ڈی سی) کے مطابق امکان ہے کہ ملک میں کھاد کی رسد کی دستیابی کو بہتر رکھنے کی خاطر خریف 2009ء کے لیے تقریباً 500 ہزار ٹن یورپا درآمد کی جاسکتی ہے۔

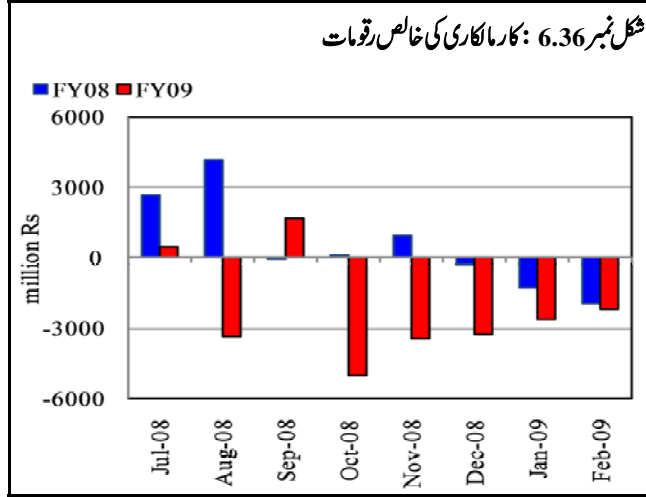
**گائیدوں** کی درآمدات میں سال بسال 30.3 فیصد کمی کی وجوہات میں حقیقی قوت خرید میں کمی، ملکی گاڑیوں کے زخموں کا بڑھنا اور کار مالکاری کے لیے قرض گیری کی بلند لاگت کے باعث طلب کی پست سطح شامل ہیں۔ جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران کاروں کے لیے صارفی مالکاری میں گزشتہ برس کے مقابلے میں نمایاں کمی آئی ہے (دیکھئے شکل 6.36)۔ کمرشل بینکوں کی جانب سے کار مالکاری کی سطح کو پست رکھنے میں

<sup>21</sup> ملک میں ڈی اے پی تیار کرنے والے واحد پلانٹ کی تعمیر و مرمت کے سبب بندش کو مد نظر رکھتے ہوئے مالی سال 2008ء میں اس کھاد کو بھاری مقدار میں درآمد کیا گیا تھا۔ جس کے نتیجے میں ملک میں اس کے ذخائر کی سطح بلند ہو گئی۔ تاہم اس کے زخموں میں اضافے کی وجہ سے ملک میں اس کے استعمال کی سطح پست ہو گئی۔ حکومت نے بھی مالی سال 2009ء کے وفاقی بجٹ میں ڈی اے پی کی پوری پر 1000 روپیہ زراعت دینے کے اعلان پر عملدرآمد نہیں کیا۔ ذخائر کی بلند سطح کے نتیجے میں جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران مزید ڈی اے پی درآمد کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔

<sup>22</sup> مالی سال 2009ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ڈی اے پی کے استعمال میں 104 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔

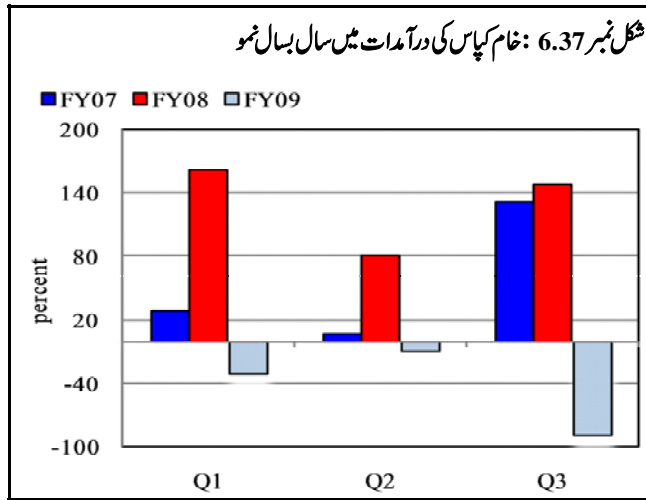
<sup>23</sup> این ڈی ایف سی، کھاد کی صورتحال: وسط اپریل 2009ء، رینج 09-2008ء اور خریف 2009ء کے امکانات۔





غیر ادا شدہ قرضوں کے بڑھنے، بلند شرح سود اور حقیقی آمدنیوں میں کمی نے اہم کردار ادا کیا ہے کیونکہ اس کی وجہ سے صارفین قرضوں کی طلب میں کمی واقع ہو گئی۔<sup>24</sup> پی اے ایم اے کے تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران آٹوموبائل (کار، ایل سی وی، پک اپ) کی فروخت میں 46 فیصد کمی آئی ہے۔<sup>25</sup> جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے لحاظ سے کامل ساختہ یونٹوں کے درآمدی زمروں میں مسلسل کمی گذشتہ برس جتنی رہی۔

جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران خام کپاس کی درآمدات میں 59.1 فیصد کمی آئی ہے، جس کا بڑا حصہ تیسری سہ ماہی میں مرکوز رہا ہے (دیکھئے شکل 6.37)۔ خام کپاس کی درآمدات میں کمی کا اہم سبب سال 2008ء کے دوران کپاس کی عمدہ فصل<sup>26</sup> اور ٹیکسٹائل ولبوسات کی عالمی طلب کے سکڑنے کی وجہ سے اس کی درآمدی مقدار میں ہونے والی کمی ہے۔ جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران پیشتر ٹیکسٹائل زمروں کی درآمدی مقدار میں کمی آئی ہے، جس کا سبب خام کپاس کی طلب کی پست سطح ہو سکتی ہے۔



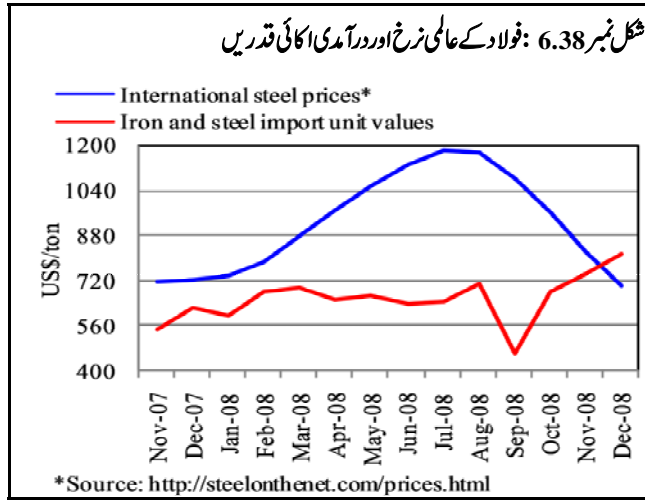
جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے لوہے اور فولاد کی درآمد میں معمولی کمی ہوئی، جس کا اہم سبب درآمدی اکائی قدروں کا بڑھنا ہے کیونکہ مقدار کے لحاظ سے اس زمرے میں 13.2 فیصد کمی آئی ہے۔ ملک میں فولاد کی طلب میں تیزی سے کمی میں انفراسٹرکچر، مکانات، تعمیرات اور آٹو

<sup>24</sup> پی اے ایم اے

<sup>25</sup> جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران کاروں کی فروخت میں 49 فیصد اور ایل سی وی پک اپ میں 22 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔

<sup>26</sup> مالی سال 2009ء کے کپاس کی پیداوار 3.5 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 14.1 ملین گائٹھیں ہو گئی۔





موبائلز کے شعبوں کی مایوس کن کارکردگی نے اہم کردار ادا کیا ہے کیونکہ فولاد کی کھپت انہی شعبوں میں زیادہ ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ صنعتوں کی خراب کارکردگی اور محکمہ کسٹم اور فولاد کے درآمد کنندگان کے مابین درآمدی تجارتی قیمت (آئی ٹی پی) کے تنازع کا بھی اس کی درآمدی مقدار کو کم کرنے میں حصہ رہا ہے۔ درآمد کنندگان کے مطابق، ستمبر 2008ء کے بعد سے اسٹیل کے عالمی نرخوں میں مسلسل کمی ہو رہی ہے لیکن کسٹم حکام نے اسے آئی ٹی پی میں منتقل نہیں کیا (دیکھئے شکل 6.38)۔ کسٹم حکام نے مارچ 2009ء میں فولاد کی بعض مصنوعات کی آئی ٹی پی میں کمی کی تھی، جس سے توقع ہے کہ آنے والے دنوں میں اس کی درآمد بڑھے گی۔

جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران پیٹرولیم گروپ کی درآمدات میں 7.6 فیصد کمی سال بسال کی ہوئی ہے، جس کا سبب خام پیٹرولیم درآمدات کی پست سطح ہے (دیکھئے جدول 6.14)۔ اعداد و شمار کے تفصیلی تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران درآمدی بل میں کمی کا اہم سبب تیسری سہ ماہی کے دوران پیٹرولیم گروپ کی درآمدی اکائی قدروں میں تیزی سے کمی تھی (دیکھئے جدول 6.15)۔ مزید برآں، زیر جائزہ مدت کے دوران خام پیٹرولیم کی درآمدی مقدار میں بھی کمی آئی ہے۔ اس کی وجہ مالی سال 2009ء کی پہلی ششماہی کے دوران ریفاؤنڈیوں اور آئل مارکیٹنگ کمپنیوں کو درپیش مالی مشکلات تھیں جنہوں نے پیٹرولیم

جدول 6.15: پیٹرولیم گروپ کی درآمدات کا نرخ اور مقدار کا اثر							
ملین ڈالر							
م 09ء				م 08ء			
جنوری تا اپریل	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی		چوتھی سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی
							مقدار کا اثر
-236.6	-361.4	201.6	195.7	558.2	180.4	-43.4	پیٹرولیم گروپ
106.3	-201.3	145.8	236.2	337.9	344.2	-136.9	پیٹرولیم مصنوعات
-343.0	-160.1	55.9	-40.5	220.3	-163.8	93.4	خام پیٹرولیم
							نرخ کا اثر
-2,085.5	141.7	1,654.80	1,788.30	1,084.80	380	-20.9	پیٹرولیم گروپ
-1,123.9	165.7	836.9	967.4	536.5	201.3	20.9	پیٹرولیم مصنوعات
-961.7	-24.1	817.9	820.9	548.3	178.7	-41.8	خام پیٹرولیم



گروپ کی درآمدات پر منفی اثرات مرتب کیے۔ گزشتہ چند مہینوں سے صورتحال میں بہتری آئی ہے اور رواں مالی سال کی تیسری سہ ماہی میں پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں 2.9 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔

خام تیل کی درآمدات کی ٹخلی سطح کے سبب جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کی مدت میں آئل ریفائنریاں اپنی پیداواری گنجائش سے کم شرح پر کام کر رہی تھیں، جس کے نتیجے میں ایچ ایس ڈی، فرنس آئل اور موٹر اسپرٹ جیسی اہم پیٹرولیم مصنوعات کی پیداوار گھٹ گئی ہے۔ نتیجتاً، ملک میں ان مصنوعات کی قلت ہو گئی، جس کی وجہ سے جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران ان کی درآمدات میں اضافہ ضروری ہو گیا ہے۔<sup>27</sup>

آئندہ مہینوں میں پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدی مقدار میں اضافے کا امکان ہے۔ موٹر اسپرٹ کی درآمدات میں اضافہ متوقع ہے کیونکہ پیٹرول اور سی این جی کے نرخوں میں فرق کم ہونے سے ملک میں اس کی طلب بڑھ رہی ہے۔ ملک کے اہم حصوں میں بجلی کے بحران میں شدت آنے کے باعث جنریٹروں کا استعمال بڑھ گیا ہے، جس سے ملک میں موٹر اسپرٹ اور ڈیزل کی اضافی طلب پیدا ہو گئی ہے۔

بجلی کی پیداوار کے شعبے میں بھی فرنس آئل کی طلب کے بڑھنے کا امکان ہے۔<sup>28</sup> اسی اے سی (آئل کمپنیز ایڈوائزری کمیٹی) کی حالیہ سالانہ رپورٹ کے مطابق آئندہ پانچ برسوں کے دوران فرنس آئل کی طلب میں اوسطاً سالانہ 7 فیصد کی شرح سے اضافے کی امید ہے۔ فرنس آئل کے نرخوں و بجلی کے شعبے کو گیس کی فراہمی میں تیزی سے کمی اور نئے پاور پلانٹس کی تنصیب سے توقع ہے کہ آئندہ مہینوں میں بجلی کی پیداوار کے لیے فرنس آئل کو ترجیح دی جائے گی۔ جبکہ اس کی قلت سے بچنے کے لیے پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات بڑھنے کا امکان ہے۔ تاہم، قلیل مدت میں اس گروپ کی درآمدی مقدار میں اضافے کے اثرات اس کے گرتے ہوئے عالمی نرخوں کے باعث زائل ہو جائیں گے۔

جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی درآمدات میں 66.5 فیصد سالانہ کی شرح سے اضافہ ہوا ہے۔ ملک کا بجلی پیدا کرنے والا شعبہ ابھی تک ملک میں توانائی کی ضروریات کو پورا کرنے میں ناکام رہا ہے۔ بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی درآمدات بڑھنے کی وجہ توانائی کی قلت اور بجلی کا شدید بحران ہے۔

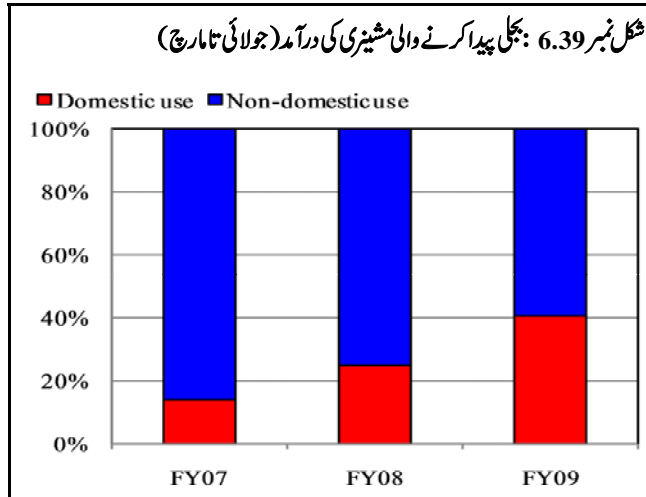
بجلی کی قلت کے نتیجے میں جنریٹروں، ٹرانسمیٹروں اور یو پی ایس کی طلب بڑھ گئی ہے۔ پاکستان یہ مشینری چین، امریکہ اور یورپی یونین سے درآمد کر رہا ہے۔ گھریلو شعبے، آئی پی پیز، صنعتوں، دفاتر کی عمارتوں اور اسپتالوں میں ان کی طلب زیادہ ہے۔ اسٹیٹ بینک کے تجارت کے متعلق اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ چند برسوں سے گھریلو استعمال کے لیے جنریٹروں کی طلب میں اضافہ ہو رہا ہے (دیکھئے شکل 6.39)۔

بجلی پیدا کرنے کی مشینری کے درآمد کنندگان کے مطابق جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران ملکی معاشی سرگرمیوں میں حالیہ سست روی

<sup>27</sup> جولائی تا مارچ مالی سال 2009ء کے دوران موٹر اسپرٹ، فرنس آئل اور ایچ ایس ڈی کی ملکی پیداوار میں بالترتیب 3.1، 5.1 اور 8.8 فیصد کمی آئی ہے۔

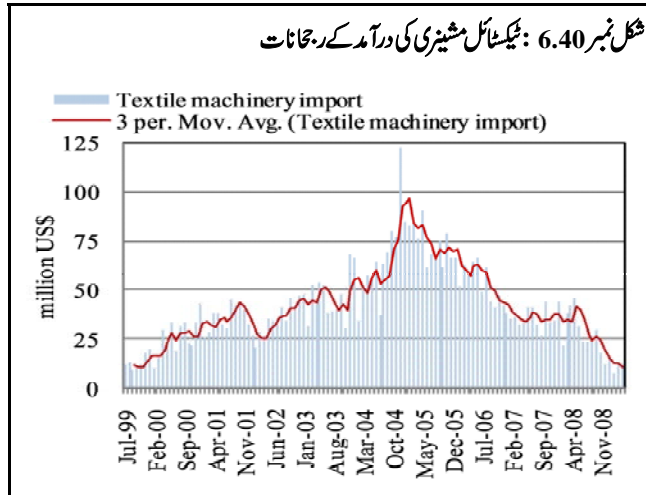
<sup>28</sup> اسی اے سی، تیل کا جائزہ 2008ء





نے صنعتی شعبے کی جانب سے ایسی مشینری کی درآمد پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں، جس کی وجہ سے ان کا ذخیرہ جمع ہو گیا ہے۔ مذکورہ درآمد کنندگان نے گزشتہ چند برسوں کے دوران اس شعبے میں ہونے والی نمو کے رجحانات کو مد نظر رکھتے ہوئے بھاری مقدار میں مشینری درآمد کی تھی۔ اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ آئندہ مہینوں میں بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی درآمد میں کمی کا امکان ہے۔

گزشتہ چند برسوں کی طرح جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران بھی ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد میں سست روی کا رجحان رہا اور اس میں 49 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی (دیکھئے شکل 6.40)۔ مالی سال 2002ء تا 2005ء کے دوران بی ایم آر پروگرام کے تحت بھاری مقدار میں



ٹیکسٹائل مشینری درآمد کی گئی تھی۔ اس وقت سے ملک کی درآمدی مشینری کی ضروریات میں مسلسل کمی ہو رہی ہے، جس سے اس شعبے میں جدت کاری کی طلب میں کمی کی عکاسی ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ عالمی کساد بازاری کے باعث ملک کی اہم برآمدی منڈیوں میں ٹیکسٹائل مصنوعات کی مانگ میں کمی نے بھی اس کی مشینری کی درآمدات پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔

جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے

دوران **ٹیلی کام مشینری** کی درآمدات میں 54.8 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔ مذکورہ مدت کے دوران درآمدی بل میں ہونے والی مجموعی کمی میں ٹیلی کام مشینری کا حصہ سب سے زیادہ 33.2 فیصد ہے۔ اس کی میں موبائل فونز اور ٹیلی کمیونیکیشن مشینری کی درآمدات کا اہم کردار ہے۔ اس کی وجوہات میں منڈی کا سکڑنا، کم ہوتی قوت خرید اور موبائل سسٹمز پر بلند کسٹم اور ریگولیٹری ڈیوٹیاں شامل ہیں۔<sup>29</sup>

<sup>29</sup> مالی سال 2008ء کے وفاقی بجٹ میں حکومت نے فی سیٹ 500 روپے ڈیوٹی عائد کی تھی جبکہ بعد ازاں اگست 2008ء میں 250 روپے کی ریگولیٹری ڈیوٹی عائد کر دی گئی۔



جولائی تا اپریل مالی سال 2009ء کے دوران گندم کی درآمدات میں 15.4 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ ماہانہ تجزیے کے لحاظ سے اس اضافے کا بڑا حصہ جولائی تا نومبر کی مدت میں مرکوز رہا ہے۔ حکومت نے رواں مالی سال میں 2.5 ملین ٹن گندم کی درآمد کا فیصلہ کیا ہے۔ تاہم، 2009ء میں گندم کی بہتر فصل کی خبروں نے گندم کی بھاری مقدار میں درآمد کی ضرورت کو کم کر دیا ہے، جس کے نتیجے میں تیسری سہ ماہی میں اس کی درآمدات کی سطح پست ہو گئی۔

امکان ہے کہ مالی سال 2009ء کے باقی مہینوں میں درآمدات میں مزید کمی آئے گی، جس کی وجوہات یہ ہیں (1) قیمتوں کے مزید مضبوط منفی اثرات (2) زیادہ تر شعبوں میں طلب کا سکڑنا۔ اس لیے توقع ہے کہ مالی سال 2009ء کے دوران درآمدات میں تیزی سے کمی آئے گی۔



## خصوصی سیکشن 1 فضلے کا بندوبست: پاکستان میں حالیہ پیش رفت

### 1 فضلے کا بندوبست

فضلہ، کچرا یا گھوڑا بے کار اشیاء ہوتی ہیں جنہیں ضائع کر دیا جاتا ہے۔ ترقی یافتہ ملکوں میں رواج ہے کہ کچرے گھوڑے کے ڈھیر کسی مخصوص جگہ پر لے جائے جاتے ہیں جنہیں ڈمپ سائٹس کہا جاتا ہے، تاہم ترقی پذیر ملکوں میں کچرا گھوڑا سڑکوں کے کنارے یا خالی پلاسٹس پر ڈال دیا جاتا ہے۔ کچرے سے اس طرح سے نمٹنا درست نہیں، یہی وجہ ہے کہ اس طرح سے پھینکا جانے والا کچرا علاقے کے لوگوں کے لیے زحمت اور خرچے کا باعث بنتا ہے، نیز ماحولیاتی گندگی بھی ہوتی ہے۔ بڑھتی ہوئی آلودگی ماحول کو بدل کے رکھ دیتی ہے۔ دوسرے، کچرا گھوڑا صحت کے لیے نقصان دہ ہونے، اور انفراسٹرکچر پر مٹی اثرات ڈالنے کے سبب مالی اخراجات بڑھانے کا باعث بنتا ہے۔ چنانچہ ان باتوں کی اہمیت کے پیش نظر کچرے کے بارے میں حکومتوں کی رائے بدل چکی ہے۔ فضلے کا بندوبست نسبتاً نیا تصور ہے تاہم اس تصور نے دنیا بھر کی حکومتوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرائی ہے۔ اب ”فضلے کے بندوبست“ سے مراد یہ لی جاتی ہے کہ بے کار اور ناقابل استعمال سمجھے جانے والے کچرے کو اکٹھا کیا جائے، اسے زمرہ وار تقسیم (sorting) کیا جائے، پراسیس کر کے دوبارہ قابل استعمال بنایا (recycle) جائے اور دوبارہ استعمال کیا جائے۔ فضلے کا بندوبست اب محض ماحول کے تحفظ کی حکمت عملی نہیں رہا بلکہ یہ ایک صنعت بن چکا ہے جو معیشت میں اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔

دوبارہ قابل استعمال اشیاء کی منڈیاں دنیا بھر میں تشکیل پا رہی ہیں۔ مجموعی طور پر 1.5 ملین سے زائد افراد اس صنعت سے وابستہ ہیں اور یہ صنعت سالانہ 160 ارب ڈالر سے زائد محصول پیدا کرنے کی گنجائش رکھتی ہے۔ فضلے سے بننے والے سامان کی جاپانی منڈی 2000ء میں 67 ارب ڈالر کی حامل تھی جبکہ امریکی منڈی 2003ء میں 47 ارب ڈالر کی حامل ہوئی۔<sup>1</sup> فضلہ اور کچرا بالعموم ترقی یافتہ ملکوں سے ترقی پذیر ملکوں کو بھیجا جاتا ہے جہاں پر اسے ثانوی صنعتوں اور ری سائیکلنگ صنعتوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ایشیا کے اکثر ممالک کا شمار ترقی پذیر ملکوں میں کیا جاتا ہے جو کہ ثانوی اور ری سائیکل شدہ اشیاء کی مکمل منڈی بن سکتے ہیں۔ چین اور بھارت جیسے بعض ایشیائی ممالک مغربی ملکوں کے ری سائیکلنگ ورکشاپ بن چکے ہیں۔ اسی طرح پاکستان کی جہاز شکنی کی صنعت ہزاروں لوگوں کو روزگار فراہم کرنے کے علاوہ عام صنعتوں کو سستا خام مال مہیا کرتی ہے۔

اس خصوصی سیکشن میں فضلے کے بندوبست کے حوالے سے ہونے والی عالمی پیش رفت اور معیشت پر اس کے اثرات پر بحث کی گئی ہے، نیز پاکستان میں اس صنعت کی ترقی کا جائزہ لیا گیا ہے۔

### 2 عالمی سطح پر فضلے کے بندوبست کے طریقے

دنیا بھر میں سالانہ اندازاً 4 ارب ٹن کچرا پیدا ہوتا ہے، اس میں سے 1.2 ارب ٹن کچرا ٹھکانے لگانا بلدیاتی اداروں کی ذمہ داری ہوتا ہے۔ ایک

<sup>1</sup> ماخذ: پیرو آف انٹرنیشنل ری سائیکلنگ



تخمینے کے مطابق صرف ایک ارب ٹن کچرا استعمال میں آتا ہے جس میں سے 600 ملین ٹن ری سائیکل کیا جاتا ہے جس میں 170 ملین ٹن کاغذ، 405 ملین ٹن فولادی اشیا، 25 ملین ٹن غیر فولادی اور 5 ملین ٹن پلاسٹک کی اشیا ہوتی ہیں۔ اندازاً 200 ملین ٹن کچرا توانائی پیدا کرنے میں استعمال ہوتا ہے جس سے 220 ملین بیرل تیل (6 لاکھ بیرل یومیہ) بنتا ہے۔<sup>2</sup>

فاضل اشیا کو کئی طریقوں سے صاف کیا جاتا ہے، جیسے ری سائیکل، جلانا اور زیر زمین دہانا۔ دنیا بھر میں اس صنعت سے وابستہ لوگوں کا ہدف یہ ہے کہ فضلے سے بجلی پیدا کی جائے، اس سے کھاد بنائی جائے یا پھر دوبارہ استعمال کے لیے اسے ری سائیکل کیا جائے۔ یورپ<sup>3</sup> میں 41 فیصد میونسپل فضلہ دوبارہ کارآمد بنایا جاتا ہے، امریکہ میں یہ تناسب 32 فیصد ہے۔ چین کا ہدف ہے کہ 2030ء تک وہ اپنا 30 فیصد کچری سائیکل کرنے کے قابل ہو جائے گا، اس مقصد کے لیے وہ 6.3 ارب روپے کی سرمایہ کاری کر رہا ہے۔<sup>4</sup> انسریٹرز (incinerator) یا کچرا بھٹی میں کچرے کو جلا کر راکھ بنادینے کا طریقہ دنیا بھر میں رائج ہے، یہ طریقہ کچرے سے توانائی بنانے کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ دنیا بھر میں اس طرح کی 800 سے زائد بھٹیاں موجود ہیں جن میں سے تقریباً 400 صرف یورپ اور 236 جاپان میں ہیں۔<sup>5</sup>

یہ بات حیران کن ہے کہ ان کچرا بھٹیوں سے جو بجلی پیدا کی جاتی ہے وہ دنیا بھر کے ہوائی ٹربائن اور شمسی پینل کی مجموعی بجلی سے زیادہ ہے۔ یورپ کی کچرا بھٹیوں سے بننے والی بجلی 27 ملین لوگوں کی ضرورت پوری کرتی ہے۔ جاپان کی کچرا بھٹیوں سے حاصل ہونے والی توانائی ایک ایٹمی پلانٹ کی توانائی کے مساوی ہے۔ مصر کے شہر اسکندریہ میں ری سائیکلنگ پلانٹ سے سالانہ ایک لاکھ 20 ہزار ٹن مصنوعی کھاد پیدا ہوتی ہے۔ یورپ نے 2010ء کے لیے ہدف بنا رکھا ہے کہ توانائی کی 12 فیصد مقامی ضروریات اور 22 فیصد بجلی کچرے سے حاصل کی جائے گی۔ اسی طرح امریکہ کا منصوبہ ہے کہ وہ اپنی 5 فیصد بجلی، 20 فیصد ٹرانسپورٹ ایندھن اور 25 فیصد کیمیکلز گوہر، جنگل اور میونسپل اداروں سے حاصل ہونے والے فضلے سے پیدا کرے گا۔<sup>6</sup>

ترقی پذیر ممالک اگرچہ تاخیر سے سہی، کچرے کے بندوبست اور اس کی معاشی اہمیت پر توجہ دینے لگے ہیں۔ اقوام متحدہ کے ماحولیاتی پروگرام (یو این ای پی) جیسے بین الاقوامی ادارے متعلقہ شعبے میں استعداد بڑھانے کے لیے ان ملکوں کے ساتھ قریبی تعاون کر رہے ہیں۔

### 3 پاکستان میں فضلے کی پیدائش

پاکستان کی آبادی 160 ملین سے زائد ہو چکی ہے، بنیادی سہولتوں کے فقدان کے باعث ماحولیاتی مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ ملک میں کچرا اور فضلہ گھروں، تجارتی علاقوں، اداروں، تعمیراتی مقامات، صنعتی علاقوں اور زرعی زمینوں سے آتا ہے۔ کچرا کی پیدائش کے عمل پر اثر انداز ہونے

<sup>2</sup> From Waste to Resource: An abstract of "2006 World Waste Survey" by Veolia Environmental Services, and Cyclopes

<sup>3</sup> اس میں 15 ممالک شامل ہیں: آسٹریا، بلجیم، ڈنمارک، فن لینڈ، فرانس، جرمنی، یونان، آئر لینڈ، اٹلی، لکسمبرگ، نیدر لینڈز، پرتگال، اسپین، سویڈن، برطانیہ۔

<sup>4</sup> اکٹاسٹ، شمارہ 21 تا 28 فروری 2009ء۔

<sup>5</sup> The Worldwide Market for Waste Incineration Plants، پنجاب "ایکو پروگ"، مارچ 08ء۔

<sup>6</sup> اکٹاسٹ، شمارہ 21 تا 28 فروری 2009ء۔



والے عوامل علاقے کا رقبہ اور نوعیت اور اہل علاقہ کی آمدنی ہیں۔ ٹھوس نوعیت کا کچرا عموماً اپنی جائے پیدائش ہی پر ڈال دیا جاتا ہے، یا پھر خالی پلاٹوں، نالیوں (جس سے نکاسی میں رکاوٹ پڑتی ہے) یا سڑک کنارے پھینک دیا جاتا ہے۔ اس ٹھوس کچرے میں پلاسٹک، ربر، دھات، کاغذ، گتہ، کپڑے، شیشہ، بچا کھچا کھانا، جانوروں کا فضلہ، پتے، گھاس، تنکے، چارہ، ہڈیاں، لکڑی اور پتھر شامل ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ اسپتالوں میں بھی مخصوص نوعیت کا کچرا بھاری مقدار میں پیدا ہوتا ہے۔

پاکستان کے تمام قسم کے طبی اداروں میں سالانہ دو لاکھ 50 ہزار ٹن کچرا بنتا ہے۔ بعض اسپتال اور میوہل ادارے اپنا کچرا جلادیتے ہیں جس سے انتہائی زہریلے قسم کا دھواں بڑی مقدار میں پیدا ہوتا ہے<sup>7</sup>۔ کھلی جگہوں پر کچرا ڈالنے سے کھیتوں اور محصوروں کی افزائش ہوتی ہے جو بیماریوں کو جنم دیتی ہے۔ اس کے علاوہ طبی اور صنعتی سمیت مختلف اقسام کے ناقابل تلف حیاتی فضلے ڈھیر کی شکل میں جگہ جگہ پائے جاتے ہیں۔<sup>8</sup> پاکستان میں کچرے کو ضائع کرنے کے تین بنیادی طریقے استعمال کیے جا رہے ہیں: زمین میں دبانا، حجم کم کر دینا اور چھانٹنا۔

ملک میں کچرے اور فضلے کے بندوبست پر کیے جانے والے مختلف مطالعوں سے پتہ چلا ہے کہ پاکستان کے شہری علاقوں میں یومیہ 54 ہزار 888 ٹن کچرا پیدا ہوتا ہے جس میں سے 60 فیصد کچرا میوہل ادارے جمع کر لیتے ہیں۔ سرکاری اداروں کے تخمینے کے مطابق اکثر شہروں کا 30 سے 50 فیصد ٹھوس کچرا سرے سے جمع ہی نہیں ہو پاتا۔

وزارت ماحولیات نے 1996ء میں ایک اسٹڈی کی تھی جس کا مقصد ”پاکستان کے آٹھ منتخب شہروں میں ٹھوس کچرے کے بندوبست کی نجکاری پر قومی مطالعے کی تیاری کے لیے اعداد و شمار اکٹھا کرنا“ تھا۔ اسٹڈی سے معلوم ہوا کہ شہری اداروں کے زیر انتظام تمام قسم کے علاقوں سے یومیہ فی کس 0.283 سے 0.613 کلو گرام یا یومیہ فی گھر 1.896 سے 4.29 کلو گرام کی اوسط سے کچرا پیدا ہوتا ہے۔ آبادی میں اضافے کی موجودہ سالانہ شرح 2.6 فیصد کی بنیاد پر 2014ء میں پاکستان کی آبادی 197.77 ملین ہوگی جس کے باعث ٹھوس کچرے کی پیدائش بھی بڑھ کر 71 ہزار 18 ٹن یومیہ یا 25.921 ملین ٹن سالانہ ہو جائے گی۔

آبادی کے لحاظ سے پاکستان کے بڑے شہروں میں 2004ء کے دوران ٹھوس فضلے کی پیدائش کی تفصیل جدول خ س 1.1 میں دی گئی ہے:

#### 4 پاکستان میں ٹھوس فضلے کو ٹھکانے لگانے سے متعلق قانونی اور ادارہ جاتی ڈھانچہ

زیادہ تر ترقی پذیر ملکوں کی طرح پاکستان میں ٹھوس فضلے کو ٹھکانے لگانے سے متعلق پالیسیاں اور قواعد و ضوابط معلومات اور اعداد و شمار کے بغیر بنائے گئے ہیں۔ اس کے باوجود ملک میں اس حوالے سے قوانین کی کوئی کمی نہیں۔ فی الوقت ملک میں ٹھوس فضلے کو ٹھکانے لگانے سے متعلق قواعد و ضوابط اور ادارہ جاتی ڈھانچے میں مندرجہ ذیل شامل ہیں:

<sup>7</sup> Hospital Waste Management in Pakistan, Case Study Report Special Waste Fractions: Hospital Waste, Rehan Ahmed,

August 1997

<sup>8</sup> Solid Waste Management in Pakistan by Engr. Muhammad Humayun Khan, 24th WEDC Conference, 1998.



جدول نمبر 1.1: پاکستان کے بڑے شہروں میں پیدا ہونے والے کچرے کی صورتحال					
آبادی (ملین میں) مردم شماری 1998ء	آبادی (ملین میں) مردم شماری 2004ء	ٹھوس کچرے کی شرح (کلوگرام فی کس یومیہ)	بننے والا کچرا (ٹن یومیہ)	ٹن سالانہ	
کراچی	9.269	10.818	0.613	6,632	2,420,680
فیصل آباد	1.977	2.307	0.391	902	329,230
حیدرآباد	1.151	1.343	0.563	756	275,940
گوجرانوالہ	1.124	1.312	0.469	615	224,475
لاہور	5.143	6.4	-	5,000	-
پشاور	0.988	1.153	0.489	564	205,860
کوئٹہ	0.560	0.654	0.378	247	90,155
نہال	0.046	0.054	0.439	24	8,760
سبی	0.082	0.095	0.283	27	9,855
بقیہ شہری علاقے	27.261	31.818	0.453	14,414	5,261,110
مجموعی شہری علاقے	42.458	49.554	4.078	24,181	8,826,065
دیہی علاقے	88.121	102.853	0.283	29,108	10,624,420
ذیلی مجموعہ	130.579	152.407	4.361	53,289	19,450,485
خطرناک کچرے کا فیصد اضافہ				1,599	583,635
مجموعہ				54,888	20,034,120

ماخذ: ٹھوس فضلے کے بندوبست کے لیے رہنما ہدایات، جون 2005ء، ادارہ ماحولیاتی تحفظ پاکستان

- پاکستان انوائرنمنٹل پروٹیکشن ایکٹ (پریا) مجریہ 1997ء
- پاکستان انوائرنمنٹل پروٹیکشن ایکٹ کی شق 11 کی رو سے ایسی مقدار یا ارتکاز کا فضلہ پھینکنا ممنوع ہے جو نیشنل انوائرنمنٹل کوالٹی اسٹینڈرڈز کے خلاف ہو۔
- خطرناک مادوں کے قواعد 1999ء
- ہسپتال ویسٹ مینجمنٹ کے رہنما خطوط، 1998ء سے نافذ جو وزارت صحت، حکومت پاکستان کے ماحولیاتی صحت یونٹ نے تیار کیے ہیں۔
- ہسپتال ویسٹ مینجمنٹ رولز 2005ء
- خطرناک مادوں کے قواعد 2003ء
- نیشنل انوائرنمنٹل کوالٹی اسٹینڈرڈز رولز
- اسلام آباد کیسپٹل ٹیریٹری ہائی لاز 1968ء، کیسپٹل ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے تیار کردہ
- کنٹینمنٹ ایکٹ 1924ء کی دفعہ 132 کچرے کو ٹھکانے لگانے سے متعلق ہے
- ماحولیاتی تبدیلی کے بارے میں وزیراعظم کی کمیٹی بھی ہے جو اس امر کو یقینی بنانے کے لیے تشکیل دی گئی تھی کہ پاکستان کیوٹو پروٹوکول کے تحت کلین ڈیولپمنٹ مکینزم کے تقاضے پورے کرے۔ اس کمیٹی کی سب ڈویژنل سطح کی ایک تکنیکی کمیٹی ہے جو فضلے کے بندوبست پر کام کر رہی ہے۔
- 1994ء میں پاکستان نے خطرناک فضلے کی سرحد پار نقل و حرکت اور اس کو ٹھکانے لگانے سے متعلق بازل کنونشن میں شمولیت اختیار کی۔



- اس کنونشن کا مقصد رکن ممالک کو ماحولیاتی لحاظ سے مناسب بندوبست شروع کرنے کے قابل بنانا ہے تاکہ خطرناک فضلے کی پیداوار کم سے کم ہو اور انسانی تندرستی اور ماحول کو تحفظ مل سکے۔
- پاکستان انوائرمینٹل پروٹیکشن ایکٹ 1997ء کی شق 12 کے تحت کسی مقام پر تعمیر شروع کرنے سے پہلے لازمی ہے کہ ادارہ برائے ماحولیاتی تحفظ میں ایک 'ابتدائی ماحولیاتی جانچ' جمع کرائی جائے اور اگر منصوبے سے ماحول پر منفی اثر مرتب ہونے کا خدشہ ہو تو ماحولیاتی اثر کے بارے میں ایک جائزہ پیش کرایا جائے۔
  - فی الحال عالمی بینک حکومت پنجاب کے شہری یونٹ کی مدد کر رہا ہے، جو صوبے میں ٹھوس فضلے کو ٹھکانے لگانے کے امور کا ذمہ دار ہے۔

## 5 پاکستان میں فضلے کا بندوبست

2001ء میں لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے اجرا سے پہلے فراہمی و نکاسی آب کی ذمہ داری صوبائی ہیلتھ انجینئرنگ ڈپارٹمنٹ پر عائد ہوتی تھی جس میں ٹھوس فضلے کے بندوبست کا معاملہ بھی شامل تھا۔ لوکل گورنمنٹ کے موجودہ نظام میں یہ ٹاؤن تحصیل کی ذمہ داری ہے تاہم کچرا پھینکنے کی سہولت فراہم کرنا بنیادی طور پر ضلع کونسل کا فرض ہے۔ ٹاؤن تحصیل کی انتظامیہ صفائی ستھرائی کے لیے عملہ بھرتی کرتی ہیں جو سڑکوں پر جاروب کشی کر کے مخصوص مقامات پر کچرا جمع کرتا ہے جہاں سے بلدیہ کی گاڑی اسے لے جاتی ہے۔

ان کے علاوہ کچھ نجی تاجروں نے اس شعبے میں قدم رکھا ہے۔ ملک میں فضلے کے بندوبست میں شامل نجی شعبے کو باضابطہ اور بے ضابطہ کے زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ باضابطہ شعبہ تنظیموں اور غیر سرکاری اداروں پر مشتمل ہے۔ بے ضابطہ شعبہ بہت بڑا ہے اور ہزاروں کباڑیوں پر مشتمل ہے جو شہروں میں پھیلے ہوئے ہیں اور مختلف اقسام کا کچرا جمع کرتے ہیں۔

نجی شعبے کی فرموں نے نامیاتی اور غیر نامیاتی فضلے کے بندوبست پر منصوبے شروع کیے ہیں۔ نامیاتی فضلہ نامیاتی کھاد تیار کرنے میں استعمال ہوتا ہے۔ غیر نامیاتی فضلے کو پہلے کاغذ، پلاسٹک، ٹن وغیرہ میں تقسیم کیا جاتا ہے اور پھر اسے متعلقہ صنعتوں میں بھیج دیا جاتا ہے جہاں سے ری سائیکل کر کے پلاسٹک وڈ اور ٹیٹرا شیٹ جیسی مصنوعات بنائی جاتی ہیں۔ ملک میں فضلے کے بندوبست پر جن عوامل نے منفی اثرات مرتب کیے ہیں وہ یہ ہیں: شہروں میں کی طرف آبادی کی بے ہنگم نقل مکانی، حفظان صحت اور نکاسی آب کا ناقص نظام، فضلہ اکٹھا کرنے کے لیے ناکافی انسانی وسائل اور سرمایہ، باقاعدہ کچرا دانوں کی عدم دستیابی، کچرا دانوں پر آنے والے فضلے کی صحیح ناپ تول کے لیے وہ بروجوں کی عدم موجودگی اور ری سائیکلنگ کا عمل تقریباً نہ ہونا۔

پاکستان فضلے کو معاشی وسائل میں تبدیل کرنے کے حوالے سے زبردست امکانات رکھتا ہے۔ بعض غیر سرکاری انجمنوں<sup>9</sup> اور نجی فرموں نے<sup>10</sup> اس میدان میں قدم رکھا ہے۔ یہ ادارے فضلہ اکٹھا کرتے ہیں اور اس کو مختلف عملوں سے گذار کر کھاد، پلاسٹک کی بوتلیں اور ٹیٹرا پیک بناتے ہیں۔ لاہور میں ایک نجی فرم نے ری سائیکلنگ کی ایک سہولت قائم کی ہے جہاں فضلے سے ایندھن بنانے کا کام کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح کراچی میں ایک غیر سرکاری انجمن لوگوں کو ترغیب دیتی ہے کہ وہ فضلہ اسے فروخت کریں جس سے وہ مٹی کو بہتر بنانے والی کھاد تیار کرتی ہے۔ ایک اور این جی

<sup>9</sup> گل بہاؤ اور پاکستان انوائرمینٹ و لٹیری اینڈ ویسٹ ری سائیکلنگ ٹرسٹ (بی ای ڈی بیوڈ بیو آر پی ٹی)۔

<sup>10</sup> فاروق کمپوسٹ فریلائز رکارپوریشن اور شگھائی ٹن گانگ انوائرمینٹل پروٹیکشن لمیٹڈ۔



اولمک کے بڑے شہروں سے فضلہ اکٹھا کرنے کا کام کرتی ہے۔ وہ فضلہ کو نچوڑ کر خشک کرتی ہے اور پھر اس سے فضلے کی گولیاں بناتی ہے۔ نامیاتی فضلے سے نچوڑا گیا مائع بازار میں بیچا جاتا ہے۔ یہ پودوں کی غذا کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

تاہم ان اداروں کی کارروائیاں محدود پیمانے پر ہیں۔ اگرچہ حکومت کا عزم ہے کہ وہ فضلے کو توانائی میں تبدیل کرنے اور دوسرے مفید مقاصد کے لیے استعمال کرے گی تاہم انفراسٹرکچر نہ ہونے کی وجہ سے یہ صنعت ترقی نہیں کر رہی۔ حکومت پاکستان فضلے کے بندوبست کی صنعت کے اہم کردار سے واقف ہے۔ تاہم اس سلسلے میں زیادہ سرگرمی سے اور سرکاری و نجی شراکت کی بنیاد پر کام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اس صنعت کو صاف ستھرا ماحول میسر آ سکے اور معیشت میں اضافہ قدر کا سلسلہ جاری رہے۔

#### حوالہ جات:

- Aat van der Wel, Valentin, (December 2007) "Post Solid Waste Management in Sri Lanka: Policy & Strategy".
- Annual Report (2006-07), Ministry of Environment and Forests, Government of India.
- Annual Report (2008), United Nation Environment Program (UNEP), [www.unep.org](http://www.unep.org).
- Environment Indicators (2008), Environment Directorate OECD, [www.oecd.org/statisticsdata](http://www.oecd.org/statisticsdata).
- From Waste to Resource: An abstract of "2006 World Waste Survey" by VEOLIA Environmental Services, and CYCLOPE.
- Improvement of Environment by Solid Waste Management in Islamabad, (February 2006) Pakistan Waste Characterization Study, Project Procurement International Islamabad. [projectpi@cyber.net.pk](mailto:projectpi@cyber.net.pk).
- Karachi Solid Waste Management (September 2006) Karachi Master Plan 2020, Urban Resource Centre Karachi.
- "The Economist" February 21st-28th 2009.
- The Worldwide Market for Waste Incineration Plants, by ECOPROG, March 2008 Urban Resource Centre Karachi, [www.urckarachi.org](http://www.urckarachi.org).
- US Environment Protection Agency (EPA) [www.epa.gov](http://www.epa.gov).
- Waste Amount Survey in Islamabad, October 2004, PEPA, JICA.
- Waste Amount Survey in Multan, October 2005, PEPA, JICA.



## خصوصی سیکشن 2 فعال ضابطہ کاری: کم از کم سرمائے کی شرائط<sup>1</sup>

جدول خ س 2.1: کم سے کم سرمائے کی شرائط		
ارب روپے	کم سے کم ادا شدہ سرمایہ (نقصان منہا کر کے)	حتمی تاریخ
گزشیدہ *	نظر ثانی شدہ **	
31-12-2008	5.0	5.0
31-12-2009	6.0	6.0
31-12-2010	10.0	7.0
31-12-2011	15.0	8.0
31-12-2012	19.0	9.0
31-12-2013	23.0	10.0
* بی ایس ڈی سرکلز نمبر 19 ستمبر 2008ء		
** بی ایس ڈی سرکلز نمبر 17 اپریل 2009ء		

مختلف بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت بہتر بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے ستمبر 2008ء میں کم سے کم سرمائے کی شرائط میں اضافہ کیا۔ بینکوں کے لیے لازم ہو گیا کہ وہ اپنا کم سے کم ادا شدہ سرمایہ (نقصان کو منہا کر کے) مرحلہ وار بڑھا کر آخر دسمبر 2013ء تک 23 ارب روپے کر دیں۔ (دیکھئے جدول خ س 2.1)۔ شرح کفایت سرمایہ بھی 8 فیصد سے بڑھا کر 10 فیصد کر دی گئی۔ تمام بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کو ہدایت کی گئی کہ وہ آخر دسمبر 2008ء تک شرح کفایت سرمایہ مذکورہ فی سطح تک لے آئیں۔ ان اقدامات کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کی کیملز ایس (CAMELS-S) درجہ بندی پر مبنی متغیر شرح کفایت سرمایہ بھی متعارف کرائی۔

کم سے کم سرمائے کی شرائط میں یہ رد و بدل دو اہم تبدیلیوں کی وجہ سے کی گئی تھی: (1) عالمی مالی نظام کا ہجوان ادائیگی قرض کے بھرپور بحرانوں کی شکل اختیار کر گیا اور کئی پرانے سرمایہ کاری بینک دیوالیہ ہو گئے، اور (2) م س 09ء کے ابتدائی مہینوں سے ملکی معیشت میں نمایاں سست رفتاری کے آثار نظر آنے لگے۔ ملکی اقتصادی ماحول میں تیزی سے پیدا ہونے والے بگاڑ کی وجہ سے حکومت کو معاشی استحکام کا پروگرام نافذ کرنے کے لیے آئی ایم ایف کے ساتھ اسٹینڈ بائی ایگریمنٹ کرنا پڑا۔ معاشی سرگرمیوں کی سست رفتاری م س 09ء کے لیے جی ڈی پی کی تخمین شدہ نمو 2.5 تا 3.5 فیصد سے عیاں ہے جبکہ م س 08ء میں یہ نمو 5.8 فیصد رہی تھی۔

اگرچہ پاکستان کا بینکاری شعبہ عالمی مالی نظام کی ہلچل سے بڑی حد سے محفوظ رہا تاہم تجارتی روابط اور بین الاقوامی مالی منڈیوں تک رسائی کے حوالے سے مشکلات کا بالواسطہ اثر بینکاری نظام کی مجموعی کارکردگی کے لیے منفی مضمرات رکھتا ہے۔ ان بین الاقوامی تبدیلیوں کے ساتھ دہشت گردی کے خلاف جنگ کی بنا پر ملکی بازار سرمایہ میں بڑھی ہوئی غیر یقینی کیفیت سے ظاہر ہے کہ ملکی بازار سرمایہ تک رسائی دشوار ہے۔

ایسی فضا میں معاشی منتظمین کو کم سے کم سرمائے کی شرائط کے حوالے سے سوچ سمجھ کر فیصلے کرنے ہیں۔ بطور خاص پاکستان جیسی ابھرتی ہوئی منڈیوں کے لیے، جہاں مالی منڈیاں مکمل نہیں اور بڑی کارپوریشنوں کی طرف سے اس ادھورے پن سے غلط فائدہ اٹھانے کا خطرہ زیادہ ہے،

<sup>1</sup> اس سیکشن کے ملکیتی حقوق شعبہ تحقیق کو حاصل ہیں۔



یہ فیصلے اہم ہیں۔ اس طرح کا ایک فیصلہ اسٹیٹ بینک کی جانب سے بینکوں کے لیے آئندہ کم سے کم ادا شدہ سرمائے (نقصانات کو منہا کر کے) میں حالیہ اضافے پر نظر ثانی کرنا تھا (دیکھئے جدول خ س 2.1)۔ اسٹیٹ بینک کے اقدامات کا مقصد یہ تھا کہ (1) بینکاری سرگرمیوں کے لیے ایسا ماحول پیدا ہو جہاں بینک اپنی بنیادی کاروباری سرگرمیوں پر توجہ مرکوز کر سکیں، (2) شعبہ بینکاری سے متعلق تمام فریقوں کے لیے منصفانہ اور سازگار فضا جنم لے، اور (3) مسابقت کو تقویت ملے تاکہ مسابقتی ماحول قائم ہو۔ اس پس منظر میں ہم اس فیصلے کا تینوں زاویوں سے تجزیہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

### بینکاری کاروبار پر توجہ

موجودہ اقتصادی فضا میں اسٹیٹ بینک چاہتا ہے کہ بینک اپنی کاروباری سرگرمیوں کو تقویت دیں تاکہ حالیہ برسوں میں ہونے والی ترقی مستحکم ہو سکے۔ پچھلے پانچ برسوں کے دوران مالی صحت کے اہم اظہاریوں میں خاصی بہتری دیکھنے میں آئی ہے۔ 2008ء کے دوران اثاثوں کے معیار کے اظہاریوں (غیر ادا شدہ قرضوں کا کل قرضوں کے ساتھ تناسب اور تمویں کے ساتھ غیر ادا شدہ قرضوں کا تناسب) میں جو معمولی خرابی دیکھی گئی وہ کمزور معاشی ماحول (دیکھئے جدول خ س 2.2) کی عکاس تھی۔ 2008ء کے دوران خالص غیر ادا شدہ قرضوں کے سرمائے کے ساتھ تناسب میں اضافے کا باوجود بینکاری شعبہ اس قابل ہے کہ یہ نقصانات برداشت کر سکتا ہے کیونکہ یہ تناسب ابھی تک فقط 13.6 فیصد ہے۔ کفایت سرمایہ کی مضبوط شرح کے ساتھ نفع آوری کے اظہاریوں سے یہ پتہ چلتا ہے کہ بینکاری شعبہ کمزور معاشی ماحول سے جنم لینے والے ان نقصانات کو برداشت کر سکتا ہے۔ آئی ایم ایف کی مدد سے نافذ ہونے والے معاشی استحکام کے پروگرام کے باعث حالیہ مہینوں میں معاشی اظہاریوں میں بہتری خوش آئند ہے۔

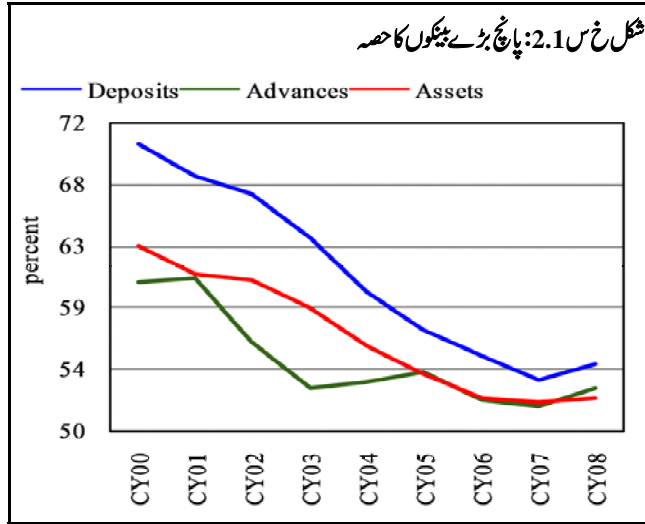
جدول خ س 2.2: مالی صحت کے اظہاریے									
فیصد									
2008ء*	2007ء	2006ء	2005ء	2004ء	2003ء	2002ء	2001ء	2000ء	
12.2	13.2	12.5	11.3	10.5	8.5	8.8	8.8	9.7	شرح کفایت سرمایہ**
10.2	10.5	9.9	8.3	7.6	6.5	6.2	7.3	8.3	پوزن اوسط خطرہ اثاثوں کے لیے سرمائے کی پہلی تہہ
9.1	7.2	6.9	8.3	11.6	17.0	21.8	23.4	23.5	غیر ادا شدہ قرضوں کے ساتھ کل قرضوں کا تناسب
74.7	85.1	77.9	76.8	70.4	63.9	60.6	54.7	55.0	غیر ادا شدہ قرضوں کے لیے تمویں
13.6	5.6	9.7	14.1	29.2	54.4	85.5	150.5	131.3	خالص غیر ادا شدہ قرضوں کے ساتھ سرمائے کا تناسب
1.2	1.5	2.1	1.8	1.2	1.0	0.1	-0.5	-0.2	اثاثوں پر منافع (بعد از ٹیکس)
11.3	15.5	24.2	25.0	20.3	20.0	3.2	-12.6	-3.5	ایکویٹی پر منافع (بعد از ٹیکس)
* آخر دسمبر 2008ء کے لیے سرمایہ اعداد و شمار پر مبنی									
** سال 2008ء کے لیے شرح کفایت سرمایہ BASEL II فریم ورک پر مبنی									

اس پس منظر میں ضابطہ کار ادارے نے کم سے کم سرمائے کی شرائط کے آئندہ اہداف کو نیچے لایا جائے تاکہ بینک آئندہ کم سے کم سرمائے کی شرائط کو پورا کرنے کے سلسلے میں پریشان نہ ہوں اور اپنی موجودہ بیلنس شیٹ کو مستحکم کرنے پر زیادہ توجہ دیں۔ بینکاری شعبے کے غیر ادا شدہ قرضوں میں مسلسل اضافہ بینکوں کی انتظامیہ کی گہری توجہ کا متقاضی ہے۔



### شعبہ بینکاری میں مسابقت کو تقویت دینا

اسٹیٹ بینک بینکاری نظام میں مسابقت کی فضا پیدا کرنے کی پالیسیوں پر بھرپور طور پر گامزن ہے۔ کوششیں کی گئی ہیں کہ (1) انضمام اور خریداریوں کے عمل سے معمول کے سائز کے بینک سامنے آئیں (جو پانچ بڑے بینکوں کا مقابلہ کر سکیں)، (2) مضبوط غیر ملکی بینک میدان میں داخل ہو سکیں، اور (3) رواپتی بینکوں کے ساتھ ساتھ اسلامی بینکوں کا قیام عمل میں آئے۔ یہ ان کلیدی اقدامات میں شامل ہیں جو مسابقت اور ہمہ گیر مالیات یعنی انکیوسو فنانس کے فروغ کی خاطر کیے گئے۔ ان اقدامات نے بینکاری شعبے میں ارتکاز کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے<sup>2</sup> اور حالیہ برسوں میں ارتکاز کے مختلف پیمانوں میں واضح بہتری دیکھی گئی ہے۔



بینکاری شعبے کے کل اثاثوں میں پانچ بڑے بینکوں کا حصہ 2000ء سے 10.8 فیصدی درجے کم ہو کر 2008ء کے آخر میں 52.4 فیصد رہ گیا ہے (دیکھئے شکل خ س 2.1)۔ منڈی میں ان بڑے بینکوں کے حصے میں کمی یہ ظاہر کرتی ہے کہ دوسرے بینکوں کی کاروباری سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں۔ یہی حقیقت ہر فنڈ ال ہر شہین اشارے اور تغیر کے عددی سرے سے بھی ظاہر ہے (دیکھئے جدول خ س 2.3)۔ تاہم 2005ء سے اس تبدیلی کی رفتار کم ہو گئی ہے اور 2008ء کے دوران معاشی سست رفتاری

جدول خ س 2.3: ارتکاز کے پیمانے								
2008ء	2007ء	2006ء	2005ء	2004ء	2003ء	2002ء	2001ء	2000ء
ہر فنڈ ال ہر شہین اشاریہ								
794	785	810	833	946	1,032	1,130	1,185	1,238
742	732	746	772	764	777	852	965	942
736	741	745	762	850	912	973	993	1,023
تغیر کا عددی سر								
1.47	1.45	1.49	1.52	1.63	1.79	1.90	2.05	2.10
1.39	1.38	1.40	1.44	1.40	1.47	1.57	1.80	1.77
1.39	1.39	1.40	1.42	1.51	1.65	1.72	1.83	1.87
ماخذ: بینک دولت پاکستان								

2 اس مسئلہ پر تفصیلی بحث کے لیے دیکھئے: ”باب 4: بینکاری نظام میں ارتکاز اور مسابقت“ مالی استحکام کا جائزہ 2007-08ء

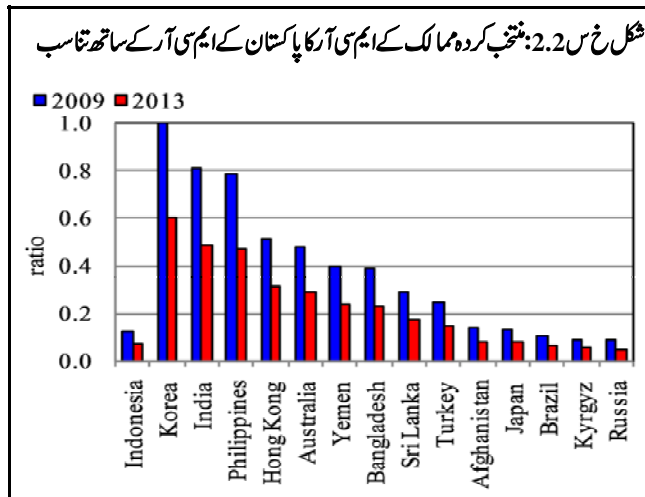


سے صورتحال مزید بگڑ گئی ہے۔ کم سے کم سرمائے کی شرائط کو گھٹانے کے فیصلے سے بینکاری مسابقت میں بہتری آنے کی توقع ہے۔ اس سے چھوٹے بینکوں کو منڈی میں اپنی جگہ بنانے اور بڑے بینکوں کا مقابلہ کرنے کا موقع ملے گا۔

### منصفانہ ماحول کی تشکیل

موجودہ عالمی اقتصادی بحران اور 2008ء کی دوسری ششماہی کے دوران ملک کے اقتصادی حالات کے تیزی سے بگاڑ کے نتیجے میں چھوٹے اور درمیانے حجم کے بینکوں کے لیے کم سے کم سرمائے کی شرائط کا معاملہ نمایاں طور پر تبدیل ہو چکا ہے۔ اقتصادی سرگرمیوں میں کمی، نفع یابی میں تخفیف، اور ملکی اور عالمی مالی منڈیوں میں سیالیت کی مستقل قلت سے ہونے والے نقصانات نے پانچ بڑے بینکوں کے سوا تمام بینکوں کے لیے سرمایہ جمع کرنا انتہائی دشوار بنا دیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بڑے بینکوں کو سرمایہ اکٹھا کرنے کی ضرورت نہ ہونے کے برابر ہے کیونکہ ان کے مجموعی اثاثے دسمبر 08ء کے اختتام پر 22.1 ارب روپے سے لے کر 110.9 ارب روپے تک تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پانچ بڑے بینک کم سے کم سرمائے کی موجودہ اور آئندہ شرائط بخوبی پوری کر سکتے ہیں۔ ایسا ماحول ہو تو بڑے بینک چھوٹے بینکوں کی تحویل کی خواہش اور صلاحیت بدرجہ اتم رکھتے ہیں۔ چنانچہ اسٹیٹ بینک نے ممکنہ توسیع پسندانہ رویے کی روک تھام کرتے ہوئے کم سے کم سرمائے کی شرائط میں تخفیف کردی۔ اس فیصلے سے توقع ہے کہ چھوٹے اور درمیانے بینکوں کو سرمایہ اکٹھا کرنے کے اضافی بوجھ سے کسی حد تک نجات ملے گی اور ان کی کفایت سرمایہ بھی برقرار رہے گی۔

چھوٹے اور درمیانے درجے کے بینک اپنے نیٹ ورک میں وسعت لانے کے لیے کوشاں ہیں۔ اس کا ثبوت 2008ء کے اعداد و شمار سے ملتا ہے جن کے مطابق 83.3 فیصد نئی شاخیں ان چھوٹے اور درمیانے بینکوں نے قائم کی ہیں جو پانچ بڑے بینکوں میں سے نہیں۔ اس کے علاوہ بینکاری شعبے کے ملازمین کی مجموعی تعداد میں پانچ بڑے بینکوں کا حصہ نمایاں طور پر کم ہوا ہے۔ مجموعی تعداد میں بڑے بینکوں کا حصہ 2000ء میں 48.8 فیصد تھا جو اختتام 08ء پر 24.4 فیصد رہ گیا۔ یہ الفاظ دیگر اپنی توسیعی سرگرمیوں کے لحاظ سے چھوٹے اور درمیانے بینک بڑی تعداد میں کارکنوں کو



اپنی طرف راغب کرنے میں کامیاب رہے ہیں اور ان کی افرادی قوت بہت بڑھ چکی ہے۔ امید ہے، کم سے کم سرمائے کی شرائط پر نظر ثانی ہونے سے شعبے میں کام کرنے والے تمام بینکوں کو منصفانہ ماحول میسر آئے گا اور وہ اس سے پورا فائدہ اٹھا سکیں گے۔

### عالمی حالات سے تقابل

کم سے کم سرمائے کی شرائط میں اضافہ کیا جاتا تو امکان تھا کہ پاکستان کے شعبہ بینکاری کو، دنیا کے دوسرے بینکوں کے نمایاں



طور پر تبدیل ہوتے ہوئے ضوابطی ڈھانچے کے پیش نظر نقصان سے دوچار ہونا پڑتا۔ کم سے کم سرمائے کی شرائط کے عالمی موازنے سے معلوم ہوتا ہے کہ منتخب ملکوں کی کم سے کم سرمائے کی شرائط اور پاکستانی بینکوں پر عائد کم سے کم سرمائے کی شرائط کا تناسب 'ایک' سے کم ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان میں یہ شرائط بلند ہیں (دیکھئے شکل خ 2.2)۔ کم سے کم سرمائے کی نظر ثانی شدہ شرائط سے یہ مسئلہ حل ہونے کی توقع ہے اور ملکی بینکوں کو بیرون ملک بینکوں کے لحاظ سے نسبتاً مساوی مواقع حاصل ہو سکیں گے۔ اس سے بینکاری نظام میں قواعدی تفاوتی (regulatory arbitrage) سرگرمیاں کم ہونے میں مزید مدد ملے گی۔

مختصر یہ کہ، گزشتہ سات برس میں بینکاری نظام کی عمدہ پیش رفت، موجودہ اقتصادی ماحول کے پیش نظر اور کساد بازاری کے دوران منڈیوں کے برتاؤ کا اندازہ لگاتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے کم سے کم سرمائے کی شرائط مزید کم کرنے کا جو بروقت فیصلہ کیا اس سے پاکستان میں بینکاری کی سرگرمیوں کو مزید وسعت ملے گی۔



## فہرست

1	1- معاشی صورتحال
1	1.1 عمومی جائزہ
5	1.2 خلاصہ
11	2- حقیقی پیداوار کا شعبہ
11	2.1 شعبہ زراعت کی کارکردگی
26	2.2 بڑے پیمانے کی اشیا سازی
40	2.3 خدمات
45	3- قیمتیں
45	3.1 گرانے کا عالمی منظر نامہ
47	3.2 ملکی صورتحال
49	3.3 صارف اشاریہ قیمت
54	3.4 تھوک اشاریہ قیمت
55	3.5 حساس قیمت اظہاریہ
57	4- زراور پیداواری
57	4.1 زرری پالیسی
60	4.2 زرری مجموعوں کی صورتحال
65	4.3 نجی شعبے کے قرضے (خالص)
76	4.4 امانتیں جمع کرنا
81	5- مالیاتی صورتحال
81	5.1 عمومی جائزہ



81	5.2 ملکی میزانیہ قرض گیری
83	5.3 وفاقی بورڈ آف ریونیو کے ٹیکس محاصل
84	5.4 ملکی قرضہ
89	6- بیرونی شعبہ
89	6.1 عمومی جائزہ
93	6.2 جاری حسابات کا توازن
99	6.3 مالی کھاتہ
104	6.4 زیر مبادلہ کے ذخائر
107	6.5 شرح مبادلہ
109	6.6 تجارتی کھاتہ
129	خصوصی سیکشن 1: فضلہ کا بندوبست پاکستان میں حالیہ پیش رفت
135	خصوصی سیکشن 2: فعال ضابطہ کاری: کم از کم سرمائے کی شرائط
141	فہرست اصطلاحات



## فہرست اصطلاحات (انگریزی حروف تہجی کے لحاظ سے)

aggregate demand	مجموعی طلب
apparel	ملبوسات
balance of payments	ادائیگیوں کا توازن
consumer durables	پائیدار صارفی اشیا
consumer financing	صارفی مالکاری
Consumer Price Index	صارف اشاریہ قیمت
core inflation	قوزی گرانی
credit	قرضہ
crushing	کچل کاری
current account	جاری حسابات
current account deficit	جاری حسابات کا خسارہ
current transfer	جاری منتقلی
default swap	قرضہ تبدیل
deflation	ارزانی
deposits	امانتیں
direct tax	بلاد واسطہ ٹیکس
domestic debt	ملکی قرضہ
double digit	دو ہندسی
external balance	بیرونی توازن
financial account	مالی کھاتہ
fiscal deficit	مالیاتی خسارہ
floating debt	رواں قرضہ
food inflation	غذائی گرانی



Foreign Direct Investment	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
inflation	گرائی
international capital markets	سرمائے کی عالمی منڈیاں
large scale manufacturing	بڑے پیمانے کی اشیا سازی
liquidity	سیالیت
livestock	گلہ بانی
manufacturer	اشیا ساز
modernization	جدت کاری
monetary aggregates	زری مجموعے
monetary tightening	زری سخت گیری
monetization	تسلک
Net Domestic Assets (NDA)	خالص ملکی اثاثے
Net Foreign Assets (NFA)	خالص غیر ملکی اثاثے
Net Foreign Investment	خالص غیر ملکی سرمایہ کاری
nominal	نامیہ
Nominal Effective Exchange Rate	نامیہ موثر شرح مبادلہ
non-food inflation	غیر غذائی گرائی
non-food non-energy	غیر غذائی غیر توانائی
non-performing loans	غیر ادا شدہ قرضے
portfolio investment	جزدانی سرمایہ کاری
Real Effective Exchange Rate	حقیقی موثر شرح مبادلہ
real sector	حقیقی پیداوار کا شعبہ
refinance	نومال کاری
Relative Price Index	نسبی اشاریہ قیمت
reserve adequacy	موزونیت سرمایہ
Resident Foreign Currency Account	اقامتی بیرونی کرنسی کھاتہ



revenue	محاصل
Sensitive Price Indicator	حساس قیمت اظہاریہ
services account	خدمات کا کھاتہ
sub-index	تحتی اشاریہ
subsidy	زراعت
tenor	میعاد
trade account	تجارتی کھاتہ
trade deficit	تجارتی خسارہ
trimmed mean	تراشیدہ اوسط
value addition	اضافہ قدر
Wholesale Price Index	تھوک اشاریہ قیمت
workers' remittances	کارکنوں کی ترسیلات
yield	یافت
YoY	سال بسال



## فہرست اصطلاحات (اردو حروف تہجی کے لحاظ سے)

balance of payments	ادائیگیوں کا توازن
deflation	ارزانی
manufacturer	اشیاء ساز
Value addition	اضافہ قدر
Resident Foreign Currency Account	اقامتی بیرونی کرنسی کھاتہ
deposits	امانتیں
Foreign Direct Investment	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
large scale manufacturing	بڑے پیمانے کی اشیاء سازی
direct tax	بالا واسطہ ٹیکس
external balance	بیرونی توازن
consumer durables	پائیدار صارفی اشیاء
trade account	تجارتی کھاتہ
trade deficit	تجارتی خسارہ
sub-index	تحتی اشاریہ
trimmed mean	تراشیدہ اوسط
monetization	تمسک
Wholesale Price Index	تھوک اشاریہ قیمت
current account	جاری حسابات
current account deficit	جاری حسابات کا خسارہ
current transfer	جاری منتقلی
modernization	جدت کاری
portfolio investment	جزدانی سرمایہ کاری
real sector	حقیقی پیداوار کا شعبہ



Real Effective Exchange Rate	حقیقی موثر شرح مبادلہ
Sensitive Price Indicator	حساس قیمت اظہاریہ
Net Domestic Assets (NDA)	خالص ملکی اثاثے
Net Foreign Assets (NFA)	خالص غیر ملکی اثاثے
Net Foreign Investment	خالص غیر ملکی سرمایہ کاری
services account	خدمات کا کھاتہ
double digit	دو ہندسی
floating debt	رواں قرضہ
subsidy	زراعت
monetary tightening	زری سخت گیری
monetary aggregates	زری مجموعے
YoY	سال بسال
international capital markets	سرمائے کی عالمی منڈیاں
liquidity	سیالیت
Consumer Price Index	صارف اشاریہ قیمت
consumer financing	صارفی مالکاری
food inflation	غذائی گرانی
non-food inflation	غیر غذائی گرانی
non-food non-energy	غیر غذائی غیر توانائی
non-performing loans	غیر ادا شدہ قرضے
credit	قرضہ
default swap	قرضہ تبدل
core inflation	قوی گرانی
workers' remittances	کارکنوں کی ترسیلات
crushing	کچل کاری
inflation	گرانی



livestock	گلد بانی
financial account	مالی اکھاتہ
fiscal deficit	مالیاتی خسارہ
aggregate demand	مجموعی طلب
revenue	محاصل
apparel	ملبوسات
domestic debt	ملکی قرضہ
reserve adequacy	موزونیت سرمایہ
tenor	میعاد
nominal	نامیہ
Nominal Effective Exchange Rate	نامیہ موثر شرح مبادلہ
Relative Price Index	نسبتی اشاریہ قیمت
refinance	نومالکاری
yield	یافت